# چند باتیں

محترم قارئین - سلام مسنون - نیا ناول " بلیک پاورز " آپ کے ہاتھوں میں ہے منفرد انداز میں لکھی گئی یہ کہانی یقیناً ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گی - " بلیک ورلڈ " کی شیطانی قوتیں جنہیں " بلیک پاورز " کہا جاتا ہے انسانوں کو کس کس انداز میں گمراہ کرتی ہیں اور کیسے کیسے خطرناک اور خوفناک حربے وہ انسانوں کو خیر کے راستے سے ہٹانے کے لئے استعمال کرتی ہیں یہ سب کچھ اپنی جگہ دلچسپ بھی ہے اور سبق آموز بھی مجھے یقین ہے کہ منفرد انداز کی جدوجہد پر مبنی یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا - البتہ ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے -

لاہور سے محترم عدنان قیصر صاحب لکھتے ہیں - " آپ کے ناول بے حد شوق سے پڑھتا ہوں اکثر قارئین آپ سے فرمائش کرتے ہیں کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران کی شادیاں کر دیں لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جو لوگ ملک و قوم کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں وہ ایسے بکھیڑوں میں نہیں پڑا کرتے " -

محترم عدنان قیصر صاحب - خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ - جہاں تک عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران کی شادیوں کا تعلق ہے تو واقعی قارئین اکثر اصرار کرتے رہتے ہیں کہ ان کی شادیاں

20-Jan-

عمران کرسی پر بیٹھا گہری سوچ میں غرق تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا کہ اچانک ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا بات ہے باس۔ آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی متفکر نظر آ رہے ہیں"۔ ٹائیگر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔ دراصل میں سوچ رہا ہوں کہ اس شیطانی چکر سے آخر کس طرح نجات حاصل کی جائے۔ یہ معاملہ تو واقعی شیطان کی آنت کی طرح پھیلتا چلا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک بات کہوں"۔ ٹائیگر نے سامنے میز پر موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں ایسی کیا بات ہے۔ جس سے میری ناراضگی کا پہلو

نکل سکتا ہے"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ یہ شیطانی چکر اس طرح ختم نہیں ہو سکتا جس طرح آپ چاہتے ہیں"...... نائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا۔ پھر کس طرح ختم ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس سارے سیٹ اپ کا مرکزی کردار وہ پروفیسر البرٹ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ شیطان کا آلہ کار ہے یا اس کا نائب ہے۔ لیکن بہرحال ہے تو انسان اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ اب تک ہمارے سامنے نہیں آیا۔ آپ ایسا کریں کہ کسی طرح اس کا کھوج لگائیں۔ میں اور جوانا جا کر اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ بد روحیں، جادوئی زیور اور یہ سارا الم غلم سب ختم ہو جائے گا۔ ورنہ ہم کب تک احمقوں کی طرح اس چکر میں الجھے رہیں گے"...... نائیگر نے کہا۔

"گڈ۔ بات تو واقعی تم نے اچھی کی ہے۔ واقعی ہمیں ان چکروں کے پیچھے پڑنے کی بجائے براہ راست اس پروفیسر کا ہی خاتمہ کر دینا چاہئے جو اس سارے فساد کی جڑ ہے۔ میں خود بھی اس بارے میں یہی سوچ رہا تھا لیکن دو مسئلے ایسے ہیں جو اس سلسلے میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جولیا ان کے قبضے میں ہے۔ وہ جولیا کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں اور دوسرا یہ کہ پروفیسر کو کہاں اور کس طرح تلاش کیا جائے۔ اس وسیع و عریض دنیا میں وہ نجانے کہاں ہو گا"...... عمران



نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پروفیسر شادانی کمرے میں داخل ہوا۔

"مبارک ہو عمران صاحب۔ آپ کا ایک مسئلہ تو حل ہو گیا ہے۔ جولیا کو آزاد کرا لیا گیا ہے اور وہ اب محفوظ ہاتھوں میں ہے"...... پروفیسر شادانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جولیا کو آزاد کرا لیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے آزاد کرایا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی ابھی ابھی اطلاع ملی ہے میں بتاتا ہوں"...... پروفیسر شادانی نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان مس جولیا کو تلاش کر رہے تھے لیکن جب وہ کہیں دستیاب نہ ہوئی تو انہوں نے اس کی تلاش کا صحیح راستہ اختیار کیا اور وہ پاکیشیا میں رہنے والے ایک عظیم روحانی شخصیت کے پاس پہنچ گئے۔ اس روحانی شخصیت نے انہیں نہ صرف جولیا کا پتہ بتا دیا بلکہ انہیں تحفظ بھی فراہم کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ جبوتی اور اس کے ساتھیوں کی ایک نہ چلی اور جولیا کے ساتھی اسے ان کے قبضے سے آزاد کرا لینے میں کامیاب ہو گئے اور اس روحانی شخصیت نے ایسا سدباب کر دیا ہے کہ اب جبوتی یا دوسری طاقتیں دوبارہ جولیا یا اس کے کسی ساتھی پر ہاتھ نہ ڈال سکیں گی"...... پروفیسر شادانی نے

20-Jan-10 6:38

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"روحانی شخصیت ۔ وہ کون ہے" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری عمران صاحب ۔ ابھی ان کی طرف سے اس بات کی اجازت نہیں ملی کہ ان کا تعارف کرایا جائے ۔ اس لئے اس آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جولیا اب نہ صرف آزاد ہو چکی ہے بلکہ اب محفوظ ہے" ...... پروفیسر شلوانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اس روحانی شخصیت کو اس بات کا بھی علم ہو گا کہ پروفیسر البرٹ کہاں ہے ۔ مجھے اسے تلاش کرنا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب ۔ ان کا دائرہ اثر صرف پاکیشیا تک ہی محدود ہے اور پروفیسر البرٹ بہر حال پاکیشیا میں نہیں ہے ۔ جیوتی سے یہ غلطی ہوئی تھی کہ اس نے جولیا کو یہیں پاکیشیا کے ساحل کے قریب ایک جزیرے میں رکھا ہوا تھا اس لئے اس روحانی شخصیت کو نہ صرف اس کا پتہ چل گیا بلکہ وہ اسے آزاد کرا لینے میں بھی کامیاب ہو گئے اور یہ بھی بتا دوں کہ روحانی نظام میں ہر کام ایک خاص مقصد کے تحت ہوتا ہے ۔ اگر وہ روحانی شخصیت آپ کے سامنے نہیں آنا چاہتی تو اس کا بھی کوئی مقصد ہو گا ۔ ہمیں اس معاملے میں مزید کوئی کرید نہیں کرنا چاہئے" ...... پروفیسر شلوانی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ظاہر ہے اب اس بارے میں مزید کچھ کہنا یا پوچھنا لاحاصل ہی تھا اور اب تو اسے یہ بھی پوچھنے کی



ضرورت نہ رہی تھی کہ آخر پروفیسر کو یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے اس بات کا علم ہو گیا ہے کیونکہ اب یہ بات ہی ثانوی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔

"پروفیسر شلوانی ۔ بلیک ورلڈ کے پروفیسر البرٹ کو ٹریس کرنے کے لئے آپ کوئی خاص عمل بتا سکتے ہیں" ...... عمران نے پروفیسر سے کہا۔

"کیوں ۔ آپ یہ بات کیوں پوچھنا چاہتے ہیں ۔ آپ نے تو جیوتی کو کور کرنے کے لئے میرے ساتھ جانا تھا" ...... پروفیسر نے چونک کر کہا۔

"پروفیسر ۔ میں نے بہت سوچ بچار کے بعد اب اپنا لائحہ عمل تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس سے پہلے میری تمام تر توجہ اس رتھیس کو حاصل کرنے پر مرکوز تھی لیکن جولیا کے اغوا اور مجھے بلیک میل کر کے رتھیس حاصل کرنے کی کوشش نے پروفیسر البرٹ اور اس کے گروپ کی کمزوریاں ظاہر کر دی ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ پروفیسر اور اس کا پورا شیطانی گروپ میری مدد کے بغیر رتھیس اب بھی حاصل نہیں کر سکتا ۔ اس لئے اب مجھے رتھیس کے حصول کی طرف سے کوئی فکر نہیں رہی ۔ دوسری بات یہ کہ اب یہ بات بھی سامنے آ گئی ہے کہ پروفیسر اور اس کے ساتھیوں کے شیطانی اختیارات بھی بے حد محدود ہیں ۔ وہ اس قدر اختیارات کا بھی مالک نہیں ہے کہ بلیک ورلڈ کی ہی دوسری قوت ۔ وہ کیا نام بتایا تھا آپ نے ۔ وہ پانی والی قوت" ...... عمران نے بات کرتے کرتے رک کر کہا۔

20-Jan-10 6:38

"باکوری"...... پروفیسر شلوانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پروفیسر البرٹ کے پاس یہ بھی اختیار نہیں ہے کہ وہ اس باکوری سے از خود تحمیس حاصل کر سکے۔ اس لئے اس نے یہ [illegible] چال چلی ہے کہ جولیا کو اغوا کرا کر مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے خود ہی پہلے بتایا تھا کہ پروفیسر کا دائرہ اثر انتہائی محدود ہے اور وہ یہ تحمیس حاصل ہی اس لئے کرنا چاہتا ہے کہ اس کی مدد سے وہ بلیک ورلڈ میں مکمل قوت حاصل کر سکے۔ ان سب باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہمیں خود آگے بڑھ کر اس پروفیسر البرٹ کی گردن پکڑ لینی چاہئے۔ جیوتی رما اور ایسی دوسری بدروحیں اور شیطانی قوتیں اس پروفیسر کے زیر اثر ہیں۔ پروفیسر البرٹ کے قابو میں آنے کے بعد وہ از خود ہی [illegible] ہو جائیں گی۔ اس لئے ان کے پیچھے بھاگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس پروفیسر کو کیسے ٹریس کیا جائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات واقعی بے حد [illegible] ہے عمران۔ تم نے جس انداز میں [illegible]



شگفتہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی ہمیں فکر نہیں ہے پروفیسر۔ شیطان چاہے بظاہر کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو لیکن اس کی یہ طاقت خیر اور روشنی کے مقابل پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کا ایک حرف بھی اس شیطان اور اس شیطان کے پورے نظام سے لامحدود حد تک زیادہ طاقتور ہے اور اسے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ شرط یہی ہے کہ یہ سب کچھ نیک نیتی اور خلوص اور دوسروں کی بھلائی کے پیش نظر کیا جائے۔ اپنی ذاتی غرض، لالچ، طمع اور ہوس اس میں شامل نہ ہو۔ چونکہ ہم بھی یہ سب کچھ کسی ذاتی لالچ کی وجہ سے نہیں کر رہے اس لئے پروفیسر کو قوت رکھنے کے باوجود آج تک ہم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ مزید تحفظ کے لئے میں نے قرآنی حروف مقطعات لکھ کر اپنے پاس رکھے ہیں اور میرے ساتھیوں کے پاس بھی یہ موجود ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیطان اور اس کی ذریات سے محفوظ کرنے کے لئے ایک ایسا حصار بھی عطا کر دیا ہے جسے شیطان بھی نہیں توڑ سکتا اور وہ ہے تعوذ۔ یعنی اعوذ باللہ۔ اس تعوذ کو پڑھتے ہی انسان شیطان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حصار میں آ جاتا ہے۔ میرے لئے اصل مسئلہ اب صرف پروفیسر البرٹ کو ٹریس کرنے کا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے عمران کہ تم اس قدر [illegible] روحانیات کے مالک ہو۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس لئے واقعی اب مسئلہ [illegible]

صرف اسی پروفیسر کو ٹریس کرنے کا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ بھوتی کو کر کے اس سے الگ پروفیسر البرٹ کو ٹریس کیا جائے" ۔۔۔۔۔ پروفیسر شلاوائی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ناممکن ہے کیونکہ اس کا براہ راست رابطہ ہے اس لئے اسے فوراً معلوم ہو جائے گا اور پھر وہ بھی ایسی جگہ چھپ جائے گا جہاں سے اسے ٹریس کرنا مشکل ہو جائے گا۔ البتہ ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے۔ اس باکوری سے کسی طرح ہمیں وقت پر رابطہ کر کے بھوتی اور ہمارے مقابلے میں خود یا اپنی کسی طاقت کے ذریعے یہ یقین دلا دیا جائے کہ باکوری اگر کسی کو اس پروفیسر تک پہنچنے میں رہنمائی اور وہ خود بھی کسی کا ساتھ نہ دے تو اسے فائدہ ہی ملے گا ورنہ پروفیسر البرٹ میرے پیچھے بھاگے گی جائے اس باکوری سے مقابلے کی صورت۔ اس لئے اگر کسی طرح اس باکوری سے رابطہ قائم ہو جائے اور اسے ہم پروفیسر کے خلاف اپنی مدد پر مجبور کر سکیں تو اس پروفیسر کو ٹریس کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باکوری سے رابطہ تو ہو سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ وہ پروفیسر کے خلاف کام نہ کرے گی کیونکہ دونوں کا تعلق بلیک ورلڈ سے ہے" ۔۔۔۔۔ پروفیسر شلاوائی نے کہا۔

"مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ نے بتایا تھا کہ باکوری کوئی عورت ہے۔ کیا یہ کوئی عام عورت ہے یا کسی عورت کی بدروح ہے" ۔۔۔۔۔ عمران



نے کہا۔

"عام عورت ہے۔ اسی طرح جس طرح پروفیسر البرٹ عام مرد ہے لیکن انسانوں کو ہی اپنے منفی شعبوں کا انچارج بناتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ انسان منفی روحوں اور قوتوں سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں" ۔۔۔۔۔ پروفیسر شلاوائی نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ پھر ایک آئیڈیا پر کام کیا جا سکتا ہے۔ آپ اس باکوری سے میرا رابطہ کرا دیں بلکہ ایک منٹ۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ باکوری کے بارے میں تفصیلات ہمیں پہلے معلوم ہو سکیں۔ میرا مطلب ہے کہ جس طرح پروفیسر یہودی ہے۔ یہودا آدمی ہے۔ اس کا تعلق اسرائیل سے ہے۔ اسی طرح باکوری کے متعلق تفصیلات معلوم ہو جائیں" ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتی ہیں لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے کچھ دیر کے لئے پھر اجازت دینی پڑے گی" ۔۔۔۔۔ پروفیسر شلاوائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مہربانی پروفیسر کہ آپ ہمارے لئے اس قدر تکلیف اٹھا رہے ہیں" ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میری ڈیوٹی میں شامل ہے عمران" ۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ آپ کے ذہن میں اس باکوری کو قابو میں کرنے کا کوئی خاص پلان آیا ہے" ۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے پروفیسر کے جاتے ہی پوچھا۔

"اگر یہی صورت حال تمہارے سامنے پیش آتی تو تم کیا کرتے" ۔

20-Jan-10 6:39

تھا لیکن باکوری نے اسے اپنے حسن کی وجہ سے شیشے میں اتار لیا اور اس سے شادی کر لی۔ پھر باکوری نے وچ ڈاکٹر جاکالی سے باقی کے علوم سیکھنے اور جب وچ ڈاکٹر جاکالی مر گیا تو باکوری نے پورے افریقہ پر اپنے جادو کا جال پھیلا دیا اور پورے افریقہ پر حکومت کرنے کی ہوس سے اس نے اپنی روح شیطان کے حوالے کر دی اور اس طرح وہ مکمل طور پر شیطانی نظام کا حصہ بن گئی۔ پھر اس کی کارکردگی شیطان کو اس قدر پسند آئی کہ اس نے اسے خاص شعبے کی انچارج بنا دیا۔ باکوری بھی پروفیسر البرٹ کی طرح یہی چاہتی ہے کہ وہ بھی پوری دنیا پر قابض ہو جائے اور اس وجہ سے ہی اس نے رعمسیس پر قبضہ کر رکھا تھا لیکن جادو بے پناہ کوشش کے وہ اس رعمسیس سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکی جو پروفیسر البرٹ اٹھانا چاہتا ہے"...... پروفیسر شاہ ولی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو۔ مجھے اپنا منصوبہ بتاؤ تاکہ میں اس کے مطابق کوئی حل سوچ سکوں"...... پروفیسر نے کہا۔

"میں اس سے ملاقات کر کے اسے اس بات پر آمادہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہم سے مل کر پروفیسر البرٹ کے خلاف کام کرے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ناممکن ہے۔ کیونکہ باکوری شیطانی نظام کا حصہ ہے۔ وہ تم سے کسی صورت بھی نہیں مل سکتی۔ کیونکہ تم مسلمان ہو اور تمہارے



نا ممکن ہے ہو"...... پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو وہ ہمارے ساتھ کام نہ کرے۔ ہمیں اس پروفیسر البرٹ کے بارے میں تفصیلات تو بتا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کام ہو سکتا ہے اور اس کام کے لئے ہمیں اس کے مخصوص جزیرے پر جانا پڑے گا۔ جہاں وہ رہتی ہے"۔ پروفیسر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"جزیرے پر۔ کیا مطلب۔ کس جزیرے پر وہ رہتی ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"مصر کے شمال میں بحیرہ روم کے اندر ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے مجورکا۔ اس جزیرے پر وہ رہتی ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعے آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں"...... پروفیسر نے کہا۔

"کیا یہ غیر آباد جزیرہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں آباد ہے۔ کافی بڑی آبادی ہے وہاں لیکن افریقیوں کی آبادی ہے۔ مجورکا جزیرہ ایک مخصوص خوشبو عشقی کی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔ یہ مخصوص خوشبو اس جزیرے کے جنگل میں پائی جاتی ہے۔ وہاں ایک خاص قسم کی لکڑی کی چھال کو اکٹھا کر کے بنائی جاتی ہے اس خوشبو کی یورپ۔ ایکریمیا اور خاص طور پر فرانس میں بے پناہ مانگ ہے۔ یہ خام مال کے طور پر خوشبویات بنانے کے کام آتی ہے"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

"کیا وہ باکوری ہم سے ملنے پر تیار ہو جائے گی"...... عمران نے

کہا۔

"اس کا بندوبست ہو جائے گا۔ اس کی تم فکر نہ کرو" ..... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ ہم ابھی چلنے کے لئے تیار ہیں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں۔ کچھ وقت لگے گا۔ مجھے اس کے لئے انتظامات کرنے پڑیں گے" ..... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



پروفیسر البرٹ ایک آرام کرسی پر بیٹھا کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی کتا لمبی آواز نکال کر رو رہا ہو۔ پروفیسر چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے کتاب بند کر کے ایک طرف میز پر رکھی اور پھر ایک ہاتھ فضا میں اٹھا کر اس نے اسے مخصوص انداز میں گھمایا تو آواز سنائی دینی بند ہو گئی۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور جیوتی اور روما اندر داخل ہوئیں۔ ان کے چہرے بگڑے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں مایوسی تھی۔ وہ پروفیسر کے سامنے آکر گردنیں جھکا کر کھڑی ہو گئیں۔

"بیٹھو" ..... پروفیسر نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ہی پروفیسر کے سامنے زمین پر دو زانو ہو کر بیٹھ گئیں۔

"تمہاری حالت بتا رہی ہے کہ تم ناکام لوٹی ہو۔ کیا وہ عورت جولیا بھی تمہارے قابو میں نہیں آ سکی" ..... پروفیسر نے اچانک

خشک لہجے میں کہا۔

"پروفیسر۔ ہم نے اسے اغوا کر کے ایک جزیرے پر قید کر دیا تھا اور وہاں ناگوروں کی بڑی تعداد کو حفاظت کے لئے مقرر کر دیا تھا۔ عمران کے لئے ایک رقعہ چھوڑ دیا گیا تھا۔ پھر اطلاع ملی کہ عمران تک یہ پیغام پہنچ گیا ہے اور اس نے روحوں کے ایک عامل پروفیسر شاوانی سے مل کر مجھے قید کرنے کی سازش تیار کی ہے تاکہ مجھے قید کر کے وہ جولیا کو چھڑا سکے۔ میں پوری طرح محتاط ہو گئی بلکہ میں نے جوابی وار کرنے کا بھی پورا پورا انتظام کر لیا تھا لیکن پھر یکلخت بازی پلٹ گئی۔ جولیا کے ساتھیوں نے اچانک اس جزیرے پر دھاوا بول دیا۔ ان کے جسموں سے مقدس روشنی نکل رہی تھی۔ ناگوروں نے ان پر حملہ کرنا چاہا لیکن اس مقدس روشنی کی وجہ سے انہیں پسپا ہونا پڑا اور پھر مقدس کلام پڑھا ہوا پانی اس جولیا کے حلق میں ڈالا گیا تو وہ ہوش میں آ گئی اور ہماری قید سے نکل گئی اور اب ہم جولیا کو نہ دوبارہ پکڑ سکتی ہیں اور نہ اس کے ساتھیوں کو اور پھر ایک اور حیرت انگیز اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس پروفیسر شاوانی کے ہمراہ باکوری کے پاس پہنچ گئے ہیں اور وہ باکوری سے مل کر آپ کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں اور اس عمران نے اب اس رعمیس کے حصول کا خیال چھوڑ دیا ہے بلکہ اب وہ آپ کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ جیسے ہی ہمیں یہ اطلاع ملی ہم فوراً آپ کے پاس آ گئی ہیں"...... جبوتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"باکوری ایسا نہیں کر سکتی۔ وہ ان کے ساتھ مل ہی نہیں سکتی۔ ورنہ وہ خود فنا ہو جائے گی"...... پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہو سکتا ہے پروفیسر کہ وہ رعمیس ان کے حوالے کر دے۔ باکوری بہر حال آپ کی دشمن تو ہے"...... جبوتی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میں نے شیطان سے کہا تھا کہ وہ باکوری سے رعمیس مجھے دلا دے لیکن شیطان نے ایسے کسی کام میں مداخلت سے انکار کر دیا تھا۔ البتہ اس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ باکوری خود اس رعمیس کو استعمال نہ کر سکے گی البتہ اگر اس عمران نے اس سے رعمیس حاصل کر لیا تو وہ اسے ضائع کر دے گا۔ اس طرح پورے نظام پر قبضہ کرنے کا میرا خواب ادھورا رہ جائے گا۔ حالانکہ میں اس پورے نظام پر قبضہ بھی اسی لئے کرنا چاہتا ہوں کہ پوری قوت سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے کام کر سکوں اور شیطان کا مقصد پورا کر سکوں"...... پروفیسر نے کہا۔

"پروفیسر۔ میری قوتوں نے اطلاع دی ہے کہ باکوری تمہارے خلاف درپردہ عمران سے مل جائے گی اور اگر کچھ نہ ہو سکا تو وہ عمران کو اس جگہ کا پتہ بتا دے گی اور عمران پھر براہ راست تمہارے خلاف کام کرے گا"...... جبوتی نے کہا۔

"نہیں باکوری شیطانی قوت ہے۔ وہ کسی دوسری شیطانی قوت کے خلاف ایسا کوئی کام نہیں کر سکتی جس سے دوسری قوت کو نقصان پہنچ سکے"...... پروفیسر نے حتمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب ہمارے لئے کیا حکم ہے پروفیسر"۔ جبوتی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دونوں جاؤ اور اپنا سابقہ کام کرو۔ مجھے اب اس عمران سے نمٹنے کے لئے کچھ اور سوچنا پڑے گا۔ وہ تمہارے بس کا روگ نہیں ہے"...... پروفیسر نے اس بار خاصے غصیلے لہجے میں کہا اور وہ دونوں خاموشی سے اٹھیں اور مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔ پروفیسر نے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھائے اور پھر انہیں اس طرح تیزی سے لہرانا شروع کر دیا جیسے وہ کوئی عجیب یا خاص قسم کا رقص کر رہا ہو۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ نیچے کر لئے۔ چند لمحوں بعد چھت سے ایک بڑی سی مکڑی ایک تار کے سہارے تیزی سے فرش پر اتری اور پھر اس مکڑی کا جسم اس طرح پھولنا شروع ہو گیا جیسے غبارے میں ہوا بھری جا رہی ہو۔ کمرے میں عجیب سی سرسراہٹ بھری آواز پیدا ہونے لگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ مکڑی بڑے مینڈک سے بھی بڑی ہو گئی۔ اس کی سرخ آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔

"کیا حکم ہے آقا"...... مکڑی کے منہ سے انسانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ انتہائی نامانوس سا تھا جیسے آواز کسی طویل سرنگ سے گزر کر آ رہی ہو۔

"دھام تری۔ معلوم کرو کہ باکوری میرے خلاف کیا سازش کر رہی ہے"...... پروفیسر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... اس بڑی اور پھولی ہوئی مکڑی نے جواب دیا اور پھر اس نے انتہائی بھدے انداز میں فرش پر ناچنا شروع



کر دیا۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتی رہی۔ پھر رک گئی۔

"باکوری ساری دنیا کی آقا بننا چاہتی ہے آقا"...... اس مکڑی نے کہا اور پروفیسر چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیسے ممکن ہے دھام تری۔ میرے ہوتے ہوئے وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے"...... پروفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایسا ہی چاہتی ہے آقا اور اس کے لئے موقع کی تلاش میں ہے۔ اس نے رگمیس بھی اسی لئے حاصل کیا تھا آقا۔ اس نے بڑے آقا سے پوچھا تھا کہ اس رگمیس کی مدد وہ کیسے حاصل کر سکتی ہے۔ لیکن بڑے آقا نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی۔ اس لئے باکوری خاموش ہو گئی۔ لیکن اب بھی وہ ایسا ہی چاہتی ہے"...... مکڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دھام تری۔ جبوتی نے مجھے بتایا ہے کہ وہ پاکیشیائی عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس سے ملنے گیا ہے۔ باکوری نے اس سے ملاقات کی ہے۔ اگر کی ہے تو پھر کیا ہوا ہے"...... پروفیسر نے کہا۔

"ابھی معلوم کرتی ہوں آقا"۔ مکڑی نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ناچنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر سیدھی ہو گئی۔

"آقا۔ باکوری نے ان سے ملنے سے انکار کر دیا تھا لیکن پروفیسر شادانی نے جب ساسوری کو آگ پر جلایا تو باکوری کو مجبوراً ملاقات کرنا پڑی۔ لیکن باکوری نے ان سے کسی قسم کا تعاون کرنے سے یکسر انکار کر دیا ہے لیکن آقا دھام تری جانتی ہے کہ باکوری دل سے یہی

چاہتی ہے کہ وہ پوری دنیا پر قبضہ کرلے۔ اس لئے ہو سکتا ہے آقا کہ وہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپ کے پیچھے لگا دے"...... مکڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ دھام تری کبھی غلط نہیں کہہ سکتی۔ دھام تری، جھوتی اور روما دونوں اس عمران کے مقابلے میں ناکام رہی ہیں حتیٰ کہ اس کی ساتھی عورت جولیا کو بھی وہ قابو میں نہیں رکھ سکیں اور اس عمران پر کسی قسم کا شیطانی حربہ بھی براہ راست استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ایک تو اس کی ماں کی دعائیں اس کے ساتھ رہتی ہیں دوسرا اس کا کردار۔ تیسرا اس کی سخاوت اور چوتھا اس کا خدا پر مکمل یقین اور بھروسہ۔ اس کے کردار میں، اس کے یقین میں اور اس کی نیت میں معمولی سی کمزوری بھی موجود نہیں ہے کہ جس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اس لئے ہم سب براہ راست اس پر حملہ کرنے پر قادر نہیں رہے لیکن دھام تری۔ تم لوگوں کو بہت اندر سے چھپنے کی قدرت رکھتی ہو۔ کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ اس عمران پر میں براہ راست حملہ کر سکوں اور اسے ہلاک کر سکوں یا اسے تسخیر کر کے اسے شیطان کا پیروکار بنا سکوں"...... پروفیسر نے کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں آقا۔ لیکن آپ کو کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا"...... اس مکڑی نے کہا۔

"میں انتظار کروں گا لیکن دھام تری۔ مجھے اپنے مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل بہرحال چاہئے"...... پروفیسر نے کہا۔



"دھام تری کبھی ناکام نہیں رہتی آقا"...... مکڑی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے سکڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ چیلے جیسی عام سی مکڑی ہو گئی اور پھر چھت سے نیچے تک لٹکے ہوئے انتہائی باریک سے تار پر چڑھتی ہوئی وہ پلک جھپکنے میں چھت پر جا کر پروفیسر کی نظروں سے غائب ہو گئی اور پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر بعد ایک بار پھر وہ مکڑی تار کے ذریعے چھت سے نیچے زمین پر پہنچی اور اس نے غبارے کی طرح پھولنا شروع کر دیا اور کمرے میں عجیب سی سرسراہٹ بھری آواز پیدا ہونے لگی تو پروفیسر نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظروں میں اشتیاق تھا۔ مکڑی بچھے کی طرح کافی بڑی اور موٹی ہو گئی تھی اور اس کی تیز اور سرخ آنکھیں ایک بار پھر پروفیسر پر جمی ہوئی تھیں۔

"میں حاضر ہو گئی ہوں آقا"...... مکڑی کے منہ سے بچے جیسی غیر انسانی آواز سنائی دی۔

"ہاں دھام تری۔ کوئی حل معلوم ہوا تمہیں"...... پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"دھام تری کبھی ناکام نہیں رہتی آقا...... اس بار آقا تمہارے مسئلے کا کوئی حل نظر نہیں آتا تھا لیکن دھام تری نے کالی دلدل میں رہنے والی سیاہ ملکہ مکھی سے بھی مشورہ لیا اور پھر آقا۔ ایک آسان اور سیدھا سادھا سا حل سامنے آ گیا"...... مکڑی نے کہا تو پروفیسر چونک پڑا اور اس کے

چہرے پر شدید مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کون سا حل۔ جلدی بتاؤ دھام تری"...... پروفیسر نے تیز
میں پوچھا۔

"آقا۔ اس عمران کے کردار میں کوئی جھول نہیں ہے۔ اس
یت میں کوئی کمزوری نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ ایک انسا
ہے اور انسان مکمل طور پر کمزوریوں سے مبرا نہیں ہوتا۔ اس لئے م
نے سیاہ دلدل کی سیاہ علم کمی سے حل کر دیے تو کئی کمزوریاں تلاش
کر لی ہیں لیکن ایک کمزوری ایسی ہے جسے بنیاد بنا کر اس پر خطرناک
انداز میں وار کیا جا سکتا ہے اور یہی اس مسئلے کا حل ہے"...... مکڑ
نے کہا۔

"کون سی کمزوری۔ ذرا تفصیل سے بات کرو"...... پروفیسر نے
کہا۔

"آقا۔ عمران کی بنیادی کمزوری یہ ہے کہ وہ انتہائی خود پسند آدمی ہے
وہ اپنے آپ کو دوسروں سے ہر لحاظ سے برتر سمجھتا ہے۔ گو وہ اس کا
اظہار نہیں کرتا لیکن بہرحال یہ کمزوری اس کے لاشعور میں موجود ہے
دوسرے لفظوں میں اس کے لاشعور میں فخر و غرور کی ایک تیز رو ہر
وقت موجود رہتی ہے اور آقا۔ تم جانتے ہو کہ فخر و غرور ایسی بنیادی
کمزوری ہے جس کی بنا پر شیطانی حربے انتہائی کامیابی سے استعمال کئے
جا سکتے ہیں۔ اس لئے اگر عمران کے اس فخر و غرور کو بنیاد بنا لیا جائے تو
اس پر کامیاب وار کیا جا سکتا ہے"...... مکڑی نے کہا تو پروفیسر کی



آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی دھام تری۔ تم بہت گہرائی میں دیکھنے کی
صلاحیت رکھتی ہو۔ تم نے واقعی اس کی بنیادی کمزوری تلاش کر لی ہے
لیکن دھام تری یہ شخص انتہائی عیار اور حد تک شاطر آدمی ہے۔ وہ اپنی
اس کمزوری کو کبھی سامنے نہیں لاتا۔ بلکہ جب بھی اس کی اس کمزوری
کو سامنے لایا جائے تو وہ جان بوجھ کر انکساری اور عجز کا اظہار کرنا
شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ عجز و انکساری کا اس کا یہ اظہار بھی فخر و غرور
کا ہی ایک رخ ہوتا ہے لیکن اس طرح وہ کسی وار سے بہرحال بچ نکلتا
ہے۔ اس لئے مجھے بتاؤ کہ تم نے اس کی کمزوری کو کس طرح استعمال
کرنے کا سوچا ہے"...... پروفیسر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ میرا خیال ہے کہ اگر عمران کے ساتھ ترازما کو لگا دیا جائے تو
ترازما میں یہ صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ عمران کو اس سطح پر لے آئے گا
کہ عمران فخر و غرور کا اظہار کرنے پر مجبور ہو جائے گا اور تم جانتے ہو آقا
کہ ترازما میں یہ صلاحیتیں موجود ہیں کہ جیسے ہی عمران اس کمزوری کا
اظہار کرے گا ترازما اس کے ذہن پر فوراً قبضہ کر لے گا اور ایک بار
اس کا ذہن قبضے میں آ گیا تو پھر عمران کو ہمیشہ کے لئے تسخیر کیا جا
سکتا ہے"...... مکڑی نے جواب دیا۔

"ترازما۔ ہونہہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ ترازما کا تعلق شیطانی
نظام سے بھی نہیں ہے اس لئے عمران کے قریب بھی وہ رہ سکتا ہے۔
ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں تم اب جا سکتی ہو۔ اب میں عمران سے

20-Jan-10 6:42 pm

"خود ہی نمٹ لوں گا۔ جاؤ"...... پروفیسر نے کہا اور مکڑی کا جسم
سے سکڑنا شروع ہو گیا اور پھر وہ نظر کی حد سے چھت پر جا کر نظروں
غائب ہو گئی تو پروفیسر نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی
دیر تک وہ پڑھتا رہا اور پھر اس نے زور سے اپنا بایاں پیر زمین پر ایک
مخصوص انداز میں مارا تو سامنے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا
یوں محسوس ہوا جیسے دروازے کے راستے کوئی اندر تاریکی جسم
کر داخل ہو رہی ہو۔ یہ سیاہ رنگ کا ایک ہیولا سا تھا جو لہراتا ہوا اندر
داخل ہو رہا تھا۔ ہیولا فضا میں اس طرح لہرا رہا تھا جیسے پھونک مار کر
سے دھواں اِدھر اُدھر پھیلتا اور سکڑتا ہے۔

"ترازما حاضر ہے آقا"...... ہیولے سے ایک بھرائی ہوئی سی آواز
سنائی دی۔

"مجسم ہو جاؤ ترازما"...... پروفیسر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا تو
دھواں تیزی سے سمٹا اور پھر کمرے میں ایک سیاہ رنگ کا آدمی کھڑا نظر
آنے لگا جو سر سے یکسر گنجا تھا لیکن سر اس کے جسم کی مناسبت سے بہت
بڑا تھا۔ اس کی صرف ایک آنکھ تھی جو اس کی پیشانی کے درمیان تھی
اور اس کی آنکھ کی پتلی گول ہونے کی بجائے عمودی تھی۔ اس کی
ٹانگیں پتلی تھیں اور چھوٹی تھیں لیکن بازو لمبے تھے اور دونوں ہاتھوں
میں پانچ پانچ کی بجائے سات سات چھوٹی چھوٹی انگلیاں تھیں۔

"کیا حکم ہے آقا"...... اس عجیب الخلقت ہیولے نے اپنا بڑا سا سر
جھکاتے ہوئے کہا۔



"اپنی آنکھ بند کر کے میرے دشمن عمران کو دیکھو"...... پروفیسر
نے تیز لہجے میں کہا اور ترازما نے آنکھ بند کر لی۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی
اس نے آنکھ کھول دی۔

"دیکھ لیا ہے آقا"...... ترازما نے کہا۔

"اس کے اندر ایک کمزوری ہے فخر و غرور کی۔ لیکن وہ اس کا اظہار
نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے ساتھ رہو اور اسے اس بات
پر مجبور کرو کہ وہ فخر و غرور کا باقاعدہ اظہار کرنے پر مجبور ہو جائے اور پھر
جیسے ہی وہ اس کا اظہار کرے تم اس کے ذہن پر قبضہ کر لو تاکہ اسے
ہمیشہ کے لئے شیطانی نظام کے تحت لایا جا سکے یا اسے ہلاک کیا جا
سکے"...... پروفیسر نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں آقا کہ کیا ایسا ممکن بھی ہے یا نہیں"...... ترازما
نے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر آنکھ بند کر لی لیکن فوراً ہی اس نے
آنکھ کھول دی۔

"میں نے دیکھ لیا ہے آقا۔ عمران کبھی فخر و غرور کا اظہار اس حد تک
نہیں کر سکتا کہ اس پر قبضہ کیا جا سکے۔ یہ اس کی فطرت کے خلاف ہے
اگر تم اس کو تسخیر کرنا چاہتے ہو یا اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہو تو اس کا
ایک اور طریقہ ہے"...... ترازما نے کہا۔

"کونسا طریقہ ترازما"...... پروفیسر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اسے کوئی حرام چیز کھانے پر مجبور کر دیا جائے کیونکہ جیسے ہی وہ
کوئی حرام چیز کھائے گا تم اس پر آسانی سے قبضہ کر سکو گے"۔ ترازما

20-Jan-10 6:42 pm

[illegible]

باگوری کیا کر سکتا ہے ۔۔۔۔۔ پروفیسر نے پوچھا

باگوری کے متعلق میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ اس کے گرد وہ حصار ہے جسے میں پار نہیں کر سکتا۔ ہاں جتنا مجھے معلوم ہو سکا ہے میں نے بتا دیا ہے۔ جہاں تک عمران کا تعلق ہے تو میں کالو کو بھی اس بات پر مجبور کر سکتا ہوں کہ وہ عمران کو چمگادڑ کا خون ملا ہوا مشروب پلا کے اور جیسے ہی یہ مشروب عمران کے حلق سے نیچے اترے گا عمران کا ذہن مفلوج ہو جائے گا اور اس وقت میں اس کے ذہن پر آسانی سے قبضہ کر

[illegible]

عمران، پروفیسر شاوانی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بجورکا جزیرے کے خصوصی ایئرپورٹ سے باہر آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس جزیرے پر ایک بھی غیر ملکی نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہر طرف مقامی لوگ ہی تھے۔

"کیا مطلب۔ یہاں کوئی غیر ملکی کیوں نظر نہیں آ رہا"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بجورکا جزیرے پر سالانہ میلے کا موسم ہے اور یہ میلہ دو روز بعد شروع ہونے والا ہے اور پورے ایک ماہ تک رہے گا۔ اس لئے یہاں کی روایت ہے کہ اس ایک ماہ کے دوران یہ لوگ کسی سفید فام کو جزیرے پر نہیں رہنے دیتے اگر کوئی رہے تو اسے انتہائی پراسرار انداز میں ہلاک کر دیا جاتا ہے"...... پروفیسر شاوانی نے جواب دیا۔

"لیکن ہم بھی تو غیر ملکی ہیں۔ چلو جوزف اور جوانا تو یہاں آ کر



مقامی لگ رہے ہوں گے لیکن میں آپ اور ٹائیگر تو بہرحال غیر ملکی ہی ہیں لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ یہاں موجود مقامی افراد کی آنکھوں میں ہمارے لئے کوئی اجنبیت موجود نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

وہ سب ایئرپورٹ سے کچھ دور بنے ہوئے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میں نے سفید فام کہا ہے۔ یہ لوگ صرف سفید فاموں سے الرجک ہیں۔ افریقی اور ایشیائی لوگوں کے لئے ان کے دلوں میں نرم گوشہ موجود ہے"...... پروفیسر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران وہ ٹیکسی سٹینڈ کے قریب پہنچ چکے تھے۔ سب ٹیکسیاں انتہائی پرانے ماڈل کی کاروں پر مشتمل تھیں اور ان کی ظاہری حالت بھی کافی خستہ نظر آ رہی تھی لیکن ان ٹیکسیوں پر عجیب و غریب جانوروں اور درندوں کی شبیہیں باقاعدہ پینٹ کی گئی تھیں اور کسی ٹیکسی کی سائیڈ پر تو باقاعدہ درندوں کے درمیان ہونے والے خوفناک مقابلے کے باقاعدہ منظر پینٹ کئے گئے تھے۔ گو یہ مناظر بالکل اسی مہارت کے حامل پینٹروں کے لگتے تھے جیسے پینٹر پاکیشیا میں ٹرکوں کے عقبی حصوں پر مناظر پینٹ کرتے ہیں لیکن بہرحال یہ سب کچھ عجیب اور قدرے منفرد سا نظر آ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے کسی اچھے سے ہوٹل میں چلا جائے۔ پھر باکوری کے پاس چلیں"...... پروفیسر نے ٹیکسی سٹینڈ کے قریب پہنچ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہوٹل بعد میں چلیں گے پروفیسر پہلے باکوری کا دیدار ہو جائے، جب سے آپ نے بتایا ہے کہ وہ خوبصورت اور نوجوان حسینہ ہے مجھ میں اس کے دیدار کی تڑپ کچھ بڑھ گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پروفیسر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"پھر تو مسئلہ بن جائے گا اگر وہ تمہیں پسند آ گئی اور تم نے اسے پروپوز کر دیا"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے پروفیسر صاحب۔ یہ بات نہیں۔ میرے تو جملہ حقوق پیشگی ہی محفوظ ہو چکے ہیں حالانکہ ابھی تحریری معاہدہ تو ایک طرف۔ سرے سے کوئی معاہدہ ہی نہیں ہوا۔ میں تو اپنے ساتھی جوزف کے بارے میں سوچ رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور پروفیسر مسکراتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھ گئے۔

"باس۔ پلیز۔ آپ کو فادر جوشوا کی قسم۔ دوبارہ یہ بات نہ کریں"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو دوسری بات کر لیتے ہیں۔ اس میں تو فادر جوشوا بھی کوئی مداخلت نہ کرے گا۔ آخر اس نے بھی لازماً ایسی کوئی بات کی ہو گی تو فادر کہلانے کا حقدار بنا ہو گا۔ میرا مطلب ہے پروپوزل نہ سہی۔ وہ کیا کہتے ہیں چٹ منگنی پٹ بیاہ۔ لیکن ایک بات ہے۔ مجھے یہ چٹ اور پٹ کی سمجھ آج تک نہیں آئی کہ یہ الفاظ اس محاورے میں کیوں استعمال کئے گئے ہیں۔ چٹ پٹ ہونا تو ختم ہو جانے۔ ناگہانی موت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔



پروفیسر اس دوران ٹیکسی ڈرائیوروں سے باقاعدہ مذاکرات میں مصروف ہو چکے تھے اور دس بارہ ٹیکسی ڈرائیوروں میں گھرے ہوئے تھے کیونکہ جہاں میٹر چلنے کا رواج ہی نہ تھا۔ باقاعدہ بھاؤ تاؤ کرنا پڑتا تھا۔

"ہاں۔ پٹ دروازے کو ہی تو کہتے ہیں اور چٹ کر جانا۔ کھا جانا ہوتا ہے۔ مطلب ہے کہ منگنی ختم اور بیاہ کا دروازہ کھول دیا جائے"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اپنے طور پر محاورے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو چٹ منگنی کو غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دراصل چٹخنی ہو گا۔ جسے غلطی سے چٹ منگنی کہا جاتا ہو گا۔ مطلب ہے بیاہ۔ پٹ پر لگی ہوئی چٹخنی کھولو اور دروازہ کھول لو"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آؤ عمران۔ دو ٹیکسیاں انگیج کر لی گئی ہیں"...... اسی لمحے پروفیسر نے واپس آکر کہا اور پھر ایک ٹیکسی میں عمران، پروفیسر اور ٹائیگر کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پروفیسر صاحب، ڈرائیور کے ساتھ اگلی نشست پر اور عمران اور ٹائیگر عقبی نشست پر بیٹھ گئے تھے جبکہ دوسری ٹیکسی میں جوزف اور جوانا اکیلے بیٹھے تھے۔

"پروفیسر۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ محترمہ ہم سے ملاقات پر راضی ہو جائے گی"...... عمران نے ٹیکسی کے روانہ ہوتے ہی پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سو بھی ہوئی تو مجھے اسے راضی کرنے کا گر آتا ہے"...... پروفیسر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو عمران سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ ٹیکسیاں پہلے تو کھلی سڑکوں پر سے گزرتی رہیں پھر سڑکیں تنگ ہو گئیں اور سڑکوں کے ارد گرد درختوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد تو ٹیکسیاں انتہائی گھنے جنگل میں داخل ہو گئیں البتہ یہاں باقاعدہ سڑک موجود تھی۔ کچھ دور آگے جانے کے بعد ٹیکسیاں بائیں طرف ایک کچی پگڈنڈی نما راستے پر مڑ گئیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ انتہائی گھنے جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے جا رہے ہوں۔ پھر درختوں کے درمیان دور سے انہیں لکڑی کا بنا ہوا تین منزلہ خوبصورت محل نما مکان نظر آنے لگ گیا۔ جس پر سیاہ رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ گھنے درختوں کے اندر واضح نظر آ رہا تھا لیکن یہ محل ابھی کچھ دور تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی روک دی۔ ان کے عقب میں آنے والی دوسری ٹیکسی بھی رک گئی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہمیں یہیں اترنا پڑے گا۔ یہ لوگ اس مکان کے قریب جانے پر کسی صورت بھی تیار نہیں ہیں۔ یہ تو مین روڈ پر ہمیں چھوڑنے پر بضد تھے لیکن بڑی مشکل سے یہاں تک آنے پر رضامند ہوئے تھے۔ یہ اسے شیطانی محل کہتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اس کے قریب جانے والا پراسرار انداز میں مر جاتا ہے"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گئے۔ عمران بھی مسکراتا ہوا نیچے



اترا اور اس نے کوٹ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ کرائے کی رقم دے سکے مگر پروفیسر نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"یہ لوگ کرایہ ایڈوانس لیتے ہیں۔ میں نے وہیں ادا کر دیا تھا۔" پروفیسر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف اور جوانا بھی عقبی ٹیکسی سے نیچے اتر آئے تھے۔ دونوں ٹیکسیاں مڑ کر واپس چلی گئیں تو وہ سب آگے بڑھنے لگے۔ جب وہ اس محل نما مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ محل کی چھت کے ایک حصے پر باقاعدہ سفید اور سرخ رنگ سے شیطان کی بڑی سی تصویر بنائی گئی تھی۔

"یہ تو واقعی شیطانی محل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پروفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لکڑی کے ایک بڑے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ پھاٹک بند تھا اور پھاٹک کے باہر دو مقامی آدمی کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے باقاعدہ پہرہ دے رہے تھے۔

"اپنے آقا سے کہو کہ مصر سے پروفیسر شاداوانی اس سے ملنے آیا ہے۔ اس کے ساتھ پاکیشیائی مہمان ہیں"...... پروفیسر نے ایک دربان سے مخاطب ہو کر کہا تو دربان سر ہلاتا ہوا پھاٹک کے بائیں ستون کی طرف بڑھا جس کے درمیان ایک بڑا سا گول سوراخ نظر آ رہا تھا۔ دربان نے اس سوراخ پر اپنا منہ رکھا اور دوسرے لمحے عجیب و غریب ہو۔ ہو۔ ہا۔ ہا۔ ہو۔ ہو قسم کی اونچی اونچی آوازیں نکالنے لگا۔

"یہ کون سی زبان میں بات کر رہا ہے"...... عمران نے حیران ہو

20-Jan-10 6:52 pm

کر پروفیسر سے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے ان کا کوئی خاص کوڈ ہو"...... پروفیسر نے کاندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

دربان کچھ دیر تک آوازیں نکالتا رہا۔ پھر وہ صرف خاموش ہو گیا۔ بلکہ اس گول سوراخ سے اس نے اپنا منہ ہٹا لیا۔ کچھ دیر بعد سوراخ کے اندرونی طرف سے ویسی ہی ہو۔ ہو۔ ہا۔ ہا۔ ہو۔ ہو۔ جیسی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چند لمحوں بعد آوازیں آنا بند ہو گئیں تو دربان واپس مڑا۔

"شہزادی آپ سے ملنا نہیں چاہتی۔ اس لئے آپ فوراً واپس چلے جائیں ورنہ آپ کو ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے"...... دربان نے انتہائی سرد لہجے میں پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تم شہزادی سے میری بات ... کرا سکتے ہو"۔ پروفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ کسی سے بات نہیں کرتی۔ جاؤ چلے جاؤ"...... دربان کا لہجہ اور سخت ہو گیا اور اس نے کاندھے سے مشین گن اتار لی۔

"ٹھیک ہے"...... پروفیسر نے ایک طویل سانس لیا اور واپس مڑ گئے۔

"کیا مطلب۔ آپ واپس جا رہے ہیں"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آؤ۔ ابھی اجازت مل جائے گی۔ آؤ میرے ساتھ"...... پروفیسر



نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران حیرت سے منہ بناتا ہوا واپس مڑا اور پروفیسر کے پیچھے چلنے لگا۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے تھے۔ کچھ دور چل کر پروفیسر مڑا اور پھر سڑک کو چھوڑ کر وہ درختوں کے جھنڈ کے اندر بڑھتا چلا گیا۔

"اور اب کہاں جا رہے ہیں"...... عمران سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

"چلے آ جاؤ۔ ابھی سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... پروفیسر نے کہا اور پھر کچھ اور اندر جا کر وہ رک گئے۔

"ادھر ادھر سے تھوڑی سی خشک جھاڑیاں اکٹھی کر کے انہیں آگ لگاؤ۔ میں ایک عمل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد باکوری خود ہمارے استقبال کے لئے گیٹ پر آنے کے لئے مجبور ہو جائے گی۔ ورنہ ہم چاہے لاکھ سر پٹکیں اس نے ملاقات پر آمادگی ظاہر نہیں کرنی اور اگر ہم نے قتل و غارت کی تو اس کا نقصان بھی ہمیں ہی ہو گا کہ ہم ان کے مقابلے میں ہلکے پڑ جائیں گے"...... پروفیسر نے کہا۔

"کس قسم کا عمل ہے یہ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مصر کے صحراؤں میں اور افریقہ کے جنگلوں میں ایک بوٹی ملتی ہے جسے سالسوری کہا جاتا ہے۔ اس کے بیجوں کو اگر آگ پر ڈالا جائے تو اس سے ایسی بدبو اٹھتی ہے جو شیطان کو بے حد پسند ہے۔ اس بدبو کا اثر گو صرف چند لمحوں تک رہتا ہے لیکن اس کے اندر شیطانی نظام سے

مسلک لوگوں کے لئے بے پناہ کشش ہوتی ہے اور اس بدبو کو شیطانی نظام میں انتہائی مقدس سمجھا جاتا ہے اس لئے اسے صرف ان نظام کے انتہائی مقدس لوگ استعمال کرتے ہیں۔ ویسے یہ اس قدر نایاب ہے کہ مجھے بھی پوری زندگی میں اس کے صرف چار پانچ دانے ہی مل سکے ہیں۔ میں نے انہیں نجانے کب سے کسی خاص ترین موقع کے لئے سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ باکوری ہم سے ملنے سے انکار کر دے گی اس لئے میں انہیں آتے ہوئے ساتھ لے آیا تھا۔ پروفیسر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس وقت آپ قافلہ سالار ہیں اس لئے جو چاہیں کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جوزف جوانا اور ٹائیگر کو جھاڑیاں اکٹھی کرنے کے لئے کہا۔ چند لمحوں بعد خشک جھاڑیوں کا ایک کافی بڑا ڈھیر اکٹھا ہو گیا۔

"ارے ارے اتنے بڑے ڈھیر کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف چند جھاڑیاں ہی کافی ہیں"...... پروفیسر نے کہا اور پھر خود ہی انہوں نے چند خشک جھاڑیاں اس ڈھیر سے علیحدہ کر کے ایک طرف کیں اور پھر جیب سے ایک لائٹر نکال لیا۔

"آپ کی جیب میں لائٹر"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے معلوم تھا کہ یہاں آگ جلانا ہو گی اس لئے میں اسے بھی ساتھ لے آیا تھا۔ اب میں یہاں چقماق پتھر ڈھونڈ کر تو آگ جلانے سے رہا"...... پروفیسر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔ پروفیسر



نے جیب سے ایک کاغذ کا چھوٹا سا لفافہ نکالا۔ پھر اس نے لائٹر کی مدد سے جھاڑیوں کو آگ لگائی۔ جب آگ بھڑک اٹھی تو پروفیسر نے لفافہ کھولا اور لفافے میں موجود چار سیاہی مائل انار کے دانوں جتنے بڑے گول پھل ہتھیلی پر رکھے۔ ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر ہتھیلی کو پلٹ کر انہوں نے پھلوں کو بھڑکتی آگ میں ڈال دیا۔ دوسرے لمحے کڑکڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور سیاہی مائل دھوئیں کی ایک لکیر سی جلتی ہوئی جھاڑیوں میں سے بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ایسی خوفناک بدبو ماحول میں پھیل گئی کہ پروفیسر سمیت سب نے بے اختیار اپنی اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لئے۔ یہ بو ایسی تھی کہ بے پناہ تعفن بھی اس کے مقابلے میں ہلکا قرار دیا جا سکتا تھا۔ عمران کو یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے اس انتہائی خوفناک بدبو کی وجہ سے اس کی آنتیں الٹ کر اس کے گلے میں آ جائیں گی۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ دھوئیں کی لکیر صرف چند لمحوں تک بلند ہوتی رہی پھر ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی پروفیسر نے اپنی ناک سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"بس اب بو ختم ہو گئی ہے"...... پروفیسر نے کہا اور عمران سمیت سب نے اپنے ہاتھ اپنی اپنی ناک سے ہٹا لئے۔

"لاحول ولا قوۃ۔ اس قدر خوفناک بدبو۔ اسے صرف بدبو کہنا بدبو کی توہین ہے۔ اسے تو بدترین بدبو کہا جانا چاہئے"...... عمران نے کہا اور پروفیسر مسکرا دیا۔

"ہاں۔ مجھے تو یوں لگ رہا تھا جیسے میرے پیٹ کے اندر موجود

"سب کچھ باہر آجائے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ٹائیگر کے پیٹ سے بیچارے انسانوں کی غیر ہضم شدہ ہڈیاں نکلی تھیں اور کیا نکل سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور ہنس پڑا۔

"آؤ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ باکوری کیسے ملنے سے انکار کرتی ہے"...... پروفیسر نے لائٹر جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر واپس گیا۔

"اس آگ کو بجھا دو۔ ایسا نہ ہو کہ سارا جنگل ہی جل اٹھے اور ہم بھی ساتھ ہی روسٹ ہو جائیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور انہوں نے ادھر ادھر سے مٹی اٹھا کر جلتی ہوئی جھاڑیوں پر پھینکی اور جب آگ بجھ گئی تو پھر انہوں نے اپنے بوٹوں سے رگڑ رگڑ کر اسے اچھی طرح بجھا دیا۔ اس کے بعد وہ ابھی اس سڑک پر پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے سامنے وہی بڑا سا پھاٹک کھلتے دیکھا اور اس کے اندر سے دو مقامی آدمی بجلی کی سی تیزی سے نکلے اور ان کی طرف دوڑ کر آنے لگے۔ پھر پروفیسر اور عمران کے سامنے آکر وہ جھک گئے۔

"مقدس بو والوں سے شہزادی فوری ملاقات چاہتی ہے"...... ان میں سے ایک نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"واہ۔ کیا شہزادی ہے اور کیا اس کی نفاست ہے کہ اسے یہ بو پسند ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہاری شہزادی سے ملنے کے لئے تیار ہیں"...... پروفیسر نے



مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئیے"...... ان میں سے ایک نے کہا اور پھر وہ سیدھے ہو کر مڑے اور تیزی سے آگے آگے چلنے لگے۔ اس بار جب وہ کھلے ہوئے پھاٹک پر پہنچے تو وہاں موجود دونوں دربان بھی ان کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے۔

"شکر ہے یہ منحوس بو ہمیں محسوس نہیں ہو رہی۔ ورنہ اب تک ہمارا تو کریا کرم ہو چکا ہوتا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پروفیسر بے اختیار مسکرا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خاصے بڑے کمرے میں بٹھا دیا گیا جہاں دیوار کے ساتھ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ عام سا کمرہ تھا۔ درمیان میں انتہائی قیمتی دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔

"شہزادی نے آپ کو کرسیوں پر بیٹھنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس لئے آپ کرسیوں پر بیٹھ سکتے ہیں"...... انہیں لے آنے والے نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری شہزادی واقعی بوشناس واقع ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پروفیسر بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے تو انہیں لے آنے والوں نے ایک طرف رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی اٹھا کر ان کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ دی اور خود وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

"باس۔ یہ ہم کہاں آگئے ہیں۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے جیسے میں دھارو کے شیطانی معبد میں آگیا ہوں۔ ایک بار میں وہاں گیا تھا لیکن

20-Jan-10 6:52 pm

پھر میں وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ وہاں جا کر روح بے چین
ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے
میں بے چینی نمایاں تھی۔

"فکر مت کرو۔ بور کھانے کے لئے آنے والے سب ایسے ہی
ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بور کھاؤ۔ کیا مطلب"...... پروفیسر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آپ کی عمر کافی ہو گئی ہے اس لئے اب آپ کو بور کھانے کا
مطلب سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا تو پروفیسر چند لمحے خاموش رہے پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ تمہارا مطلب شاید رونمائی
ہے"...... پروفیسر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رونمائی تو دولہن کی ہوتی ہے اور ابھی ہونے والی ہے۔ بور کھانا
ہونے والے دولہا کا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا اور پروفیسر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ ان
کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے
لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دروازے سے ایک نوجوان مگر
تند اور خاصی حسین افریقی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر سرخ
رنگ کا لمبا سا لبادہ تھا۔ وہ واقعی افریقی معیار حسن کے مطابق شہزادی
یا ملکہ حسن کہلانے جانے کی مستحق تھی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی
اس نے اس طرح زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے



وہ کسی انجانی مسحور کن خوشبو کو اپنے نتھنوں میں بھر رہی ہو۔

"اوہ۔ یہاں آ کے طویل عرصے بعد مجھے یہ مقدس خوشبو سونگھنے کا
موقع ملا ہے۔ میں اس کے لئے آپ سب کی شکر گزار ہوں"...... لڑکی
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی نشست والی
کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... لڑکی نے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ مس باکوری۔ تم مجھ سے تو واقف ہو۔ ان کا
تعارف میں کرا دیتا ہوں"...... پروفیسر نے کہا تو باکوری نے ہاتھ
اٹھا کر انہیں روک دیا۔

"تعارف کی ضرورت نہیں ہے پروفیسر۔ میں ان سے اچھی طرح
واقف ہوں۔ مصر کے صحرا الاہرام سے رگھیس میں نے ہی حاصل کیا تھا
ویسے مجھے اعتراف ہے کہ میں نے وہاں کوشش کی تھی کہ انہیں ہلاک
کر دوں۔ لیکن میں ناکام رہی تھی"...... باکوری نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"میرا تو خیال تھا کہ تم بدصورت اور بوڑھی سی عورت ہو گی لیکن
تمہیں تو ملکہ حسن کا خطاب ملنا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ تمہارا یہ حربہ
مجھ پر کامیاب نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی تعریف سن کر تمہارے اشاروں
پر ناچنا شروع کر دوں گی اور تم مجھ سے رگھیس بھی حاصل کر لو گے اور

پروفیسر البرٹ کا پتہ بھی"۔۔۔۔۔۔ باکوری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ۔ کمال ہے۔ حسین ہونے کے ساتھ ساتھ عقلمند بھی ہو۔ بہرحال میرا یہ مطلب نہ تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا جو مطلب بھی تھا۔ میری بات سن لو۔ تمہارے یہ دونوں مقاصد پورے نہیں ہو سکتے۔ مقدس خوشبو کی وجہ سے مجبوراً مجھے تم سے ملاقات کرنی پڑی ہے ورنہ میں تو تم سے ملتی ہی ناں۔ ویسے یہ بھی ناممکن کہ میں شیطانی نظام کے خلاف اس کے دشمنوں سے مل جاؤں"۔۔۔۔۔۔ باکوری نے کہا۔

"ملنے والی بات تو تم نے غلط کی ہے باکوری۔ تم چاہے جتنی بھی حسین ہو لیکن تم جس نظام کا حصہ ہو۔ وہ اس قدر غلیظ اور بدصورت ہے کہ تم سے ملنا تو ایک طرف۔ تم سے بات کرنا بھی ہمیں پسند نہیں ہے لیکن میں تو یہاں صرف پروفیسر کی وجہ سے آگیا ہوں اور ہم زیادہ دیر اس شیطانی محل میں رہنا بھی نہیں چاہتے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر کھل کر بات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"تم جو جی چاہے کہتے رہو۔ میں دشمنوں کی بات کا برا نہیں منایا کرتی"۔۔۔۔۔۔ باکوری نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو باکوری۔ پروفیسر البرٹ اس لئے رتھیس حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ اس کی مدد سے پورے شیطانی نظام پر قبضہ کر لے۔ وہ چونکہ



یہودی ہے اس لئے ہم مسلمانوں کا دشمن ہے۔ جبکہ تم یہودی نہیں ہو اس لئے مجھے تمہاری طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر تم چاہو تو ایک سادہ سا سودا کر لو۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ میں تمہیں رتھیس کا وہ استعمال بتا دیتا ہوں جس کی مدد سے تم پروفیسر کی جگہ پورے شیطانی نظام پر قابض ہو سکتی ہو۔ تم مجھے اس کے بدلے پروفیسر البرٹ کا ٹھکانہ بتا دو۔ جہاں پہنچ کر میں پروفیسر سے مقابلہ کر سکوں۔ تمہارا اس مقابلے میں کوئی کردار نہ ہوگا۔ یہ میری اور پروفیسر کی لڑائی ہوگی بولو کیا تم تیار ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایک شرط پر تیار ہوں"۔۔۔۔۔۔ باکوری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کونسی شرط"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اپنے ساتھی جوزف کو میرے حوالے کر دو۔ میں اس سے شادی کروں گی۔ یہ مجھے پسند آگیا ہے کیونکہ جس قبیلے سے اس کا تعلق ہے اس قبیلے کے مردوں سے شادی پر پورے افریقہ میں فخر کیا جاتا ہے۔ اس کے بدلے میں تمہیں پروفیسر کا پتہ بھی بتا دوں گی اور نہ صرف پتہ بلکہ پروفیسر کی ایک ایسی کمزوری بھی بتا دوں گی کہ تم اسے آسانی سے تسخیر کر لو گے"۔۔۔۔۔۔ باکوری نے جوزف کی طرف بڑی اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ جوزف خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ خلاف معمول اس نے باکوری کی بات پر از خود کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا تھا۔

"جوزف میرا ساتھی ضرور ہے لیکن اپنی مرضی کا مالک ہے۔ اگر وہ تم سے شادی کرنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر وہ ایسا

ہ کرنا چاہے تو میں اسے مجبور نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں باکوری سے شادی کرنے پر تیار ہوں باس۔ کیونکہ باکوری کا تعلق افریقہ کے جس قبیلے سے ہے۔ میری منگیتر کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا لیکن میری منگیتر کو کالے دھوئیں والے چوٹی دار سانپ نے کاٹ لیا تھا اور وہ مر گئی تھی۔ اس لئے میں نے پھر شادی نہیں کی تھی لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہو گی"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر اور جوانا تینوں حیرت بھری نظروں سے جوزف کو دیکھنے لگے۔ عمران کو تو اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ جوزف اس طرح اس باکوری سے شادی پر تیار ہو جائے گا۔

"کیسی شرط"...... باکوری نے چونک کر پوچھا۔

"یہ شادی ابھی ہو گی اور ہمارے قبیلے کے رواج کے مطابق ہو گی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ابھی والی بات تو مجھے منظور ہے۔ لیکن یہ شادی میرے قبیلے کے رواج کے مطابق ہو گی"...... باکوری نے کہا۔

"سوری۔ پھر مجھے شادی سے انکار ہے"...... جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے قبیلے میں شادی کے رواج بہت مشکل ہیں۔ کئی کئی روز عورت کو ناچنا پڑتا ہے اور یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا جبکہ میرے قبیلے کے رواج بے حد سادہ ہیں۔ سرخ مشروب مل کر پینا پڑتا ہے اور بس



شادی ہو جاتی ہے"...... باکوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ناچنے والے رواج کو ختم کرتا ہوں۔ تم صرف ایک رواج پر عمل کرو کہ دولہن دولہا کے پیروں پر جھک کر اس کے پیروں پر اپنی ناک سات بار لگاتی ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے"...... باکوری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر میں ابھی اور اسی وقت شادی پر تیار ہوں۔ لیکن پہلے تم باس کو اس پروفیسر کا پتہ بتاؤ گی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ہم سب کو مل کر سرخ مشروب پہلے پینا ہو گا تاکہ مجھے یقین آ جائے کہ تم واقعی مجھ سے شادی کر رہے ہو"...... باکوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جوزف۔ اگر تم اس لئے باکوری سے شادی کرنے پر تیار ہو گئے ہو کہ اس کے بدلے مجھے پروفیسر کا پتہ مل جائے گا تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ میں خود اسے تلاش کر لوں گا اور اگر تم خود خوشی سے اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔ جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ جوزف آخر ایسا کیوں کر رہا ہے کیونکہ وہ جوزف کی فطرت اور طبیعت سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔ وہ اس ٹائپ کا آدمی ہی نہ تھا کہ کسی لڑکی کو دیکھ کر اس پر اس طرح لٹو ہو

جانے بائیگر اور جوانا دونوں کے چہروں پر بھی عمران کی طرح بے پناہ حیرت تھی جبکہ پروفیسر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"پھر کیا خیال ہے۔ منگواؤں سرخ مشروب"...... باکوری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو باکوری۔ ہم یہاں کسی قسم کا کوئی مشروب حتیٰ کہ پانی تک بھی نہیں پئیں گے۔ اس لئے تم ہمارے لئے کوئی مشروب نہ منگوانا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جوزف تو پیئے گا تاکہ شادی ہو سکے۔ ویسے یہ عام سا مشروب ہے۔ مذالیرو درخت کے پھلوں کا رس اس میں شامل ہوتا ہے اور جوزف مذالیرو درخت کے پھلوں کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے اگر تم چاہو تو یہ رس تمہارے سامنے بھی نکالا جا سکتا ہے"۔ باکوری نے کہا۔

"میں پیوں گا لیکن شرط وہی کہ تم پہلے باس کو پروفیسر کا پتہ بتا دو اس پہلے کچھ نہیں ہوگا"...... جوزف نے خشک لہجے میں کہا۔

"کیا تم زولو دیوتا کا حلف لے کر وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں نے عمران کو پروفیسر کا پتہ بتا دیا تو تم میرے ساتھ مشروب پیو گے اور مجھ سے شادی کرو گے"...... باکوری نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں بھی حلف دینا ہوگا کہ تم نے بھی میری شرط کے مطابق شادی کرنی ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم زولو دیوتا کا حلف اٹھاؤ"...... باکوری نے



مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف نے فوراً ہی زولو دیوتا کا حلف اٹھا کر وعدہ کر لیا کہ اگر باکوری عمران کو پروفیسر البرٹ کا درست پتہ بتا دے گی تو وہ اس کے ساتھ مشروب پیئے گا اور شادی کرے گا۔

"اب تم اپنے شیطان کا حلف اٹھاؤ کہ تم مجھ سے میری شرط کے مطابق ابھی اور اسی وقت شادی کرو گی"...... جوزف نے کہا تو باکوری نے بھی شیطان کا نام لے کر حلف لے لیا۔

"یہ عجیب شادی ہے کہ کسی کو دوسرے پر اعتماد بھی نہیں ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ باکوری نے اسی لمحے زور سے تالی بجائی تو ایک مقامی عورت اندر داخل ہوئی اور باکوری کے سامنے رکوع کے بل جھک گئی۔

"سرخ مشروب کا ایک گلاس لے آؤ"...... باکوری نے اس سے کہا اور وہ عورت تیزی سے مڑ کر واپس چلی گئی۔

"تم نے ایک گلاس کیوں منگوایا ہے"...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"مل کر پئیں گے۔ پہلے آدھا میں پیوں گی اور پھر باقی آدھا تم پیو گے"...... باکوری نے جواب دیا۔

"نہیں پہلے آدھا میں پیوں گا۔ میں کسی عورت کا جھوٹا نہیں پیا کرتا"...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ابھی سے لڑائی بھی شروع ہو گئی"...... عمران نے کہا اور پروفیسر بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ واقعی انتہائی دلچسپ شادی ہے"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پہلے تم پی لینا"...... باکوری نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہی مقامی عورت اندر داخل ہوئی اس نے ایک بڑا سا گلاس اٹھایا ہوا تھا جس میں انتہائی سرخ رنگ کا شربت موجود تھا۔

"یہ گلاس جوزف کو دو"...... باکوری نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور مقامی عورت جوزف کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے گلاس جوزف کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران سمیت سب کی نظریں جوزف پر جمی ہوئی تھیں۔

"اب پہلے اس پروفیسر کا درست پتہ بتاؤ"...... جوزف نے گلاس ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سنو عمران۔ پروفیسر البرٹ کا ہیڈ کوارٹر یونائیٹڈ کارمن کے دارالحکومت میں ایکس روڈ پر واقع ایک سیاہ اور سرخ رنگ کے پتھروں کی بنی ہوئی عمارت ہے۔ اس عمارت کا نام "البرٹ ہاؤس" ہے اور یہ عمارت البرٹ ہاؤس کے نام سے ہی یونائیٹڈ کارمن کے دارالحکومت میں مشہور ہے۔ پروفیسر البرٹ مستقل طور پر وہیں رہتا ہے"...... باکوری نے پروفیسر البرٹ کا پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں فون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ فون تو ہے لیکن پروفیسر نہ فون سنتا ہے اور نہ کسی کو فون



کرتا ہے اور نہ اس کی اس کو ضرورت ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ دنیا کا کوئی آدمی پروفیسر کی اجازت کے بغیر البرٹ ہاؤس میں داخل نہیں ہو سکتا"...... باکوری نے کہا۔

"کیا تم شیطان کی قسم کھا کر کہتی ہو کہ تم نے درست پتہ بتایا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو باکوری نے فوراً ہی شیطان کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کر لیا اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اب تم مشروب کا آدھا گلاس پی لو"...... باکوری نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے شربت کے گلاس کو منہ سے لگا لیا اور مشروب پینا شروع کر دیا۔ آدھا گلاس پینے کے بعد اس نے باقی آدھا گلاس اس مقامی عورت کی طرف بڑھا دیا جو کہ یہ گلاس لائی تھی۔

"اب اسے مجھے دے دو"...... باکوری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور مقامی عورت تیزی سے مڑی اور اس نے شربت کا باقی آدھا گلاس باکوری کے حوالے کر دیا۔ باکوری نے گلاس اس کے ہاتھوں سے جھپٹا اور اسے اس طرح پینے لگی جیسے پیاسا آدمی پانی پیتا ہے چند ہی لمحوں میں گلاس خالی ہو گیا اور باکوری کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ ادھر مشروب پینے کی وجہ سے جوزف کے چہرے پر بھی سرخی سی چھا گئی تھی۔ خاص طور پر اس کی آنکھیں تیزی سے سرخ ہوتی چلی جا رہی تھیں اور جب تک باکوری نے باقی مشروب پیا۔ جوزف کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو چکی تھیں۔

20-Jan-10 6:53 pm

یہ سرخی اس قدر تیز تھی کہ اس کی آنکھوں کی طرف دیکھنا بھی محال ہو رہا تھا لیکن جوزف سوائے آنکھوں اور چہرے پر چھا جانے والی سرخی کے ویسے اطمینان سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"سنو جوزف۔ اب تم میرے شوہر ہو۔ مل کر یہ مقدس مشروب پینے کے بعد اب تم ہمیشہ میرے فرمانبردار رہو گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس مشروب کا ایک قطرہ بھی جس کے حلق سے نیچے اتر جائے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شیطان کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ چاہے بھی تو شیطان کی غلامی سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ نہ اس کا جسم اور نہ اس کی روح اور میں چونکہ پانی کی ملکہ ہوں اس لئے میں نے تمہیں یہ مشروب پلایا ہے تاکہ تم اب ہمیشہ ہمیشہ میرے فرمانبردار رہو"...... باکوری نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا کہ کون کس کا فرمانبردار رہتا ہے۔ تم نے اپنی شرط پوری کر لی۔ اب تم میری شرط پوری کرو۔ میرے پیروں پر جھک کر اپنی ناک سات بار لگاؤ"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے حلف دیا ہے اس لئے میں ضرور ایسا کروں گی۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ تم نے پہلے میرا مشروب پیا ہے اس لئے مجھے تم پر برتری حاصل رہے گی"...... باکوری نے کہا اور اٹھ کر وہ جوزف کی طرف بڑھنے لگی۔ جوزف اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ باکوری اس کے سامنے قالین پر دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔ اس نے ایک نظر جوزف



کی طرف دیکھا پھر اس نے اپنا چہرہ جوزف کے پیروں پر جھکا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنی ناک جوزف کے بوٹ سے رگڑ دی اور سر اٹھا کر ایک بار پھر جوزف کی طرف دیکھا اور دوسری بار جھک گئی۔ اس طرح اس نے سات بار اپنی ناک جوزف کے بوٹ سے رگڑی اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے مڑی اور واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

"بس اب تو تمہاری شرط پوری ہو گئی"...... باکوری نے ناک پر لگی ہوئی مٹی صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور سنو۔ تمہیں افریقہ کے اس رواج کا تو یقیناً علم ہو گا کہ بیوی کو شوہر کا پہلا حکم ہر صورت میں ماننا پڑتا ہے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس کا چہرہ اسی لمحے بگڑ جاتا ہے اور اس قدر بگڑ جاتا ہے کہ لوگ اس کے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے"...... باکوری نے جواب دیا۔

"اگر معلوم ہے تو پھر بحیثیت شوہر میرا پہلا حکم سنو کہ وہ رمیس جو تم نے صحرا الابر میں باس عمران سے حاصل کیا تھا اسے ابھی اور اسی وقت باس عمران کے حوالے کر دو"...... جوزف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو باکوری بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"یہ ناممکن ہے۔ تم اس طرح مجھے حکم نہیں دے سکتے۔ تم میرے غلام ہو"...... باکوری نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لئے اور بری طرح چیخنے لگی۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں پہلا حکم مانوں گی۔ ہاں۔ ہاں۔ رک جاؤ۔ میرا

20-Jan-10 6:54 pm

چہرہ مت بگاڑو۔ میں مانوں گی۔ ضرور مانوں گی"...... باکوری نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے باکوری کی طرف دیکھنے لگے جس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے ہوئے تھے اور ان دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے اندر سے انہیں باکوری کا بگڑتا ہوا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جوزف کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔ اس کی آنکھوں کی سرخی اسی طرح قائم تھی لیکن اب چہرہ قدرے نارمل ہو گیا تھا۔ پھر جیسے ہی باکوری نے حکم ماننے کی بات کی اس کا چہرہ اسی طرح تیزی سے دوبارہ بحال ہونے لگ گیا۔ چند لمحوں بعد باکوری نے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور اس طرح کرسی پر گر گئی جیسے میلوں دور سے دوڑتی ہوئی آ رہی ہو۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"تم چاہے شیطانی نظام میں کتنی بھی طاقتور ہو جاؤ باکوری۔ لیکن افریقہ کے اصولوں کو ترک نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ تم افریقی ہو۔ تمہارا جسم اور تمہاری روح افریقی ہے۔ اس لئے تمہیں ہر قیمت پر میرا پہلا حکم ماننا پڑے گا اور تمہیں باس عمران کے حوالے کرنا پڑے گا"۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب اس قدر جلدی کیسے ہو گیا۔ یہ۔ یہ۔ کیسے ممکن ہے"...... باکوری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کا چہرہ اس قدر تیزی سے بگڑ بھی سکتا ہے۔

"یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ تم نے میرے پیروں پر سات بار



ناک رگڑ کر اپنے آپ کو اس قانون کے تحت کر دیا ہے۔ ہاں اگر تم یہ شرط پوری نہ کرتی تو پھر یقیناً ایسا نہ ہوتا چاہے تم لاکھ حلف اٹھاتی رہتی"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تمہارے باس عمران کے حوالے کر دیتی ہوں۔ میں اب اس پر مجبور ہوں۔ میں خود شیطان کو جواب دے لوں گی"...... باکوری نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"مبارک ہو جوزف۔ اب دعوت ولیمہ کب کھلا رہے ہو"۔ باکوری کے باہر جاتے ہی عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ جوزف آپ کا غلام ہے اور ابھی آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ غلام نے اپنی جان اپنے باس پر نچھاور کر دی ہے"۔ جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم"...... عمران نے بے اختیار چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ مجھے معلوم ہے کہ اس سرخ مشروب پینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے لیکن باس۔ میری روح مطمئن اور پرسکون رہے گی کہ میں نے اپنی جان دے کر باس کا مشن پورا کر دیا

20-Jan-10 6:54 pm

ہے“۔۔۔۔۔۔ جوزف نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ مشروب اس باکوری نے بھی تو پیا ہے“۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”باکوری عورت ہے باس“۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس موضوع پر مزید بات ہوتی۔ باکوری اندر داخل ہوئی اور اس کے ہاتھ میں رمیس موجود تھا۔

”یہ لو رمیس۔ کاش مجھے پہلے علم ہو جاتا کہ اس شرط پوری کرنے کا یہ نتیجہ نکلے گا تو میں کبھی ایسا نہ کرتی۔ بہر حال اب مجبوری ہے اور شاید باکوری زندگی میں پہلی بار مجبور ہوئی ہے“۔ باکوری نے رمیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے رمیس لے لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ رمیس واقعی اصل تھی۔ عمران نے اسے جیب میں رکھ لیا اور پھر جوزف کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”ہاں اب تم بتاؤ کہ تم کیا کہہ رہے تھے“۔۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پہلے آپ بتائیں باس کہ یہ رمیس اصلی ہے ناں“۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”ہاں اصل ہے“۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جوزف بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”فادر جوشوا گواہ رہنا۔ میں نے اپنے آقا عظیم عمران کی کامیابی کے لئے یہ شیطانی مشروب پیا تھا۔ تم مجھے معاف کر دینا“۔۔۔۔۔۔ جوزف نے



دونوں ہاتھ فضا میں اٹھاتے ہوئے جیسے درد بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس طرح کرسی پر واپس ڈھیر ہو گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔

”باکوری۔ اب تم اپنا وہ مقصد پورا کر سکتی ہو جس کے لئے تم نے مجھے یہ شیطانی مشروب پلایا تھا۔ اب میری روح اس وقت تک میرے جسم میں موجود رہے گی جب تک تم اسے وہاں سے نکلنے کا حکم نہیں دیتی۔ تم بے شک حکم دو۔ میں مرنے کے لئے تیار ہوں“۔ جوزف نے باکوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

”اوہ۔ تو تم اس بارے میں بھی جانتے ہو۔ اس کے باوجود تم نے مشروب پی لیا“۔۔۔۔۔۔ باکوری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس کا مشن پورا ہونا چاہئے۔ باس کے مشن کے مقابلے میں میری زندگی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ غلاموں کی زندگی کا تو مقصد ہی اپنے آقا کی کامیابی کے لئے اپنی جان نچھاور کرنا ہوتا ہے“۔۔۔۔۔۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے جوزف۔ میں نے یہ مشروب تمہیں اس لئے نہیں پلایا کہ مجھے تمہاری موت یا زندگی سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی مجھے تمہیں شوہر بنانے کا شوق تھا۔ میرا مقصد تم سے وہ کام لینا تھا جو پروفیسر البرٹ آج تک نہیں کر سکا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے انتہائی پراسرار انداز میں مجھے اس بات پر مجبور کر دیا کہ مجھے نہ چاہتے ہوئے بھی

20-Jan-10 6:54 pm

رعمیس عمران کے حوالے کرنا پڑ گیا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اب عمران میرے محل سے زندہ باہر نہ جا سکے گا کیونکہ یہ مشروب پینے کے بعد تم نے اپنی روح اور اپنا جسم میرے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ اب تم میرے حکم کے غلام ہو۔ اس لئے میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ جیب سے ریوالور نکالو اور عمران کو گولی مار دو"...... باکوری نے بات کرتے کرتے یکلخت چیخ کر کہا لیکن جوزف اسی طرح اطمینان سے بیٹھا رہا۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ عمران کو گولی مار دو۔ یہ میرا حکم ہے"۔ باکوری نے جوزف کو اسی طرح اطمینان سے بیٹھے دیکھ کر ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ انتہائی غیض و غضب سے بھوکی بلی جیسا ہو گیا تھا لیکن جوزف اسی طرح اطمینان سے بیٹھا رہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے باکوری۔ کوئی اور بات کرو"۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو باکوری کا پورا جسم غصے کی شدت سے بری طرح لرزنے لگا۔

"رودن زوری۔ رودن زوری"...... یکلخت باکوری نے اوپر چھت کی طرف منہ کر کے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"رودن زوری حاضر ہے سیاہ ملکہ"...... چھت کی طرف سے ایک عجیب سی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ زبان قدیم افریقی تھی۔

"مقدس مشروب پینے کے باوجود یہ جوزف میرا حکم کیوں نہیں مان رہا۔ مجھے بتاؤ رودن زوری"...... باکوری نے اسی طرح چھت کی طرف منہ کر کے چیختے ہوئے قدیم افریقی زبان میں کہا۔



"سیاہ ملکہ۔ جوزف کے پاس وہ کاغذ موجود ہے جس پر عمران نے روشن کلام درج کیا تھا۔ جب تک وہ کاغذ جوزف کے پاس موجود ہے تمہارا کوئی حربہ اس پر اثر نہیں کر سکتا۔ اس چیختی ہوئی آواز نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ قدیم متروک افریقی زبان صرف عمران ہی اچھی طرح سمجھ سکتا تھا۔

"روشن کلام والا کاغذ۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر جوزف نے تو مقدس مشروب پیا ہے"...... باکوری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا یہ مقدس مشروب جوزف کے لئے صرف تیز شراب کی سی حیثیت رکھتا ہے سیاہ ملکہ۔ ہاں اگر جوزف کے پاس وہ کاغذ نہ ہوتا تو پھر واقعی مقدس مشروب جوزف کی روح کو تمہارا غلام بنا دیتا"۔ اس چیختی ہوئی آواز نے جواب دیا۔

"لیکن اس کاغذ کی موجودگی کا مجھے کیوں نہیں پتہ چلا"۔ باکوری کے لہجے میں اب شدید حیرت تھی۔

"مقدس خوشبو کی وجہ سے سیاہ ملکہ"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مجھے بتاؤ رودن زوری کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ مجھے بتاؤ رودن زوری۔ کوئی حل بتاؤ رودن زوری۔ میں اس عمران سے وہ رعمیس بھی واپس حاصل کرنا چاہتی ہوں اور اس کا خاتمہ بھی کرنا چاہتی ہوں"...... باکوری نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے سیاہ ملکہ کہ تم نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ جوزف کو

20-Jan-10 6:54 pm

جو عمران کا ساتھی ہے۔ مقدس مشروب پلا کر اسے اچانک عمران کی موت کا حکم دوں گی اور جوزف تمہارے حکم کی تعمیل میں عمران کو گولی مار دے گا کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ تم عمران یا اس کے کسی ساتھی کو براہ راست نہیں مار سکتی۔ تمہارا کوئی حربہ عمران پر اثر نہیں کر سکتا بلکہ اپنے ساتھی کے ہاتھوں وہ مارا جا سکتا ہے۔ لیکن سیاہ ملکہ تم نے یہ منصوبہ بنانے سے پہلے مجھ سے نہیں پوچھا۔ اگر تم مجھ سے پوچھ لیتیں تو تمہیں میں بتا دیتی کہ روشن کلام والا کاغذ نہ صرف جوزف کے پاس ہے بلکہ ایسے کاغذ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس بھی ہیں اس لئے تم ان کا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتی بلکہ اگر عمران چاہے تو اس روشن کلام والے کاغذ کو جیب سے باہر نکال کر صرف تمہیں دکھا ہی دے تو تمہیں اور تمہارے اس محل کو بھی نیست و نابود کر سکتا ہے۔ اسے معلوم نہیں ہے کہ اس روشن کلام کے کیا اثرات ہیں۔ کیونکہ تم خود اسے اندر لے آئی ہو اور یہ تمہاری زندگی کی سب سے بھیانک غلطی ہے۔ تم فوراً عمران اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج دو۔ فوراً۔ بغیر وقت ضائع کئے اور اپنے آپ کو بھی اور اپنے محل کو بھی بچا لو۔ یہی میرا مشورہ ہے۔ رودن زوری کا مشورہ"...... اسی چیختی ہوئی آواز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی تو باکوری نے اپنا منہ نیچے کر لیا اور عمران کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور شکست کے واضح تاثرات موجود تھے۔

"ٹھیک ہے عمران۔ میں اپنی ناکامی کو تسلیم کرتی ہوں۔ تم نے



بغیر اجرت کا پتہ بھی معلوم کر لیا اور زمیں بھی حاصل کر لیا۔ اب تم جا سکتے ہو"...... باکوری نے کہا اور واپس مڑنے لگی۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ باکوری"...... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہے"...... باکوری نے مڑتے ہوئے کہا۔

"تم نے جوزف سے شادی کی ہے اور تم جوزف کی بیوی ہو"۔ عمران نے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ باکوری نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات کاٹ دی۔

"میں جوزف کو شادی کے اس معاہدے سے آزاد کرتی ہوں اور ہر زنانی لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جب چاہے اپنے شوہر کو شادی کے معاہدے سے آزاد کر سکتی ہے"...... باکوری نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"میں بھی تم جیسی بدبخت اور شیطان صفت عورت کو شادی کے معاہدے سے آزاد کرتا ہوں۔ میں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے ورنہ میں تمہیں بیوی بنانا تو ایک طرف تمہارے منہ پر تھوکنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں"...... جوزف نے بھی انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے کمال ہے۔ اتنی جلدی یہ شادی ختم بھی ہو گئی۔ ابھی تو ہم نے دعوت ولیمہ بھی کھائی تھی۔ بہرحال جوزف نے تمہیں شادی کے معاہدے سے آزاد کر کے میرا بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم

اس شیطانی قوت سے جس قدیم اور متروک افریقی زبان میں بات کر رہی تھیں وہ زبان میں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ اس لئے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے ہمیں اپنے محل میں لے آ کر کونسی بھیانک غلطی کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مقدس حروف والا کاغذ نکالا اور اسے کھول کر باکوری کے سامنے کر دیا۔ دوسرے لمحے باکوری کے حلق سے انتہائی بھیانک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ باکوری کی چیخیں اس اندھیرے میں گونج رہی تھیں اور پھر یہ چیخیں اس طرح مدھم پڑتی چلی گئیں جیسے باکوری چیختی ہوئی کسی انتہائی گہرے کنوئیں میں گرتی چلی جا رہی ہو۔ باکوری کی چیخوں کے علاوہ بھی ہر طرف چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن پھر ان چیخوں کا طوفان تھم گیا اور ہر طرف خاموشی سی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد دھواں بھی غائب ہو گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا"...... اچانک پروفیسر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ کیونکہ دھواں غائب ہوتے ہی ان سب نے دیکھا کہ وہ جنگل کے اندر ایک خالی قطعے پر کھڑے ہوئے تھے جس کی زمین اس طرح سیاہ نظر آ رہی تھی جیسے وہاں خوفناک آگ طویل عرصے تک جلتی رہی ہو۔ ان کے سامنے باکوری کی جلی ہوئی اور مسخ شدہ سیاہ لاش پڑی ہوئی تھی۔ لاش کی حالت ایسی تھی جیسے اسے کسی نے ہولناک آگ میں جلایا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں ہر طرف



...ال اور جن میں عورتیں اور مرد دونوں شامل تھے۔ کی لاشیں کوئلہ ...ی نظر آ رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے انہیں جلتی ...ی بھٹی میں ڈال دیا ہو۔

"شیطانی کھیل کھیلنے والوں کا انجام یہی ہوتا ہے پروفیسر۔ آؤ یہاں سے نکل چلیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہاں۔ اس رعمیس کو بے کار کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی اسے ...لے"...... اچانک جوزف نے کہا۔

"پہلے اس قبر زدہ زمین سے تو باہر نکلیں پھر کسی پرندے کو شکار کر کے اس کا بھی خاتمہ کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جلی ہوئی زمین سے باہر آ گئے۔

"اب کوئی پرندہ شکار کرو تاکہ اس رعمیس کو جس قدر جلد ممکن ہو بے کار کیا جا سکے"...... عمران نے باہر آ کر رکتے ہوئے کہا اور جیب سے رعمیس نکالا ہی تھا کہ یکلخت جوانا رعمیس پر اس طرح جھپٹا جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے دوسرے لمحے وہ رعمیس جھپٹ کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں نے پروفیسر کے لئے رعمیس حاصل کر لیا۔ ہا۔ ہا"...... اچانک جوانا نے غیر انسانی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت بری طرح بگڑ گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی جوانا کی اس حرکت کو سمجھتے۔ جوانا نے یکلخت رعمیس کو فضا میں اچھال دیا۔ دوسرے لمحے رعمیس کسی گیند کی طرح فضا میں

20-Jan-10 6:55 pm

اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"ہا ہا۔ ترازما کامیاب ہو گیا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب عمران کو قتل کر دو۔" اچانک روون زوری کی طرح ایک چیختی ہوئی غیر انسانی آواز سنائی دی اور جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اندرونی جیب کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے جوانا اس طرح نڈھال ہو کر زمین پر بیٹھ گیا۔ جیسے اس کے جسم سے کسی نے روح نکال لی ہو۔

"میں جا رہا ہوں۔ میں جا رہا ہوں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ میں جا رہا ہوں" ...... وہی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ جوانا نے جو اس دوران زمین پر بیٹھ چکا تھا بے اختیار چونک کر سر اٹھایا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ۔ یہ میں زمین پر کیوں بیٹھ گیا تھا۔ کیا ہوا۔ یہ آپ سب کے چہروں پر کیسے تاثرات ہیں" ...... جوانا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ رعمیس اس پروفیسر البرٹ نے اپنی کسی شیطانی قوت کی مدد سے حاصل کر لیا ہے۔ جس قوت کا نام ترازما تھا لیکن اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس قوت نے جوانا پر کس طرح قابو پایا تھا۔

"تمہیں کیا ہو گیا تھا جوانا" ...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مجھے ماسٹر۔ مجھے کیا ہوا تھا۔ مجھے تو خود معلوم نہیں۔ مجھے بس اتنا



یاد ہے کہ میں آپ کے ساتھ اس سیاہ زمین کی حدود سے باہر نکلا تھا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں زمین پر آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ میں تو خود آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ مجھے کیا ہوا تھا اور آپ سب کیوں اس طرح مجھے دیکھ رہے ہیں۔ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے" ...... جوانا نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے غضب کر دیا ہے جوانا۔ تم نے باس کے ہاتھ سے رعمیس جھپٹ کر اسے ہوا میں اچھال دیا اور رعمیس کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا غائب ہو گیا ہے" ...... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں ایسا کس طرح کر سکتا ہوں" ...... جوانا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا کوئی قصور نہیں ہے جوزف۔ یہ پروفیسر کی کوئی شیطانی قوت تھی جو اپنا نام ترازما بتا رہی تھی اس نے جوانا پر قابو پایا تھا لیکن دو باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں کہ اس شیطانی قوت نے اس طرح اچانک کس طرح جوانا پر قابو پایا اور دوسری یہ کہ اس نے جوانا کو حکم دیا تھا کہ وہ مجھے گولی مار دے لیکن پھر وہ فوراً ہی واپس چلی گئی۔ کیوں" ...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں عمران۔ میں معلوم کرتا ہوں" ...... پروفیسر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ گھاس پر سیدھا لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ جوانا کے چہرے پر انتہائی شرمندگی اور ندامت کے

تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔ جوزف اور ٹائیگر دونوں ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے تھے۔ پروفیسر نے زمین پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں اور پھر ان کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلتا چلا گیا۔ کافی دیر بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں اور آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔ چند لمحوں بعد جب ان کا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا تو وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"رعمیس پروفیسر کے پاس پہنچ گیا ہے۔ ترازما پروفیسر کے تحت ایک خوفناک شیطانی قوت ہے۔ پروفیسر نے جبوتی اور اناکی بجائے اس بار ترازما کو تمہاری سرکوبی کے لئے بھیجا تھا۔ ترازما کی اصل حکمت عملی یہ تھی کہ وہ جوانا کی مدد سے کوئی ایسا مشروب تمہیں پلائے گا جس میں حرام شامل ہو گا اور پھر وہ تم پر قابو پا کر تمہارا خاتمہ کر دے گا لیکن باکوری کے خاتمے نے اس شیطانی قوت کو خوف زدہ کر دیا اور اس نے اپنی حکمت عملی میں فوراً تبدیلی کر دی اور اس نے جوانا کے ذہن پر قبضہ کر لیا۔ یہ قبضہ اس نے اس لئے حاصل کر لیا تھا کہ جوانا نے اپنے دل میں یہ بات سوچی تھی کہ تم نے کاغذ پر جو کچھ لکھا تھا وہ کوئی جادو ہو گا۔ اس طرح جوانا نے اس لمحے مقدس حروف مقطعات کو جادو کہا تھا اس لئے اس کمزور لمحے کی وجہ سے اس شیطانی قوت کو جوانا کے ذہن پر قبضہ کرنے کا موقع مل گیا اور جب اس شیطانی قوت نے جوانا کو تمہیں قتل کرنے کا حکم دیا تو جوانا کا ہاتھ خنجر نکالنے کے لئے اندرونی جیب میں گیا۔ اسی جیب میں وہ کاغذ بھی موجود تھا جس پر



مقدس حروف مقطعات لکھے ہوئے تھے۔ جوانا کا ہاتھ جیسے ہی اس کاغذ سے ٹکرایا۔ اس شیطانی قوت کو اسی لمحے جوانا سے ہٹنا پڑا۔ اس لئے اسے مجبوراً صرف رعمیس پر ہی اکتفا کر کے فرار ہونا پڑا۔ ورنہ جوانا ہر صورت میں تمہیں قتل کر دیتا"...... پروفیسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ماسٹر۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ میرے دل میں واقعی یہ خیال آیا تھا کہ تم نے جس کاغذ کی مدد سے باکوری اور اس کے شیطانی عمل کا خاتمہ کیا ہے وہ اس باکوری سے بھی بڑا جادو ہو گا۔ خدا مجھے معاف کرے ماسٹر۔ میں شرمندہ ہوں۔ تم جو سزا چاہے مجھے دے"

جوانا نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جوانا۔ تم نے جس ندامت اور شرمندگی کا اظہار کیا ہے یہی کافی ہے۔ باقی شیطان تو بہرحال انسان کے دل میں ہر لمحہ وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شدید ندامت کے تاثرات موجود تھے۔

"باس۔ اب کیا کرنا ہے۔ رعمیس تو پروفیسر کے پاس پہنچ گیا ہے۔ اس طرح ہماری اب تک کی ساری جدوجہد مکمل طور پر ناکام ہو کر رہ گئی ہے۔ اب وہ اس رعمیس کی مدد سے وہ سب کچھ کر گزرے گا جو وہ چاہتا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"حوصلہ مت ہارو۔ یہ ٹھیک ہے کہ رعمیس ہماری بے پناہ

20-Jan-10 6:56 pm

ایسی بھیانک غلطی کی کہ وہ عمران کے ہاتھوں اپنا وجود بھی ختم کر بیٹھی اور وہ ٹمیس بھی عمران کے ہاتھ لگ گیا لیکن ترازما نے عمران کے ساتھی جوانا پر قبضہ کر کے یہ ٹمیس اس کی مدد سے عمران سے حاصل کر لیا البتہ وہ اس عمران کو ہلاک نہیں کر سکا۔ لیکن اب مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ اس ٹمیس کے حاصل ہو جانے کے بعد اب ایک عمران تو کیا پوری دنیا کے مسلمانوں سے ایسا انتقام لوں گا کہ صفحہ ہستی سے ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دوں گا۔"

پروفیسر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ تفصیل بتائیں گے پروفیسر کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ باکوری تو انتہائی طاقتور تھی۔ وہ کس طرح ختم ہو گئی"...... جیوتی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ میں نے ترازما کے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ وہ عمران کا خاتمہ کر دے۔ اس نے اس کے لئے ایک منصوبہ بھی بنایا تھا۔ ادھر عمران میرا پتہ معلوم کرنے کے لئے باکوری کے پاس پہنچ گیا۔ سالسوری کی مقدس خوشبو کی وجہ سے باکوری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے محل میں بلایا اور پھر اس کے ساتھی جوزف کو دیکھ کر باکوری نے اپنے طور پر عمران کے خاتمے کا ایک منصوبہ بنا لیا۔ اس کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ اس جوزف سے شادی کرنے کے بہانے اسے سرخ مشروب پلا دے گی۔ اس طرح جوزف کی روح اور جسم اس کا تابع ہو جائے گا اور وہ اس جوزف کی مدد سے عمران کو ہلاک کرا دے



لیکن جوزف باکوری سے زیادہ چالاک اور عقلمند ثابت ہوا۔ اصل اس پر افریقہ کے عظیم وچ ڈاکٹروں کا سایہ رہا ہے چنانچہ اس نے اپنے طور پر منصوبہ بندی کی اور وہ اپنی منصوبہ بندی میں کامیاب رہا۔ اس نے باکوری کو مجبور کر کے اس سے میرا پتہ بھی حاصل کر لیا اور باکوری کو اس بات پر بھی مجبور کر دیا کہ وہ ٹمیس عمران کے حوالے کر دے۔ اس طرح عمران کے ساتھی جوزف نے انتہائی ذہانت سے سب کچھ حاصل کر لیا جبکہ باکوری اپنے مقصد میں ناکام رہی۔ کیونکہ سالسوری کی مقدس خوشبو کی وجہ سے اسے اس بات کا علم ہی نہ ہو سکا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس روشنی کی عظیم ترین طاقت کا مقدس کلام موجود ہے اور اس کی موجودگی میں کوئی شیطانی حربہ ان پر کارگر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ یہ کلام جوزف کے پاس بھی موجود تھا اور دوسری بات یہ کہ جوزف بے پناہ شراب پینے کا عادی رہا تھا اس لئے اس پر سرخ مشروب کا وہ اثر نہ ہو سکا جس کا خیال باکوری کو تھا۔ پھر باکوری سے ایک اور حماقت ہو گئی کہ اس نے عمران کے سامنے اپنی اطلاع دینے والی قوت رودن زوری سے سب کچھ پوچھنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے طور پر قدیم اور متروک افریقی زبان استعمال کی تھی لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ عمران اس زبان کو سمجھتا ہے۔ اس طرح عمران کو اس کی کمزوری کا علم ہو گیا اور اس نے روشن کلام کو باکوری کے سامنے کر دیا۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ روشنی کے اس عظیم کلام کے مقابل نہ باکوری ٹھہر سکی اور نہ اس کا محل۔ سب کچھ

20-Jan-10 6:56 pm

ختم ہو گیا۔ ترازما باہر موجود تھا اور سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا اور یقیناً وہ انتہائی خوفزدہ ہو گیا تھا اور واپس آنا چاہتا تھا کہ عمران کے ساتھی جوانا نے ترازما کی خوش قسمتی سے ایک ایسی بات سوچی جس سے اس روشن کلام کی نفی ہوتی تھی۔ اس طرح ترازما کو یہ موقع مل گیا کہ وہ جوانا کے ذہن پر قبضہ کر کے چنانچہ اس نے موقع سے فوری طور پر فائدہ اٹھایا۔ اسی لمحے عمران نے رغمیس اپنی جیب سے نکالا اور ترازما اسے لے اڑا۔ ترازما نے دوسرا وار کرنا چاہا کہ جوانا کے ذریعے عمران کا خاتمہ کرا دے لیکن جوانا نے اس کے حکم کے مطابق خنجر نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ہماری بدقسمتی کہ اس کا ہاتھ اس روشن کلام والے کاغذ سے ٹکرا گیا۔ اس طرح ترازما کو مجبوراً اسے چھوڑ کر فرار ہونا پڑا۔ ورنہ وہ بھی باکوری کی طرح جل کر راکھ ہو جاتا"...... پروفیسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شیطان نے ترازما کی قسمت کو خوش قسمتی میں تبدیل کر دیا تھا پروفیسر۔ لیکن اب یہ عمران لازماً اس رغمیس کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے گا کیونکہ باکوری نے اسے یہاں کا پتہ بتا دیا ہے"۔ جبوتی نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے اور اسی لئے اب میں نے اس کے لئے وہیں مصر میں ہی انتہائی مضبوط جال بچھا دیا ہے۔ وہ اس جال میں پھنس کر اس قابل ہی نہ رہے گا کہ یہاں پہنچ سکے"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"کیسے پروفیسر"...... جبوتی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے ہزاروں لاکھوں طریقے ہمیں سکھائے ہیں لیکن سب سے پُر اثر اور سادہ سا طریقہ انتہائی ہے۔ مصر میں ایک ایسا شخص موجود ہے جو بظاہر انتہائی نیک اور محترم آدمی ہو گا لیکن دراصل وہ میرا نمائندہ ہے اور عمران تک یہ بات پہنچا دی گئی ہے کہ یہ آدمی میرے خاتمے کے لئے اس کی مدد کر سکتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ عمران لامحالہ اسے نیک آدمی سمجھ کر اس کے پاس جائے گا۔ چونکہ وہ آدمی مسلمان ہے اس لئے روشن کلام عمران کے پاس موجودگی اسے براہ راست کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی اور وہ عمران کو بطور مہمان ایسا مشروب پلا دے گا جس میں حرام شامل ہو گا۔ اس کے پیتے ہی عمران کے اندر موجود روشنی بجھ جائے گی اور پھر ترازما وہاں موجود ہو گا وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر عمران کا خاتمہ کر دے گا"...... پروفیسر نے جواب دیا۔

"یہ تو واقعی انتہائی آسان اور سادہ طریقہ ہے۔ آپ نے شروع میں پہلے یہ کیوں نہ استعمال کیا تھا"...... جبوتی نے حیران ہو کر کہا۔

"پہلے مجھے یہی اطلاع دی گئی تھی کہ عمران بلیک ورلڈ کے ساتھ ساتھ وائٹ ورلڈ کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا ہے۔ اس لئے ایسے آدمی کو وہ فوراً پہچان لے گا جو اندر سے تو بلیک ورلڈ کے لوگ ہوتے ہیں لیکن اپنا ظاہر انہوں نے وائٹ ورلڈ جیسا بنا رکھا ہوتا ہے لیکن اب ترازما کی رپورٹ کے بعد مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ عمران کا علم

دونوں طرف سے ہو سو اور نامکمل ہے۔ اگر باکوری اس کے سامنے اپنی قوت دوسری دوری سے بات چیت نہ کرتی تو عمران کو یہ علم ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ روشن کلام کی بنا پر وہ باکوری اور اس کے سارے گروپ کا اس طرح آسانی سے خاتمہ کر سکتا ہے۔ اس رپورٹ کے بعد میں نے یہ پلان بنایا ہے"...... پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک نقلی پروفیسر سامنے لایا جائے اور عمران اس کو ختم کر کے مطمئن ہو جائے"...... جبوتی نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے۔ لیکن یہ آخری حربہ ہے۔ فی الحال میں ایسا نہیں سوچ رہا"...... پروفیسر نے جواب دیا۔

"وہ شخص کون ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ اس کی تفصیل تو بتائیں"۔ جبوتی نے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھنا چاہتی ہو"...... پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

"پروفیسر۔ یہ ٹھیک ہے کہ ترازما ہماری جگہ کامیاب ہو گیا ہے لیکن میں ہتھیاری ہوں۔ ترازما سے زیادہ آپ کے قریب ہوں اگر آپ اس جال میں ترازما کی بجائے ہمیں کام کرنے کا موقع دیں تو ہماری دیرینہ حسرت پوری ہو جائے گی"...... جبوتی نے کہا۔

"تم وہاں کس حیثیت سے جانا چاہتی ہو"...... پروفیسر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جس حیثیت سے آپ حکم دیں۔ مجھے منظور ہے"...... جبوتی



ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی اس کے خلاف بہت کام کیا ہے اس انجام تک پہنچانے والے حربے میں شریک ہونا واقعی تمہارا ... مسئلہ یہ ہے کہ وہ فوری اور تیز حملہ کرتا ہے اور اپنے لئے نہیں خاتمہ کر دیتا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ عمران کے ساتھیوں کا انجام انتہائی عبرت ناک ہو۔ وہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مریں۔ اس طرح مریں کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک ... اور یہ کام تم کر سکتی ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں ترازما کو واپس بلاتا ہوں۔ تم مصر چلی جاؤ اور اس آدمی کے پاس رہو۔ میں اسے متعلق ہدایات دے دوں گا۔ اس کا کام صرف اتنا ہو گا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مخصوص مشروب پلا کر ان کے اندر کی قوت کا خاتمہ کر دے۔ اس کے بعد تمہارا کام شروع ہو گا۔ لیکن اس سے پہلے نہ تم نے سامنے آنا ہے اور نہ اس آدمی کے کام میں کسی قسم کی کوئی مداخلت کرنی ہے"...... پروفیسر نے کہا۔

"آپ کے احکامات کی حرف بحرف تعمیل ہو گی پروفیسر"۔ جبوتی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے ایک قدیم محلے میں ایک شخص رہتا ہے جو باباقاقم کے نام سے مشہور ہے۔ اسے میں نے اس اہم کام کے لئے منتخب کیا ہے"...... پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سے میں جانتی ہوں پروفیسر۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک اور
لوگ ہیں۔ آپ نے واقعی بہترین انتخاب کیا ہے ...... جبوتی نے
حیرت میں ڈوبتے ہوئے کہا۔

تو پھر تم اس کے پاس جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی آج رات
ہی لوٹنے والے ہیں ...... پروفیسر نے کہا اور جبوتی ایک بار پھر
رکوع کے بل پروفیسر کے سامنے جھکی اور واپس مڑ گئی۔ دروازے اس
نے چوکیداری کی اور پروفیسر کے سامنے جھک کر وہ بھی جبوتی کے پیچھے کمرے
سے باہر چلی گئی۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت باکوری کے اس جزیرے سے واپس
مصر کے دارالحکومت پہنچ گیا پروفیسر نے عمران کے ساتھ یونائیٹڈ
کارمن جانے پر بہت اصرار کیا لیکن عمران نے معذرت کر لی کیونکہ وہ
جانتا تھا کہ وہاں نجانے کس قسم کے حالات پیش آئیں اور وہ پروفیسر
شاوانی کی وجہ سے کھل کر کام نہیں کر سکے گا۔ اس لئے اس نے پروفیسر
شاوانی کے اصرار کے باوجود آخر کار اسے منا ہی لیا کہ وہ ان کے ساتھ نہ
جائے البتہ عمران نے یہ وعدہ ضرور کیا تھا کہ واپسی میں پاکیشیا جاتے
ہوئے وہ ایک بار پھر مصر ضرور آئے گا اور پروفیسر کو تمام حالات سے
آگاہ کر دے گا چنانچہ پروفیسر سے اجازت لے کر عمران اپنے ساتھیوں
سمیت ہوٹل القاہرہ میں منتقل ہو گیا تاکہ یونائیٹڈ کارمن جانے کے
انتظامات مکمل کر سکے۔ جوزف اور جوانا کو ہوٹل میں چھوڑ کر عمران
ٹائیگر کے ساتھ ہوٹل سے باہر آ گیا۔ دراصل وہ فوری طور پر یونائیٹڈ

20-Jan-10 6:57 pm

کار س پہنچ جانا چاہتا تھا تاکہ جلد از جلد اس پروفیسر سے آخری جنگ کر سکے اور پروفیسر کو اتنا موقع ہی نہ مل سکے کہ وہ اس رعمیس سے کوئی فائدہ اٹھا سکے۔ چنانچہ ہوٹل سے باہر آکر عمران نے ٹیکسی روکی اور اسے جہاز چارٹرڈ کرنے والی کمپنی کے دفتر چلنے کا کہہ کر وہ ٹیکسی میں سوار ہو گیا۔ ٹائیگر عقبی سیٹ پر تھا جبکہ عمران ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"ہاں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ہم پروفیسر شاداقی کو ساتھ لے جاتے وہاں شیطانی عربوں کے خلاف بہرحال ہمیں کسی نہ کسی کی امداد تو چاہئے"...... ٹائیگر نے چند لمحوں بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام موجود ہے۔ اس سے زیادہ امداد اور کون دے سکتا ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے جناب۔ کیا آپ پروفیسر شاداقی کے واقف کار ہیں"...... اچانک ادھیڑ عمر مقامی ڈرائیور نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیا تم پروفیسر شاداقی سے واقف ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ان سے کون واقف نہیں ہے جناب۔ ان کے پاس جو علم ہے اس سے خلق خدا کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ یہاں مصر میں بابا قاقم کے بعد پروفیسر شاداقی ہی لوگوں کی بے پناہ خدمت کرتے ہیں"۔ ڈرائیور



نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بابا قاقم۔ وہ کون ہیں"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پروفیسر صاحب نے آپ کو نہیں بتایا۔ وہ اس وقت مصر کے سب سے نیک آدمی ہیں۔ یقیناً روحانیت میں ان کا مرتبہ بے حد بلند ہو گا۔ ہزاروں لوگ ان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ انتہائی نیک آدمی ہیں۔ ان کی زبان سے جو نکلتا ہے اللہ تعالیٰ فوراً اسے پورا کر دیتا ہے"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ کام کرنے کا معاوضہ بھی لیتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ تو الٹا غریبوں کو بڑی بڑی رقمیں امداد کے طور پر دیتے ہیں۔ آج تک کوئی آدمی بھی ان کے در سے خالی واپس نہیں آیا۔ ان کا لنگر تو بے حد وسیع ہے"...... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"کہاں رہتے ہیں وہ۔ کیا تم جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ انہیں کون نہیں جانتا۔ یقین کریں کہ یہ ٹیکسی بھی ان کی وجہ سے ہی میں نے خریدی ہے۔ میں پہلے ایک فیکٹری میں ڈرائیور تھا۔ فیکٹری بند ہو گئی اور میں بے روزگار ہو گیا۔ غریب آدمی ہوں اور یہاں ٹیکسی مالکان ڈرائیوروں سے بھاری ضمانت کے بغیر انہیں ٹیکسی دیتے نہیں۔ ایک روز میں باباجی کے پاس یہ سوچ کر چلا گیا کہ اگر باباجی نے کوئی امداد نہ کی تو میں ان کے سامنے خودکشی کر لوں گا کیونکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھوک مجھ سے برداشت نہ ہوتی تھی۔ جب میں وہاں گیا تو سینکڑوں لوگ وہاں موجود تھے۔ اتنے لوگوں کو

20-Jan-10 6:58 pm

دیکھ کر ہی رہ جاتی ہو گی کہ جانے کے بعد یہ بی جی تک پہنچنے کا ہی سوچ
سے ملاقات ہو سکے۔ میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک
نوجوان آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ٹیکسی تیار ہے۔ ٹیکسی والا اس سے
ٹیکسی جیسی ہوئی کہ بابا جی نے حکم دیا ہے کہ یہ
ٹیکسی والا بس۔ میں بیٹھ گیا اور اس شخص نے ٹیکسی
چلا دی۔ اب جب بھی میں یہاں سے گزرتا ہوں تو تھوڑی دیر
پھر وہ اس بستی میں آ گیا۔ اب ہم معمول کے مطابق یہاں بابا
جی کے پاس جاتے ہیں اور سلام کر کے واپس جاتے ہیں۔ سب ان کی دعا
اور برکت ہے۔ یہ سب لوگ جو یہاں ہیں ان کو بابا جی کہتے ہیں۔ ہر جگہ
کہاں کہاں سے لوگ ان کے در پر آتے ہیں اور اپنی مرادیں پا کر
جاتے ہیں۔" ....... ڈرائیور نے بڑی عقیدت سے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ ہمیں بھی ان کے پاس لے چلو۔ ہم یہاں سے
جانے سے پہلے ان سے ملنا چاہتے ہیں۔" ....... عمران نے کہا۔

"ضرور جناب۔ آپ کو یقیناً ان سے مل کر خوشی ہو گی۔" ڈرائیور
نے جواب دیا اور پھر اگلے چوک سے اس نے گاڑی موڑ دی۔ تھوڑی دیر
بعد ٹیکسی شہر کے ایک قدیم محلے میں داخل ہو کر ایک بڑے سے
مکان کے سامنے جا کر رک گئی۔ مکان کافی پرانا تھا لیکن وسیع تھا۔
مکان کا صحن مختلف طبقے کے افراد سے بھرا ہوا تھا۔ صحن کے بعد برآمدہ
تھا جس میں چار افراد کھڑے ہوئے تھے اور لوگوں کو باری باری اندر
بھیج رہے تھے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ ٹائیگر



کے ساتھ اندر داخل ہو گیا۔ انہیں دیکھتے ہی برآمدے میں موجود ایک
نوجوان تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔

"آپ کو کوئی کام ہے جناب" ....... اس نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ ہم دونوں کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ہم بابا جی سے ملنے
آئے ہیں۔" ....... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا۔ آئیے تشریف لائیے۔ آپ مہمان ہیں اور بابا جی کا حکم ہے کہ
مہمانوں کی ہر ممکن طریقے سے خدمت کی جائے۔" ....... اس نوجوان نے کہا
اور عمران اور ٹائیگر کو ساتھ لے کر برآمدے میں واقع ایک بڑے سے
کمرے میں لے آیا۔ جہاں پہلے ہی ان کے قریب قریب بیس افراد موجود تھے
جن میں زیادہ تعداد غیر ملکیوں کی تھی۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب" ....... اس نوجوان نے انہیں
کرسیوں پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ آپ بابا جی سے ہمارے متعلق کہہ دیں۔
ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔" ....... عمران نے کہا اور ابھی اس
کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ ایک اور آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں۔" ....... اس آدمی نے
سب غیر ملکیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔" ....... عمران نے چونک کر جواب دیا۔

"اوہ۔ بابا جی نے آپ کو یاد کیا ہے۔ آئیے تشریف لائیے۔" ....... اس
آدمی نے کہا اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ظاہر ہے ٹائیگر بھی اس کے

ساتھ ہی کھڑا ہو گیا تھا اور پھر وہ اس آدمی کے ساتھ چلتے ہوئے اس کمرے کے ایک اندرونی دروازے سے گزر کر ایک راہداری میں داخل ہوئے اور پھر اس راہداری کے اختتام پر وہ آدمی ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس آدمی نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"لے آئے ہو معزز مہمان کو۔ اندر لے آؤ"...... اندر سے ایک نرم سی آواز سنائی دی اور اس آدمی نے دروازہ کھولا اور عمران اور ٹائیگر کو اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران اس آدمی کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے قالین پر ایک بوڑھے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا اس کے جسم پر سفید مقامی لباس تھا۔ سر پر ٹوپی تھی۔ اس کے چہرے پر لمبی سفید داڑھی تھی اور ہاتھ میں بڑی سی تسبیح۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ بوڑھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"خوش آمدید۔ خوش آمدید۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری ایک عظیم شخصیت سے ملاقات ہو رہی ہے۔ ہم اس کے لئے خدا تعالیٰ کا جس قدر شکر کریں کم ہے"...... اس بوڑھے نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ کی مہربانی ہے بزرگ بابا کہ آپ نے ہمیں ملاقات کا موقع دیا ہے۔ آپ کے متعلق ایک ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا تھا"...... عمران نے پرجوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے آپ تو مصر سے باہر جا رہے تھے۔ پروفیسر شاوانی



نے بھی ہمارے متعلق آپ کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ ہم نے سوچا کہ آپ جیسی شخصیت سے اگر ملاقات نہ ہوئی تو پھر ہماری کم نصیبی ہوگی کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ شیطان اور اس کی ذریات کے خلاف عظیم جہاد میں مصروف ہیں۔ آپ جیسی شخصیت کی تو زیارت ہی ہمارے لئے خوش نصیبی سے کم نہیں ہے"...... بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر دونوں کے ساتھ ہی وہ قالین پر بیٹھ گئے۔ عمران دل ہی دل میں بابا کی روشن ضمیری پر حیران ہو رہا تھا۔

"اگر آپ کو سب کچھ معلوم ہے تو پھر مزید تفصیل بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ آپ ہمارے حق میں دعا کریں کہ ہم اس شیطانی نظام کا تار و پود بکھیر کر مسلمانوں کے خلاف اس بھیانک سازش کا خاتمہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو نجانے میں کب سے کر رہا ہوں۔ اس وقت بھی میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھا اور رو رو کر اس سے آپ کی سرخروئی کے لئے دعائیں مانگ رہا تھا جب آپ الابر صحرا میں اس جادوئی زیور کو حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے اور اس وقت بھی میرے لبوں پر آپ کی فتح کی دعا تھی جب آپ اپنے ساتھیوں سمیت اس شیطانی ذریت باکوری سے لڑ رہے تھے۔ باقی میں تو اللہ تعالیٰ کا انتہائی عاجز اور ناچیز بندہ ہوں۔ وہ قادر مطلق ہے جو چاہتا ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔ میرا کام تو اس سے صرف مدد مانگنا ہے۔ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے کہ اسے شرف قبولیت بخشے یا نہ بخشے۔ لیکن اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے آپ کو

اس جدوجہد میں فتح سے ہمکنار کیا ہے"...... بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اسے فتح کہہ رہے ہیں۔ یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے جناب۔ ورنہ میرے خیال میں تو ہم مکمل طور پر اپنے مقصد میں ناکام رہے ہیں۔ وہ جادوئی زیور جسے اس شیطان صفت پروفیسر البرٹ تک پہنچنے سے روکنے کے لئے ہم نے اس قدر جدوجہد کی وہ پھر بھی اس تک پہنچ ہی گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ناشکری نہ کرو عمران بیٹے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قدم قدم پر مدد کی ہے ورنہ تم اس باگوری اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کیسے کر سکتے تھے۔ یہ شیطانی نظام کا انتہائی طاقتور گروپ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فتح دی۔ جہاں تک اس جادوئی زیور کا تعلق ہے وہ پروفیسر اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ تم نے اسے جس جیب میں رکھا تھا اس جیب میں مقدس حروف مقطعات بھی موجود تھے اور اس عظیم کلام کی وجہ سے اس کا جادو طویل عرصے کے لئے بے اثر ہو چکا ہے۔ اب پروفیسر کو بے پناہ محنت کرنا پڑے گی پھر وہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے"...... بابا نے کہا اور عمران چونک پڑا۔ وہ دل ہی دل میں بے حد حیران ہو رہا تھا کہ یہ بزرگ تو واقعی بلند ترین روحانی مرتبے کے حامل ہیں کہ انہیں وہ سب کچھ اسی طرح معلوم ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں پر گزرتی رہی ہے جیسے وہ خود ان کے ساتھ شامل رہے ہوں۔ لیکن پروفیسر شادانی نے ان کا ذکر ایک بار بھی نہیں کیا اور پھر اس سے



[illegible] کوئی بات ہوتی۔ وہی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک [illegible] میں تین گلاس رکھے ہوئے تھے جن میں قدرے سیاہی مائل مشروب تھا۔

"یہ ہماری طرف سے تحفہ ہے۔ اس میں وہ سب کچھ موجود ہے جو اس پروفیسر کے مقابل تمہارے کام آئے گا"...... بزرگ بابا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس آدمی نے مشروب کا ایک ایک گلاس عمران اور ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا اور ایک گلاس باباجی کے سامنے رکھ دیا۔

"کیا مشروب ہے۔ مجھے تو اس میں سے بڑی ناگوار سی بو آ رہی ہے"...... عمران نے مشروب کا گلاس منہ کے قریب لے جاتے ہوئے کہا تو باباجی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"یہ شربت ایک پہاڑی پھل سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں واقعی بو آتی ہے لیکن اس پھل میں قدرت نے یہ تاثیر رکھ دی ہے کہ اس سے انسانی جسم شیطانی حربوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ بو جسے تم ناگوار کہہ رہے ہو یہی بو ان شیطانوں کو تم سے فاصلے پر رکھے گی۔ یہ میں نے تو خاص طور پر تمہیں دینے کے لئے منگوایا ہے اگر تمہاری طبیعت نہیں چاہ رہی تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا"...... بابا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھایا اور اسے گھونٹ گھونٹ پینا شروع کر دیا۔

"آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور گلاس کو منہ

20-Jan-10 6:58 pm

ے لگا کر اس نے مشروب کا گھونٹ لیا۔ مشروب واقعی بے حد لذیذ تھا
مگر اس میں سے نکلنے والی وہ ناگوار سی بو نہ ہوتی تو واقعی یہ مشروب
ایک تحفہ تھا۔ ٹائیگر نے بھی مشروب پینا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد
ان دونوں نے گلاس ختم کئے تو وہ ملازم جو مشروب لے کر آیا تھا اس
نے خالی گلاس ان سے لئے اور ٹرے میں رکھ کر واپس چلا گیا۔ عمران
کو یہ مشروب پی کر عجیب سی بے چینی اور اضطراب سا محسوس ہونے لگا
تھا۔

"آؤ عمران بیٹے۔ تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں اس لئے خاص
کمرے میں چلتے ہیں"...... بابا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے
ہی عمران اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بابا انہیں لے کر
ایک اندرونی دروازے سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک
بڑے ہال نما کمرے میں آ گئے۔ یہ کمرہ بالکل سادہ سا تھا اس میں صرف
چند کرسیاں موجود تھیں اور کچھ بھی نہ تھا۔

"بیٹھو۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ پروفیسر البرٹ سے تم نے
کس طرح مقابلہ کرنا ہے"...... بابا نے مسکراتے ہوئے کہا اور
کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"آپ بھی بیٹھیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
اسے پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ بابا کے لہجے میں کوئی نامعلوم سی
تبدیلی آ گئی ہے۔

"ہاں میں بھی بیٹھتا ہوں۔ تم بیٹھو۔ میں الماری سے ایک تعویذ



نکال لوں۔ یہ بڑا اہم ہے"...... بابا نے کہا اور ایک طرف دیوار میں
نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھا ہی تھا
کہ یکلخت اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کرسی سمیت کسی انتہائی
گہرے کنوئیں میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی
کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن پر اندھیرے کی انتہائی دبیز
چادر پھیلتی چلی گئی پھر یہ چادر سرکنے لگی اور اس کے ذہن میں روشنی
پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن
دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اس نے دیکھا کہ
وہ انتہائی موٹی موٹی زنجیروں سے جکڑا ہوا ایک دیوار کے ساتھ بیٹھا
ہوا ہے۔ اس نے تیزی سے گردن گھمائی تو ساتھ ہی ٹائیگر بھی اس کی
طرح زنجیروں میں جکڑا بندھا ہوا تھا لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں اور
گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی
دیواروں پر جگہ جگہ شیطانی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ عجیب مکروہ سی نظر
آنے والی تصویریں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا ہو گیا۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں"...... عمران نے
انتہائی حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جیسے دیوار پر بنی ہوئی
ایک مکروہ سی تصویر یکلخت زندہ ہو گئی۔ وہ کوئی عجیب الخلقت سا کیڑا
تھا۔ مکڑی اور چھپکلی دونوں سے مل کر بنا ہوا۔

"تم بختاری کی قید میں ہو اور اب بختاری تمہیں عبرت ناک موت
مارے گی"...... اس عجیب الخلقت کیڑے سے ایک چیختی ہوئی آواز

20-Jan-10 6:59 pm

سنائی دی۔

"بختاری۔ مطلب ہے جبوتی۔ مگر یہ سب کیسے ہو گیا۔ وہ بابا قاسم
وہ کہاں گیا ہے۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا

"بختاری آگئی۔ بختاری آگئی"...... اس کیڑے نے بلکتے
ہوئے کہا اور پھر سے کمرہ عجیب و غریب خوفناک آوازوں سے گونج اٹھا
انتہائی تیز اور مکروہ آوازوں سے۔ دیواروں پر بنی ہوئی تمام مکروہ
تصویریں زندہ ہو کر دیواروں پر ہی ادھر ادھر دوڑنے لگیں۔ عمران نے
فوراً آیت الکرسی پڑھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر
کے پاگل سا ہو گیا کہ اسے کچھ بھی یاد نہ آ رہا تھا۔ اس نے دوسری آیات
پڑھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
اس کے ذہن سے تمام مقدس کلام غائب ہو گیا ہو۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... عمران نے کہا
اور اسی لمحے اس نے ٹائیگر کی چیخ سنی۔ اس نے دیکھا کہ ٹائیگر ہوش
میں آ چکا تھا اور وہ انتہائی دہشت زدہ سا لگ رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ باس یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہ مکروہ
مخلوق کیسی ہے"...... ٹائیگر نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم بختاری یعنی جبوتی کی قید میں ہیں۔ ہم سے یقیناً کوئی ایسی
غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہم ان شیطانوں کے قبضے میں آ گئے
ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید
کوئی بات ہوتی۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے عمران



... کر وہ تک جا کر ایک انتہائی مکروہ شکل اور جسم کی حامل
... بابا قاسم کے ساتھ کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ بابا قاسم
... شیطنیت جیسے مجسم نظر آ رہی تھی۔

"... خیر کے نمائندے بنے پھرتے تھے۔ دیکھا کس
... تمہیں"...... بابا قاسم نے شیطانی انداز میں قہقہہ
... عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بابا قاسم۔ تم نے واقعی وہ کام کر دکھایا ہے جو اب تک کسی سے
... ہو سکا۔ اگر تم اسے حرام ملا ہوا مشروب نہ پلاتے تو ہم کسی
... بھی اس پر قابو نہ پا سکتے۔ میں تو اس وقت پریشان ہو گئی
... اس نے ہو پر اعتراض کیا تھا"...... اس عورت نے جو جبوتی
... اس وقت اپنی اصل شکل میں تھی۔ اس بوڑھے سے مخاطب ہو
... کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ کہیں یہ
... ہوئے وہ نام نہ لے دے جو روشنی کا منبع ہے۔ اگر یہ ایسا
... تو پھر بھی ہم ناکام رہتے۔ لیکن یہ میرے ظاہر پر اس طرح یقین
... کہ اسے کچھ بھی یاد نہ رہا تھا"...... اس بوڑھے نے جواب دیتے
... کہا۔

"تو تم دراصل شیطان کے نمائندے ہو۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ
... قاسم کیوں ہے کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے قاسم نیولے کو یا
... کی کھال کو کہتے ہیں لیکن پھر میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے تمہیں

یوں پالنے کا شوق ہو۔ اس لئے تمہیں قاقم کہا جاتا ہو گا۔ می
بتا دوں کہ تم جیسے آدمیوں کا انجام انتہائی عبرت ناک ہو
عمران نے کہا۔

"میرے انجام کو چھوڑو عمران۔ اپنے انجام کی فکر کرو۔ سو
نے اسے کس انداز میں مارنے کا سوچا ہے" ...... اس بوڑھے نے
سے بات کرتے کرتے جبوتی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ اب مکمل طور پر میرے قبضے میں ہے۔ میں نے فیصلہ
کہ اس کے خوبصورت جسم کو روگی بنا کر اس کے جسم پر غلاظت
اسے پاکیشیا بھجوا دوں۔ یہ وہاں سڑکوں اور گلیوں میں اس طرح
رہے۔ ذلیل و خوار ہوتا رہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ جو
کی مخالفت کرتے ہیں ان کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے" ...... جبو
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ واقعی انتہائی عبرت انگیز نظارہ ہو گا۔ لیکن ایک بات کا
رکھنا۔ جو حرام اس کے اندر گیا ہے اس کا اثر صرف چالیس رو
رہے گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ پھر ٹھیک ہو جائے۔ اس لئے مسلسل
کے منہ میں حرام ڈالتی رہنا" ...... اس بوڑھے قاقم نے کہا۔

"اب تو اس کی باقی ساری عمر غلاظتیں کھاتے ہی گزرے گی۔
قاقم تم فکر نہ کرو۔ اب یہ ہم سے بھاگ کر کہاں جائے گا"۔ جبو
بڑے مکروہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر دیر کیوں کر رہی ہو۔ شروع کرو اپنا کام" ......



بوڑھے نے کہا۔

"میں نے پروفیسر کو اس کے قابو میں آنے کی اطلاع دے دی ہے اور انہیں یہاں بلایا ہے تاکہ وہ خود آکر اپنی آنکھوں سے اس کی حالت دیکھ لیں۔ اس کے بعد اس پر کام شروع کروں گی" ...... جبوتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پروفیسر صاحب یہاں خود آ رہے ہیں" ...... بوڑھے نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ کل یہاں پہنچ جائیں گے۔ کل تک یہ دونوں اسی حالت میں رہیں گے" ...... جبوتی نے جواب دیا اور پھر واپس مڑ گئی بوڑھا بھی بڑی طنزیہ نظروں سے عمران کو دیکھتا ہوا مڑا اور جبوتی کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہاں۔ ہم سے واقعی غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ یہ بوڑھا وہی ہے جو اس قدر نیک اور پرہیز گار نظر آ رہا تھا"۔ ٹائیگر نے ان دونوں کے جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ شیطان نے نجانے کہاں کہاں اور کس کس قسم کے جال پھیلا رکھے ہیں انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے۔ مجھ سے ضرور کوئی ایسی بات سرزد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے مجھے یہ سزا ملی ہے اور اب میرے ذہن کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ مجھے خیر کی کوئی بات بھی یاد نہیں آ رہی۔ حتیٰ کہ خیر کے منبع کا نام تک میرے ذہن سے اس طرح اتر گیا ہے جیسے میں کچھ جانتا ہی نہ ہوں۔ تم بتاؤ تمہاری کیا حالت ہے

"کیا تمہیں روشن کلام کا کوئی حصہ یاد ہے"...... عمران نے اچانک
افسردہ سے لہجے میں کہا۔
"نہیں باس۔ میں نے بھی بے حد کوشش کی ہے لیکن یوں لگ
رہا ہے جیسے کسی نے ایسی تمام باتوں پر پردہ ڈال دیا ہو"...... ٹائیگر
نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"تم جتنی چاہے کوشش کر لو۔ تمہیں اب کچھ یاد نہیں آئے گا۔
بھنتاری نے تمہارے ذہنوں کو مقفل کر دیا ہے"...... اچانک دیوار
پر موجود اسی مکڑی اور چھپکلی کی ملی جلی تصویر کی آواز سنائی دی۔ اس کی
آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔
"تم کون ہو۔ کیا کہتے ہیں تمہیں"...... عمران نے اس سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔
"میرا نام کوجھر ہے کوجھر۔ میں بھنتاری کی طاقت ہوں"...... اس
کیڑے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم کیا کام کرتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔ اس نے اب یہی
سوچا تھا کہ اس کیڑے کی مدد سے اگر ہو سکے تو وہ اپنی یادداشت کو
بحال کرے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ شیطانی قوتیں ان ناموں اور الفاظ
کو مستقل طور پر ذہن سے مٹانے کی طاقت نہیں رکھتیں۔ وہ صرف
اس پر ایک پردہ سا ڈال دیتی ہیں لیکن جیسے ہی کوئی ایک لفظ ذہن پر
ابھرا تو پھر اس کی قوت سے یہ پردہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔
"کوجھر کا کام عورتوں کو ورغلانا ہے تاکہ وہ شیطان کی پیروکار بن



بنیں۔ ہم عورتوں کے دلوں میں گناہ کی ہوس کو جگاتی ہیں"۔ اس
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن تم یہ کام کس طرح کرتی ہو۔ تم تو یہاں موجود ہو جبکہ دنیا
میں تو کروڑوں عورتیں ہوں گی"...... عمران نے کہا۔
"میں تو یہاں صرف اس طاقت کی مجسم صورت میں موجود ہوں۔
میری طاقت تو نجانے کہاں کہاں کام کر رہی ہے"...... کوجھر نے
جواب دیا۔
"کیا تم سب عورتوں کو بہکا دیتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں سب کو نہیں۔ صرف ان عورتوں کو جن کے دلوں میں
پہلے ہوس موجود ہوتی ہے۔ ہم صرف اسے بڑھا دیتے ہیں
کوجھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ورنہ"......
"دنیا کی ہوس کسی نہ کسی حد تک تو ہر عورت بلکہ عورت کیا ہر
مرد اور ہر انسان کے اندر فطری طور پر موجود ہوتی ہے"...... عمران
نے کہا۔
"ہاں ہوتی تو سب میں ہے لیکن نیک عورتیں اس ہوس کو اپنی
نیکی کی وجہ سے ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھنے دیتیں۔ پھر وہ ایسے
عمل کرتی ہیں کہ ہم چاہیں بھی ہی تو تب بھی ان کی ہوس کو گناہ کی
طرف نہیں لے جا سکتیں"...... کوجھر نے جواب دیا۔
"کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ تم نے کسی عورت کے اندر ہوس کو
بڑھا دیا ہو لیکن پھر اچانک تمہیں ناکامی ہوئی ہو"...... عمران نے چند

لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"ہزاروں لاکھوں بار ایسا ہوا ہے"...... کوبھر نے جواب دیا۔

"کوئی خاص واقعہ جس نے تمہیں مایوس کر دیا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ وہ اب آہستہ آہستہ اس کوبھر کو اپنے ڈھب پر لا رہا تھا۔

"ایک واقعہ مجھے نہیں بھولتا۔ ہشتاری نے اس پر مجھے سزا بھی دی تھی کہ میں نے اسے کیوں ڈھیل دے دی۔ یہاں اس علاقے میں ایک خاندان ایسا تھا جو نیکی کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھا۔ اس کی عورتیں بھی مردوں کی طرح بے حد نیک تھیں لیکن اس خاندان کی ایک عورت کے ہاں اولاد نہ ہوئی تو اس نے باباقم سے رابطہ کیا۔ باباقم کا تو کام ہی ایسے لوگوں کو شیطان کے راستے پر ڈالنا ہے چنانچہ اس نے اس عورت کے دل میں بدترین گناہ کا بیج بو دیا لیکن بظاہر اسے نیکی کا حصار دے دیا اس طرح وہ عورت شیطان کے راستے پر چل نکلی۔ پھر یہ عورت میری تحویل میں دے دی گئی کہ میں اس عورت کو اس راستے پر اس قدر آگے لے جاؤں کہ اس کی وجہ سے اس خاندان کی دوسری عورتیں بھی شیطان کے راستے پر چل نکلیں۔ میں نے اپنا کام شروع کر دیا اور وہ عورت میری مرضی کے مطابق آگے بڑھتی رہی لیکن پھر اچانک ایک واقعہ ایسا ہوا کہ ہماری ساری کوششیں یکلخت ناکام ہو گئیں۔ اس عورت کی ملاقات ایک ایسی عورت سے ہو گئی جو انتہائی نیک تھی۔ اسے اس عورت کے دل کا حال معلوم ہو گیا۔ اس



نے اسے زبانی سکھانے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ کوشش ناکام رہی لیکن اس عورت نے ایک اور کھیل کھیلا۔ اس نے اسے کہا کہ اگر وہ ایک خاص طریقے سے چند الفاظ اس کے کہنے کے مطابق ادا کرے تو اسے دنیا بھر کی دولت اس طرح مل جائے گی کہ وہ جس چیز کی بھی خواہش کرے گی وہ خواہش پوری ہو جائے گی۔ چنانچہ اس پر ہماری وہ عورت رضامند ہو گئی۔ اس عورت نے اسے وہ الفاظ یاد کرا دیئے اور ان کو ادا کرنے کا طریقہ سکھایا اور پھر اپنے سامنے اس سے وہ الفاظ ادا کرائے اور جیسے جیسے وہ الفاظ ادا کرتی گئی اس کے دل سے وہ سب کچھ نکلتا چلا گیا جو اب تک ہم نے اپنی کوششوں سے اس کے دل میں ڈالا تھا۔ اس طرح ہم مکمل طور پر ناکام ہو گئے اور وہ عورت ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی۔ مجھے آج تک یہ واقعہ یاد ہے کہ ہم واقعی مایوس ہو کر رہ گئے اور مجھے پہلی بار معلوم ہوا کہ چند الفاظ زبان سے ادا کرنے سے ہم کس طرح ناکام ہو جاتے ہیں"...... کوبھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ الفاظ کیا تھے۔ کیا تمہیں معلوم ہیں"...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم تو ہیں لیکن میں انہیں دوہرا نہیں سکتی۔ ورنہ میں فنا ہو جاؤں گی"...... کوبھر کے لہجے میں خوف تھا۔

"چلو تم انہیں ادا نہ کرو۔ کسی طریقے سے میرے ذہن تک پہنچا دو"...... عمران نے کہا۔

"ذہن جھک میں وہ الفاظ پہنچا تو سکتی ہوں لیکن اگر تم نے ان کا ورد شروع کر دیا تو بھٹاری کا سارا منصوبہ ختم ہو جائے گا"...... کوجر نے جواب دیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ انہیں زبان سے ادا نہیں کروں گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم بھٹاری کے تابع ہو۔ اس نے بھٹاری کی قسم کھا کر کہو کہ تمہاری زبان ان الفاظ کو ادا کرنے پر قادر نہ ہو گی"...... کوجر نے کہا اور عمران نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔

"اپنی آنکھیں میری آنکھوں میں ڈال دو"...... کوجر نے کہا اور عمران نے اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں جیسے ہی آنکھیں ڈالیں اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر چند الفاظ کے نقوش ابھرنے لگے ہوں۔ گو ان الفاظ کے نقوش آہستہ آہستہ ابھر رہے تھے لیکن بہرحال وہ ابھر ضرور رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ الفاظ پوری طرح ابھر آئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ یہ استغفار کے الفاظ تھے وہ الفاظ جن کی مدد سے معافی طلب کی جاتی ہے۔ اس نے فوراً انہیں زبان سے ادا کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ محسوس کر کے جھک سے اڑ گیا کہ جیسے ہی وہ یہ الفاظ بولنے کی کوشش کرتا اس کی زبان بے حس ہو جاتی۔ عمران نے فوراً ہی اپنا رخ سائیڈ پر موجود ٹائیگر کی طرف موڑا جو خاموش بیٹھا اسی طرف دیکھ رہا تھا۔

"آئی کوڈ"...... عمران نے کہا اور اس بار اس کی زبان حرکت میں آ



گئی اور ٹائیگر چونک پڑا۔ عمران نے ان الفاظ کو زبان سے ادا کرنے کی بجائے آنکھوں کو مخصوص انداز میں جھپکا جھپکا کر آئی کوڈ کی مدد سے ٹائیگر کو منتقل کرنا شروع کر دیئے۔ ٹائیگر جس حرف کو نہ سمجھ سکتا وہ دوبارہ آئی کوڈ میں پوچھ لیتا اور پھر کافی جدوجہد کے بعد عمران نے اپنے ذہن پر ابھرنے والے الفاظ کو ٹائیگر تک پہنچا دیا

"تم نے کوئی قسم نہیں اٹھائی۔ اس لئے ان کا ورد اونچی آواز میں کرو"...... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے ٹائیگر نے اونچی آواز میں استغفار کا ورد شروع کر دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... یکلخت کوجر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دیوار وار اسی بے چینی اور اضطراب سے دوڑنے لگی جیسے اس کے جسم میں نظر نہ آنے والی آگ لگ گئی ہو۔ استغفار کے مقدس الفاظ جیسے ہی عمران کے کانوں میں پڑے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر کہیں آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو اور دوسرے لمحے اس کی زبان سے خود ہی استغفار کے الفاظ نکلنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ایک لمحے کے لئے ہر طرف سے چیخنے اور رونے کی کربیہ آوازیں سنائی دیں۔ پھر تعفن بھری انتہائی خوفناک بدبو کا احساس ہوا پھر یہ بدبو اور آوازیں ختم ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی چاروں طرف پھیلا ہوا گہرے سیاہ رنگ کا دھواں چھٹتا چلا گیا۔ دھواں چھٹتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے تیز روشنی چاروں طرف سے آبشار کی

20-Jan-10 7:00 pm

طرح ان پر پڑنے لگی ہو۔ وہ سر سے لگے عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ویران سے پہاڑی علاقے کی ایک وادی میں کھڑا ہوا تھا۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ جلے ہوئے اور خشک پہاڑ تھے جہاں جھاڑی کا ایک تنکا تک موجود نہ تھا۔ وہ زنجیریں جن میں وہ جکڑا ہوا تھا وہ سب غائب تھیں۔

"ہم کہاں پہنچ گئے ہیں باس"...... ٹائیگر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کر دیا ہے ٹائیگر۔ ورنہ اس بار واقعی ہم شیطان کے پنجے میں بری طرح پھنس گئے تھے۔ یقیناً ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔ جو استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی ہے"...... عمران نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ویسے باس۔ زندگی میں پہلی بار ان مقدس الفاظ نے میرے دل اور جسم کو سکون سے بھر دیا ہے۔ ان الفاظ کو دوہراتے ہوئے مجھے ایسا لطف آیا ہے کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے میں ایک پرندہ ہوں اور انتہائی خوبصورت باغ میں کسی گھنے درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھا چہچہا رہا ہوں۔ یقین کریں باس یہ میری زندگی کا انوکھا تجربہ تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

* * *

"اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ وہ جب اپنی رحمت کرتا ہے تو دشمنوں کے ذریعے ہی نواز دیتا ہے۔ اب دیکھو۔ اس مکروہ اور شیطان کیڑے



بری وجہ سے ہمیں استغفار سکھا دیا گیا ورنہ ہمارے ذہن سادہ کی طرح صاف کر دیئے گئے تھے۔ بہرحال تو اب یہاں سے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف کو چل پڑا۔ کافی دیر تک اس ویران پہاڑی علاقے میں گھومنے کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں قدرے سبزہ موجود تھا اور پھر کافی دور ایک درختوں کے درمیان لکڑی کا بنا ہوا ہٹ نظر آگیا اور ہٹ کے باہر رنگ کی ایک نئے ماڈل کی کار موجود تھی اور کار کے ساتھ ہی ایک آرام کرسی پر کوئی بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی پشت عمران اور ٹائیگر کی طرف تھی۔ عمران اس ہٹ کی طرف بڑھنے لگا اور ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا اور تیزی سے ان کی طرف مڑا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی رسالہ تھا اور اب ہی عمران اور ٹائیگر نے دیکھا کہ وہ کوئی نوجوان عورت تھی جس نے جینز کی پتلون اور مردانہ شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے پیروں میں بوٹ تھے۔ اس کے سنہرے بال اس کے کاندھوں تک لٹک رہے تھے۔ قد اور لباس کے لحاظ سے وہ یورپ کے کسی ملک کی لگتی تھی وہ حیرت بھری نظروں سے عمران اور ٹائیگر کو اپنی طرف آتے دیکھ رہی تھی۔ اچانک اس نے رسالہ کرسی پر پھینکا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

"خبردار۔ جہاں ہو وہیں رک جاؤ۔ اگر قدم بڑھایا تو گولی مار دوں

گی"...... اس عورت نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا ہم آپ کو شکل سے ڈاکو نظر آ رہے ہیں محترمہ۔ ہم تو بھولے بھٹکے لوگ ہیں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"بھولے بھٹکے۔ کیا مطلب"...... اس عورت نے پسٹل کو نیچے کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"منزل کی تلاش میں بھٹک رہے ہیں۔ اور جب منزل نظر آئی تو اس نے پسٹل نکال لیا۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ ہمارے دل کی کیا حالت ہوئی ہو گی"...... عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"او کون ہو تم۔ پریشان لگتے ہو۔ لیکن یہ تمہارے لباس کی کیا حالت ہے۔ یہ اس قدر مسلا ہوا اور خراب کیوں ہو رہا ہے اور تم ادھر ان ویران پہاڑیوں میں کیا کرتے پھر رہے تھے"...... اس عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس نے مشین پسٹل واپس پتلون کی جیب میں رکھ لیا تھا۔ شاید اسے یقین آ گیا تھا کہ آنے والے خطرناک افراد نہیں ہیں۔

"یہ طویل داستان ہے محترمہ۔ المناک اور درد بھری داستان۔ اس لئے آپ اسے رہنے دیں۔ یہ فرمائیں کہ اس وقت ہم ہیں کہاں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیں کہاں۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تم کہاں ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم ایسی پراسرار باتیں کیوں کر رہے ہو۔ کیا تمہاری



[illegible] دوست نہیں ہے"...... عورت نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر صرف حیرت ہی تھی۔ خوف کا شائبہ تک نہ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ خاصے مضبوط اعصاب کی مالک ہے۔

"ہم مصر کے دارالحکومت کے ہوٹل القاہرہ میں رہائش پذیر تھے کہ اغوا کر لئے گئے اور ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اب ہوش آیا تو ہم اس ویران پہاڑی علاقے میں گھومتے پھرتے ادھر آ گئے ہیں۔ اب ہمیں نہیں معلوم کہ ہم قاہرہ میں ہیں یا کسی اور جگہ۔ کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے قاہرہ میں ایسی ویران پہاڑیاں نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم اس وقت قاہرہ سے آٹھ سو کلو میٹر دور ایک علاقے لاذی میں ہو۔ یہاں معدنیات کے ذخائر ہیں اور میرا تعلق ان معدنیات صاف کرنے والی ایک فیکٹری سے ہے۔ میں وہاں اسسٹنٹ مینیجر ہوں۔ یہ ہٹ میں نے آؤٹنگ کے لئے بنوایا ہوا ہے۔ آج سرکاری چھٹی ہے اس لئے میں ادھر آ گئی تھی۔ یہاں تنہائی میں وقت گزارنے میں مجھے بے حد لطف آتا ہے۔ میرا نام فیلیا ہے"...... اس بار اس عورت نے نرم لہجے میں اور مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ہم نے آپ کی تنہائی میں خلل اندازی کی ہے۔ بہر حال میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرا ساتھی ہے عبدالعلی۔ آپ ہمیں یہاں سے قریب ترین آبادی کا راستہ بتا دیں۔ ہم ادھر کو چل پڑتے ہیں اور

20-Jan-10 7:01 pm

"آپ اپنی تنہائی سے دوبارہ لطف اندوز ہونا شروع کر دیں"۔ عمران نے کہا تو فیلیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم دلچسپ آدمی ہو۔ میں اتنی بھی تنہائی پسند نہیں ہوں۔ دراصل فیکٹری میں خاصا شور ہوتا ہے اور اس شور میں مسلسل کام کرنے کی وجہ سے یہاں کی خاموشی مجھے اچھی لگتی ہے۔ میں اب واپس ہی جانے والی تھی۔ آؤ میں تمہیں لانچ چھوڑ دیتی ہوں۔ وہاں سے تمہیں کوئی ٹیکسی یا بس مل جائے گی بڑے شہر قینا کے لئے قینا سے اگر تم چاہو تو جہاز کے ذریعے قاہرہ بھی پہنچ سکتے ہو اور چاہو تو ٹرین کے ذریعے بھی جا سکتے ہو"...... فیلیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور لڑکی نے رسالہ اٹھایا اور پھر فولڈنگ کرسی کو تہہ کر کے اس نے اٹھایا اور ہٹ کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران اور ٹائیگر وہیں کھڑے رہ گئے۔ عمران نے پہلی بار جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اسے بے حد مسرت ہوئی کہ جیبوں میں ہر چیز موجود تھی البتہ مقدس حروف مقطعات پر مشتمل کاغذ نکال لیا گیا تھا۔

"اتنی دور ہمیں کیوں لایا گیا تھا باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیطان ایسے ہی ویران علاقوں میں اپنے اڈے بناتا ہے۔ یقیناً یہاں ان کا کوئی خاص اڈہ رہا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد لڑکی ہٹ سے باہر آئی۔ اس نے دروازہ بند کر کے تالا لگایا اور



... طرف بڑھ گئی۔

... لڑکی نے کہا اور عمران اور ٹائیگر کار کی طرف بڑھ گئے۔

... لڑکی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر عقبی سیٹ پر ... تھا۔ لڑکی نے کار اسٹارٹ کی۔ اسے بیک کیا اور پھر دائیں ... موڑ کر اس نے اسے آگے بڑھا دیا۔

"مس فیلیا۔ آپ کا تعلق یورپ کے کس ملک سے ہے"۔ عمران

... یونائیٹڈ کارمن کی رہنے والی ہوں لیکن بچپن سے ہی مجھے ... منتقل کر دیا گیا تھا۔ میں وہاں ہوسٹل میں رہی بھی اور ... کبھی کبھار یونائیٹڈ کارمن جاتی تھی لیکن اس وقت تک ... ممی زندہ رہیں۔ پھر یہ بھی ختم ہو گیا کیونکہ میرے ... ڈیڈی مجھے پسند نہیں کرتے تھے اور ان کی وجہ سے ہی مجھے چھوٹی ... گریٹ لینڈ شفٹ کر دیا گیا تھا"...... فیلیا نے جواب دیتے ... کہا۔

... کے سوتیلے ڈیڈی آپ کو کیوں پسند نہیں کرتے تھے۔ کیا ... بہت شرارتی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیلیا ... اختیار ہنس دی۔

... بات نہیں ہے۔ میری ممی بتاتی ہیں کہ میں بہت سیدھی ... سادی سی بچی تھی لیکن میرے سوتیلے ڈیڈی کا کہنا تھا کہ اس لڑکی کے ... ایک ایسی روح موجود ہے جو کسی بھی لمحے انہیں نقصان پہنچا

20-Jan-10 7:01 pm

سکتی ہے۔ اس لئے وہ مجھے ایک لمحے کے لئے بھی اپنے گھر سے علیحدہ
گوارہ نہیں کرسکتا تھا۔ میں جب یونائیٹڈ کارمن اپنی ممی سے ملنے جاتی
تھی تو ہوٹل میں ٹھہرتی تھی اور ممی وہاں آکر میرے پاس رہتی تھیں۔
پھر ممی کا اچانک انتقال ہو گیا اور ان کے انتقال کی خبر مجھے گریٹ لینڈ
میں ہی دی گئی۔ میں رو دھو کر خاموش ہو گئی کیونکہ اس کے
سوا اور کر بھی کیا سکتی تھی"..... فیلیا نے بڑے سوگوار سے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے سوتیلے ڈیڈی کیا کرتے تھے۔ کیا وہ روحوں کو جگایا
کرنے پر مامور تھے"..... عمران نے کہا۔

"وہ یونائیٹڈ کارمن کی یونیورسٹی میں مابعد الطبیعیات کے پروفیسر
تھے۔ ان کا نام پروفیسر البرٹ تھا۔ میرے اصل ڈیڈی تو کسی ادارے
میں ملازم تھے اور میری ممی کے کزن تھے لیکن میری پیدائش سے چھ ماہ
بعد ان کا ایک ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا۔ اس وقت میری ممی اسی
یونیورسٹی میں جہاں میرے سوتیلے ڈیڈی پڑھاتے تھے۔ سٹوڈنٹ
تھیں۔ پروفیسر البرٹ نے میری ممی کی غمخواری کی اور پھر ان سے شادی
کر لی۔ لیکن شادی کے دو روز بعد ہی انہوں نے میری ممی سے کہہ دیا کہ
وہ مجھے برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے میری ممی نے مجھے گریٹ لینڈ
کے ایک اقامتی سکول میں داخل کرا دیا جہاں میرے ماموں ملازم
تھے"..... فیلیا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران یہ سن کر
حیران رہ گیا کہ فیلیا پروفیسر البرٹ کی سوتیلی بیٹی ہے۔



"[illegible] کی ممی کی موت طبعی تھی"..... عمران نے بڑے
[illegible] تو کار چلاتی ہوئی فیلیا نے چونک کر حیرت
[illegible] عمران کی طرف دیکھا۔
"[illegible] کیوں کیا۔ کیا سوچ کر کہا ہے"..... فیلیا نے
[illegible]
[illegible] تھی۔
"[illegible] مجھے معلوم ہے کہ پروفیسر البرٹ ایک شیطان کا کارندہ
[illegible] شیطان بن گیا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو
[illegible] اختیار کار کو بریک لگا دی اور کار ایک زوردار جھٹکے سے
[illegible]

"تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا"
فیلیا کے لہجے میں یقین نہ آنے والی حیرت تھی۔
"مس فیلیا۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ یہ ایک لمبی کہانی ہے
[illegible] آپ خود اس کہانی کے ایک اہم ترین کردار سے متعلق
[illegible] آپ کو صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ ہمارا دشمن آپ کا
[illegible] پروفیسر البرٹ ہی ہے۔ پروفیسر البرٹ ایک قدیم جادوئی
[illegible] حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ اس کی مدد سے وہ اس قدر شیطانی قوت
[illegible] لے کہ اس کا قبضہ پوری دنیا پر ہو سکے اور وہ پوری دنیا کے
[illegible] مسلم ممالک کو ختم کر دے۔ پروفیسر البرٹ اس وقت
[illegible] اس کا قبضہ ہے اور اس کے پاس بے شمار شیطانی قوتیں ہیں
[illegible] نے اس ارادے سے روکنے کے لئے کام شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ

20-Jan-10 7:02 pm

کہ پروفیسر اور اس کی شیطانی قوتیں ہماری مخالف ہو گئیں۔ ان پہاڑوں میں بھی انہوں نے ہمیں قید کر دیا تھا اور وہ ہمیں عبرتناک موت مارنا چاہتی تھیں لیکن بحیثیت مسلمان ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید کی صورت میں موجود ہے جو روشنی کا منبع ہے۔ اس لئے ان مقدس آیات کے ورد کی وجہ سے شیطانی قوتیں پسپا ہو گئیں اور ہم آزاد ہو گئے".......... عمران نے جواب دیا تو فیلیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے مجھے جو اطلاعات ملی تھیں وہ سچ تھیں کہ پروفیسر نے میری ممی کو دانستہ ہلاک کر دیا تھا۔ کیونکہ میری ممی مذہباً عیسائی تھیں جبکہ پروفیسر یہودی تھا اور میری ممی کو بھی بعد میں معلوم ہوا کہ پروفیسر شیطان کا پیروکار بن گیا ہے۔ پہلے تو ممی نے پروفیسر کو اس سے روکنے کی کوشش کی لیکن جب پروفیسر نہ رکا تو ممی نے دھمکی دی کہ وہ پروفیسر کی کارستانیوں کو پریس میں لے آئیں گی اور پھر ممی ہلاک ہو گئیں۔ مجھے ایک آدمی نے جو ممی کے تابوت کے ساتھ تھا بتایا تھا کہ میری ممی کے چہرے پر بے پناہ اذیت کے تاثرات موت کے بعد بھی صاف دکھائی دیتے تھے۔ میں نے پروفیسر سے فون پر بات کی تھی مگر پروفیسر نے مجھے بتایا تھا کہ میری ممی کو کینسر تھا اور اس کینسر کی اذیت کی وجہ سے وہ فوت ہو گئیں۔ اس نے مجھے ان ڈاکٹروں کے حوالے بھی دیئے جن کے زیر علاج میری ممی رہی تھیں تاکہ میں ان ڈاکٹروں سے تصدیق کر لوں لیکن میں نے کیا تصدیق کرنی تھی



سوری۔ لیکن اب تمہارے تفصیل بتانے پر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ پروفیسر نے واقعی میری ممی کو قتل کیا ہے۔ میری پیاری ممی".......... فیلیا نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سٹیئرنگ پر سر رکھا اور ہچکیاں لے لے کر رونا شروع کر دیا۔

"آئی ایم سوری مس فیلیا۔ میں نے آپ کو دکھی کر دیا ہے۔ بہرحال آپ مطمئن رہیں۔ آپ کی ممی کا انتقام اس پروفیسر سے ہم لیں گے".......... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود اس شیطان سے انتقام لوں گی۔ اس شیطان نے مجھے بچپن سے ہی اپنی ماں کی شفقت سے محروم کر دیا تھا۔ میری ساری جوانی اور محرومی میں گزری۔ اس شیطان نے میری سادہ لوح ممی کو اذیت دے کر ہلاک کر دیا۔ اس شیطان سے میں انتقام لوں گی۔ میں خود اس سے انتقام لوں گی".......... یکلخت فیلیا نے سر اٹھا کر چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا تاکہ فیلیا کے دل کا غبار نکل جائے اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد فیلیا خود بخود نارمل ہو گئی۔ اس نے کار کے ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے ٹشو باکس سے دو ٹشو پیپرز کھینچے اور ان سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگی۔

"آئی ایم سوری۔ میں جذباتی ہو گئی تھی".......... فیلیا نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"آپ کی جذباتیت برحق تھی مس فیلیا۔ بہرحال آپ مطمئن رہیں

"اب اس شیطان کے اڈے پر آگئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو فیلیا نے
سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے
قصبے میں داخل ہو گئے۔ قصبہ اس فیکٹری میں بنا گیا تھا۔ جہاں
مزدوروں کی رہائشی کالونی [illegible] قصبے سے گزر کر فیکٹری کی سائیڈ
میں بنی ہوئی رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک
عالیشان کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

"آپ ابھی اس اڈے پر [illegible] کر دیں پھر اس کا راستہ بتا
دیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔۔۔۔۔۔ اب آپ میرے مہمان ہیں اور مہمان میزبان
کی اجازت کے بغیر واپس نہیں جا سکتے"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں ہارن دینا
شروع کر دیا۔

"میزبان خوبصورت ہو تو کس مہمان کا دل واپس جانے کو چاہتا
ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو فیلیا بے اختیار
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا بے حد شکریہ"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔ اسی لمحے پھاٹک کھل گیا اور فیلیا نے کار آگے بڑھا دی پھر
اس نے پورچ میں کار روکی اور عمران اور ٹائیگر کو نیچے اترنے کا اشارہ
کرتی ہوئی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ عمران اور ٹائیگر بھی نیچے
اتر آئے۔



فیلیا نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر
[illegible] گئی۔

[illegible]

"آپ یہاں کوٹھی میں ہی [illegible]
[illegible] عمران نے جواب
دیا تو فیلیا [illegible]
[illegible] عمران کی
[illegible] بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ابھی تک کوئی ایسا مرد ملا ہی نہیں جس کے لباس میں اپنی کوٹھی
میں رکھنا گوارہ کر سکوں [illegible] سانس لے مجبوری ہے"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"اچھا ابھی تک کا مطلب ہوا کہ مجھ سمیت"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جان
بوجھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور فیلیا ایک بار پھر کھلکھلا
کر ہنس پڑی۔

"فکر نہ کرو۔ میں غور کروں گی"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سوری۔ پھر تو مجھے یہ لباس بھی ساتھ ہی لے جانا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو فیلیا چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جو خاتون غور کرنا شروع کر دے وہ خاتون پھر بس غور ہی کرتی رہ جاتی ہے۔ غور اور خاتون دو متضاد چیزیں ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیلیا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔ تم واقعی بے حد گہری باتیں کرتے ہو لیکن یہ تمہارا ساتھی کیا گونگا ہے"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے ہنستے ہوئے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ اپنی باری کا انتظار کر رہا ہے اور باری اس لئے نہیں آتی کہ آخر میں معاملہ غور پر ہی آ کر ختم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا اور فیلیا بھی ہنس پڑی۔ اسی لمحے ملازم کافی کے برتن اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"سپر سٹور سے آدمی آئے گا ان صاحبان کے لباس کا ناپ لینے۔ اسے فوراً یہاں لے آنا"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے ملازم سے کہا اور ملازم نے کافی کے برتن درمیانی میز پر رکھے اور سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"تم پروفیسر کے خلاف کس طرح لڑ رہے ہو۔ بقول تمہارے اس کے پاس منفی طاقتیں ہیں اور تمہارے پاس وہ مقدس کلام ہے۔ کیا



کیا وہ دوسری طرح پروفیسر کے سینے کو چھید ڈالے گا۔ کیا کسی اور مقدس کلام کی مدد سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے پیالی اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مقدس کلام سے اس کی منفی قوتوں کا توڑ کیا جا سکتا ہے اور منفی قوتوں کا توڑ ہو جائے تو پھر پروفیسر سے آسانی سے انتقام لیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا اب تم یونائیٹڈ کارمن جاؤ گے"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہم وہیں جا رہے تھے کہ راستے میں اس کی شیطانی قوت کے ہتھے چڑھ گئے۔ ہمارے دو ساتھی اب بھی قاہرہ میں موجود ہیں۔ اوہ کیا یہاں سے قاہرہ فون کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ کیا نمبر ہے۔ میں ملا دیتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کہا اور پیالی رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور عمران نے اسے ہوٹل [illegible] کا نمبر بتا دیا۔ فیلیا نے تپائی سمیت فون سیٹ اٹھایا اور اسے قریب رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل القاہرہ"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو فیلیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو روم نمبر ففٹین تھرڈ سٹوری مسٹر جوانا سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر بعد
آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔
"ہیلو مسٹر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... آپریٹر نے کہا۔
"یس"...... عمران نے کہا۔
"روم نمبر ففٹین کے مسٹر جوانا اپنے ساتھی جوزف جو روم نمبر
فورٹین میں رہائش پذیر تھے کہیں گئے ہوئے ہیں۔ ان کے کمرے بند
ہیں۔ آپ اگر ان کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں تو نوٹ کرا دیں"۔
آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میں پھر فون کر دوں گا۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ملازم جاگر ایک ادھیڑ
عمر آدمی کو ساتھ لے کر اندر آیا۔
"میڈم۔ یہ سپر سٹور سے آئے ہیں"...... ملازم نے کہا۔
"اوہ سنو۔ ان صاحبان کے لئے لباس چاہئیں ریڈی میڈ۔ آپ
ناپ لے لیں"...... فیلیا نے کہا۔
"ناپ لینے کی ضرورت نہیں ہے میڈم۔ میں نے ان کی جسامت
دیکھ لی ہے۔ میں بھجوا دیتا ہوں۔ بس آپ کلر اور کپڑے کے متعلق بتا
دیں"...... ادھیڑ عمر نے غور سے عمران اور ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا
اور عمران نے اسے اپنے اور ٹائیگر کے لئے کلر اور کپڑے کے بارے
میں ہدایات دے دیں۔
"جاگر۔ تم ان کے ساتھ جاؤ اور لباس لے کر آؤ"...... فیلیا نے کہا



"یس میڈم"...... جاگر نے کہا۔
"رقم تو لے لیں"...... عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا
"رہنے دو۔ وہاں میرا حساب چلتا ہے۔ جاؤ جاگر اور جلدی آنا"۔
فیلیا نے کہا اور جاگر اس آدمی سمیت باہر چلا گیا۔
"عمران۔ میری ایک درخواست ہے کہ تم مجھے ساتھ لے جاؤ گے۔
میری کافی چھٹیاں رہتی ہیں۔ میں ابھی جنرل منیجر کو فون کر کے
رخصت لے لیتی ہوں۔ میں اپنے ہاتھوں سے اپنی ممی کا انتقام لینا چاہتی
ہوں"...... فیلیا نے جاگر اور سپر سٹور سے آنے والے آدمی کے کمرے
سے باہر جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"سوری مس فیلیا۔ یہ تمہارے بس کا روگ نہیں ہے۔ پروفیسر
کوئی عام آدمی نہیں ہے کہ تم جا کر اس کا گلا دبا دو گی یا اسے گولی مار دو
گی۔ اس لئے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تم سے
وعدہ کیا ہے کہ میں تمہاری ممی کا انتقام پروفیسر سے ضرور لوں گا۔ اب
تمہیں میرے وعدے پر اعتماد کرنا ہوگا"...... عمران نے بھی سنجیدہ
گو بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ اب میں لازماً تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ میں رشتے میں اس
کی بیٹی لگتی ہوں۔ مجھے اس نے فوری طور پر تو کچھ نہیں کہا اور میں اس
بوڑھے شیطان کے سینے میں ایک نہیں اکٹھی دس گولیاں اتار دوں
گی"...... فیلیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔
"اس کے پاس نامعلوم شیطانی قوتیں ہیں۔ وہ تمہارے ذہن کو

پہلے ہی پڑھ لے گا۔ تم ابھی اس سے واقف نہیں ہو۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم اس چکر میں نہ الجھو۔ ہمیں دیکھو۔ نجانے کب سے ہم اس شیطان کے چکر میں الجھے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک ہم اس کے خلاف کوئی واضح اقدام نہیں کر سکے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں پروفیسر سے فون پر بات کر لوں اور اس سے اجازت لے لوں کہ میں اس سے ملنے آ رہی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ خود اجازت دینے کے بعد وہ میرے خلاف کوئی اقدام نہیں کرے گا"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا اس نے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یونائیٹڈ کارمن کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتائیں"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید انکوائری سے بات کر رہی تھی۔

"شکریہ"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد کہا اور کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون پر موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا کیونکہ وہ اس پروفیسر کی آواز سننا چاہتا تھا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پروفیسر البرٹ کی رہائش گاہ کا نمبر بتا دیں"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کہا اور



دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔ فیلیا نے کریڈل دبا کر ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور تیسری بار نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ البرٹ ہاؤس"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں پروفیسر کی سوتیلی بیٹی فیلیا بول رہی ہوں۔ ڈیڈی سے بات کرائیں"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کہا۔

"آپ کہاں سے بول رہی ہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مصر کے ایک دور افتادہ شہر لامی سے۔ کیوں"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ کی ملاقات پروفیسر سے وہیں مصر میں ہی ہو سکتی ہے۔ پروفیسر قاہرہ گئے ہیں اور اب تک وہ وہاں پہنچ چکے ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ اچھا۔ کہاں ٹھہرے ہیں وہ۔ وہاں کا فون نمبر"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ قاہرہ کے ہوٹل القاہرہ میں ہمیشہ ٹھہرتے ہیں۔ کمرہ نمبر آٹھ سو ہے۔ آٹھویں منزل میں ہی ٹھہرتے ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"پروفیسر تو یہاں آیا ہوا ہے۔ تم یونائیٹڈ کارمن جا رہے ہو"۔ فیلیا

نے حیران ہو کر عمران سے کہا۔

"یہ تو اچھا ہے کہ وہ یہاں آیا ہوا ہے۔ تم وہاں ہوٹل فون کر کے اس سے بات کرو۔ لیکن اسے ہمارے متعلق کچھ نہ بتانا"...... عمران نے کہا اور فیلیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"تم نے اس ہوٹل میں فون کیا تھا کیا نمبر ہے وہاں کا"...... فیلیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے عمران سے پوچھا اور عمران نے نمبر بتا دیا فیلیا نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"القاہرہ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر ایٹ زیرو سکس۔ ایتھنی سٹوری۔ پروفیسر البرٹ سے بات کرائیں۔ میں ان کی بیٹی فیلیا بول رہی ہوں"...... فیلیا نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بات کریں"...... چند لمحوں بعد اسی آپریٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈیڈی۔ میں فیلیا بول رہی ہوں"...... فیلیا نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے فیلیا نے اس کی مرضی کے عین مطابق لہجے میں بات کی ہو۔

"بے بی تم اور یہاں فون۔ کیسے معلوم ہوا تمہیں کہ میں یہاں ہوں"...... دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی لہجہ بتا



رہا تھا کہ وہ دو وعدہ آدمی ہے۔

"میں نے ہوٹل یونائیٹڈ کارمن آپ کی رہائش گاہ پر فون کیا تھا۔ وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ آپ یہاں ہیں۔ میں لامی سے بول رہی ہوں۔ یہاں ایک سبزیات صاف کرنے والی فیکٹری میں بطور اسسٹنٹ منیجر کام کرتی ہوں۔ آج میں ویسے ہی پرانے کاغذات دیکھ رہی تھی تو ممی اور آپ کی شادی کا فوٹو نظر آگیا۔ اب ممی تو اس دنیا میں نہیں رہیں لیکن آپ تو میرے ڈیڈی ہیں۔ بس دل بھر آیا۔ میں نے سوچا کہ چلو آپ سے ملاقات کی جائے۔ میں یہاں تنہائی کا شکار ہو رہی ہوں۔ اب آپ مصر میں ہیں تو میں آجاؤں آپ کے پاس"...... فیلیا نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"تم اپنا پتہ بتا دو۔ میں اس وقت ایک انتہائی ضروری اور اہم کام میں مصروف ہوں۔ فارغ ہوتے ہی میں خود تمہارے پاس آجاؤں گا۔ اپنا فون نمبر بھی بتا دو"...... دوسری طرف سے پروفیسر نے کہا۔

"ڈیڈی۔ میں نے تو صرف آپ سے ملنا ہے۔ آپ بے شک کام کرتے رہیے۔ یہ وعدہ رہا کہ میں آپ کو قطعی ڈسٹرب نہیں کروں گی"...... فیلیا نے بچوں جیسے لاڈ بھرے انداز میں کہا۔

"سوری بے بی۔ جو میں نے کہا ہے وہی درست ہے۔ جذبات میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وعدہ رہا کہ میں خود آؤں گا تم سے ملنے۔ لیکن ابھی نہیں۔ جب فارغ ہوں گا"...... دوسری طرف سے سپاٹ اور سرد لہجے میں جواب دیا گیا۔

"جیسے آپ کی مرضی ڈیڈی"...... فیلیا نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پتہ اور فون نمبر بتا دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ فیلیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"دیکھا تم نے اس بوڑھے کا رویہ۔ دیکھا تم نے وہ مجھ سے کس قدر نفرت کرتا ہے"...... فیلیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم نے درست کہا ہے۔ بہرحال تم فکر مت کرو۔ میں نے تم سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو گا"...... عمران نے کہا اور فیلیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ملازم اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں دو پیکٹ تھے۔ یہ لباس تھے جو فیلیا نے منگوائے تھے۔

"تم جا کر لباس تبدیل کر لو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک پیکٹ جس پر دوسرے پیکٹ کی نسبت کم سائز درج تھا اٹھا کر وہ ملحقہ غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں سے جلد از جلد قاہرہ پہنچنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ کوئی ٹیکسی وغیرہ مل سکتی ہے"...... عمران نے فیلیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ٹیکسی نہیں مل سکتی۔ میں تمہیں اپنی کار میں قریبی شہر لے جاؤں گی۔ وہاں سے تمہیں جہاز مل سکتا ہے۔ ویسے وہاں چارٹرڈ



[illegible] رہتا ہی ہے۔ کیونکہ اس شہر کے قریب قدیم کھنڈرات ہیں اور [illegible] آتے جاتے رہتے ہیں"...... فیلیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

20-Jan-10 7:05 pm

ایک خاصے بڑے اور خوبصورت انداز میں سجائے گئے کمرے میں
ایک آرام کرسی پر پروفیسر نیم دراز تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور
مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ یہ کمرہ مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے
سب سے معروف ہوٹل القاہرہ کا تھا۔ پروفیسر ایک گھنٹہ پہلے یہاں
پہنچا تھا اور اب اسے جبوتی اور روما کی آمد کا انتظار تھا تاکہ وہ اسے عمران
اور اس کے ساتھی کے متعلق تازہ ترین رپورٹ دے سکیں۔ جبوتی
نے اسے یونائیٹڈ کارمن میں اطلاع دے دی تھی کہ اس نے باباقرم
کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھی جسے ٹائیگر کہا جاتا ہے کو اپنے شکنجے
میں جکڑ دیا ہے اور انہیں انتہائی بے بس کر کے اپنے خاص اڈے میں
قید کر دیا ہے جہاں انتہائی خوفناک قوتیں ان کی نگرانی کر رہی ہیں۔
جبوتی نے اسے بتایا تھا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھی کے ذہنوں
پر قبضہ کر کے ان کے ذہن اس طرح واش کر دیئے ہیں کہ اب وہ



کوئی لفظ یا حروف نہ یاد کر سکیں گے اور نہ اپنی زبان سے ادا
کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے بتایا تھا کہ باباقرم نے ان
کے باہوں سے روشن کلام والے کاغذ بھی نکال لئے ہیں اور اب
وہ انہیں انتہائی عبرت ناک سزا دینا چاہتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ وہ
چاہتی ہے کہ اس سزا کے وقت پروفیسر بھی وہاں موجود ہو۔"

......

پروفیسر نے فوراً ہی اس کی حامی بھر لی۔ کیونکہ عمران کی اس طرح
گرفتاری اس کے نقطہ نظر سے شیطان کی ایسی کامیابی تھی جسے عظیم
کامیابی کہا جا سکتا تھا چنانچہ اس نے ایک اور فیصلہ کیا تھا کہ عمران اگر
ان کے قبضے میں آ ہی گیا ہے تو پھر اسے سزا دینے کی بجائے کیوں نہ
شیطانی نظام کا حصہ بنا کر اس سے کام لیا جائے۔ اسے یقین تھا کہ
عمران جب شیطانی نظام کے لئے کام کرے گا تو وہ لاکھوں شیطانوں سے
بھاری ثابت ہو گا۔ اسی لئے اس نے جبوتی کو عمران کے خلاف
کوئی انتقام کرنے سے روک دیا اور خود وہ جہاز چارٹرڈ کرا کر آج صبح
مصر پہنچ گیا تھا۔ مصر وہ چونکہ پہلے بھی آتا جاتا رہا تھا اس لئے اس
کے لئے ہمیشہ یہی کمرہ خالی کرایا جاتا تھا۔ یہاں پہنچنے کے بعد اس نے
ایک مخصوص عمل سے جبوتی کو اپنی یہاں آمد کی اطلاع دے دی تھی
اور اب وہ جبوتی کی آمد کا انتظار کر رہا تھا لیکن جبوتی ابھی تک نہ آئی تھی
تقریباً دس یا پندرہ منٹ گزرے ہوں گے کہ دروازے پر دستک کی
آواز سنائی دی اور پروفیسر چونک پڑا کیونکہ جبوتی کو آنے کے لئے دستک
دینے کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی بند دروازہ اسے روک سکتا تھا۔

"یس کم ان" ...... پروفیسر نے اونچی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے
دروازہ کھلا اور پروفیسر دروازے سے اندر آنے والے آدمی کو دیکھ کر
حیران رہ گیا۔ یہ بابا قاقم تھا جس نے سر اور چہرے پر صحرائی علاقوں
میں رہنے والوں کے انداز میں اس طرح پگڑی باندھی ہوئی تھی کہ
کی داڑھی اور آدھے سے زیادہ چہرہ چھپ گیا تھا لیکن ظاہر ہے پروفیسر
اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ بابا قاقم کی آنکھیں بجھی ہوئی تھیں اور
چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا بات ہے۔ تم کیوں آئے ہو۔ جیوتی کہاں ہے" ...... پروفیسر
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جناب۔ جیوتی اس عمران اور اس کے ساتھی کو تلاش کر رہی ہے
اس نے مجھے اسی لئے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ کو اطلاع
کروں" ...... بابا قاقم نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا تو پروفیسر چونک کر
کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کے تلاش کر رہی ہے۔ اس نے مجھے تو بتایا
تھا کہ وہ عمران اس کے قبضے میں ہے" ...... پروفیسر نے غصے کی شدت
سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں جناب" ...... قاقم نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران تم لوگوں کے ہاتھوں سے
نکل گیا ہے" ...... پروفیسر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور بابا



[illegible] کی جانے سر جھکا لیا۔ پروفیسر انتہائی غضب ناک نظروں
سے کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور
کرسی پر بیٹھ گیا۔ یہ قاقم اسی طرح سر جھکائے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔
"ہونہہ۔ مجھے تفصیل بتاؤ کہ یہ سب کیسے ہوا۔ کس کی غلطی سے
ہوا" ...... پروفیسر نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"غلطی جناب" ...... قاقم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور بے
بسانہ انداز میں سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شروع سے لے کر آخر تک تمام بات بتاؤ" ...... پروفیسر نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ نے عمران کے متعلق ہدایات دی تھیں۔ میں نے
ایک ٹیکسی ڈرائیور کو انہیں لانے کے لئے بھیجا اور ٹیکسی ڈرائیور
انہیں میرے پاس لے آیا۔ اس نے راستے میں میری بزرگی، نیکی اور
روحانی کے بڑے قصیدے پڑھے۔ اس طرح پڑھے کہ عمران غائبانہ
طور پر میرا عقیدت مند ہو گیا۔ جب وہ دونوں آئے تو میں انہیں خاص
کمرے میں لے آیا اور ان سے ایسی باتیں کیں کہ وہ مجھے واقعی کوئی بڑا
روحانی بزرگ سمجھنے لگے۔ آپ کی ہدایات کے مطابق میں نے سوداب
ملا ہوا شربت انہیں پینے کے لئے دیا۔ گو میں نے اس میں
[illegible] ملا دیا تھا تاکہ اس کی مخصوص بو نہ آئے لیکن عمران نے پھر بھی
اس کی بو سونگھ لی لیکن میں نے اسے مطمئن کر دیا اور خود بھی مشروب
پینا شروع کر دیا۔ مجھے پیتے دیکھ کر وہ اور اس کا ساتھی مشروب پی گئے۔

20-Jan-10 7:05 pm

اس طرح مجھے ان پر قبضہ کرنے کا موقع مل گیا اور میں نے انہیں قبضے میں لے کر جبوتی کے حوالے کر دیا۔ جبوتی کے حکم پر ہم نے ان دونوں کے لباسوں میں موجود روشن کلام والے کاغذ بھی نکال لئے۔ جبوتی نے ان دونوں کے ذہنوں کو اپنے مخصوص عمل سے مکمل طور پر قبضے میں لیا اور اس کے بعد انہیں حفاظت کی غرض سے نگولا لائے میں پہنچا دیا گیا اور جادوئی زنجیروں سے جکڑ دیا گیا۔ جو وہ قوتیں ان کی نگرانی پر مقرر کر دی گئیں اور کوبھر کو اس نگرانی کا انچارج بنا دیا گیا۔ پھر جبوتی نے آپ کو اطلاع دینے سے پہلے انہیں ہوش میں لا کر ان کی چیکنگ کی۔ وہ مکمل طور پر بے بس ہو چکے تھے اس کے بعد جبوتی نے آپ کو اطلاع دی اور خود وہ میرے ساتھ واپس یہاں آ گئی تاکہ آپ کی آمد کے بعد آپ کے ساتھ وہاں جائے لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ جادو اڈہ مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے اور کوبھر سمیت ساری قوتیں فنا ہو گئی ہیں اور عمران اور اس کا ساتھی غائب ہیں۔ جبوتی، روما کو ساتھ لے کر فوراً وہاں گئی لیکن ان کا سراغ نہ مل سکا۔ جبوتی نے اپنے خاص علم سے یہ معلوم کر لیا کہ وہ اس اڈے سے نکل کر کسی ایسی عورت سے ملے ہیں جو فطری طور پر ناکا گی ہے اس لئے وہ اس کے حصار میں چھپ گئے ہیں۔ اب جب تک وہ اس عورت سے ایک میل کے فاصلے پر نہیں جاتے۔ ہم میں سے کوئی بھی انہیں نہیں پا سکتا۔ لیکن جبوتی اور روما اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی تمام قوتوں کو اس پورے علاقے میں پھیلا رکھا ہے۔ جیسے ہی ان کے بارے میں علم ہوا۔ وہ انہیں دوبارہ



ایسے ہی کرے گی کیونکہ انہوں نے سوداب کا خون ملا مشروب پیا ہوا ہے اور اس مشروب کے پینے والا چالیس روز تک اس کے اثر میں رہتا ہے"..... قاقم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جب وہ سوداب کے اثر میں تھے تو پھر یہ سب کچھ کیسے ہوا۔"..... پروفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی تو معلوم نہیں ہو رہا جناب۔ ان کے ذہنوں پر جبوتی نے بلیک ڈاجوان کا عمل کر دیا تھا۔ اس عمل کے دوران تو انہیں کسی طرح بھی روشنی کا کوئی عمل نہ یاد آ سکتا تھا اور نہ وہ اسے زبان سے دہرا سکتے تھے"..... قاقم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں کسی بلیک پاور نے تو ان کے ذہنوں تک روشنی کا کلام نہیں پہنچا دیا۔ صرف اس صورت میں ہی بلیک ڈاجوان کا عمل ختم ہو سکتا ہے"..... پروفیسر نے چونک کر کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے جناب۔ کوئی بھی بلیک پاور ایسا کیسے کر سکتی ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ بہرحال وہ بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ صرف وقت ضرور لگ جائے گا"..... قاقم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ تم اور جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے مجھے فوراً اطلاع دینا"..... پروفیسر نے کہا اور قاقم اٹھا۔ اس نے مخصوص انداز میں سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران پھر ہاتھ سے نکل گیا۔ کاش

20-Jan-10 7:05 pm

"ایسا نہ ہوتا" ...... پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پروفیسر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھایا۔

"یس" ...... پروفیسر نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ مس فیلیا کا فون ہے۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ وہ آپ کی بیٹی ہیں" ...... دوسری طرف سے ہوٹل کی فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"فیلیا کا فون اور یہاں۔ ٹھیک ہے۔ بات کراؤ" ...... پروفیسر نے کہا اور چند لمحوں بعد فیلیا کی آواز سنائی دی اور پھر پروفیسر کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اسے پرانے کاغذات میں اس کی ممی اور پروفیسر کی شادی کا فوٹو نظر آیا اور اس نے یونائیٹڈ کارمن فون کیا تو انہوں نے یہاں کا پتہ دیا ہے۔ وہ ملنے کے لئے آنا چاہتی تھی لیکن پروفیسر نے انتہائی سرد مزاجی سے اسے آنے سے منع کر دیا اور صرف یہ وعدہ کیا کہ وہ فارغ ہو کر خود اس کے پاس آئے گا اور اس نے اس سے اس کا پتہ اور فون نمبر لے لیا اور فون بند کر دیا۔

"ہونہہ۔ مجھ سے ملنے آ رہی تھی۔ نانسنس" ...... پروفیسر نے رسیور رکھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فیلیا بھی تو فطری طور پر ناگا ہی ہے۔ اوہ کہیں عمران فیلیا سے تو نہیں جا ٹکرایا۔ آج تک تو فیلیا نے کبھی اس طرح فون



یہی کیا تھا" ...... پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے وہ جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور اس نے آگے بڑھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کو اندر سے لاک کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کمرے کی طرف ایک لائٹ روشن رکھی اور باقی سب لائٹیں بجھا دیں۔ کھڑکیوں پر پردے ڈال دیئے۔ اس کے بعد وہ فرش پر ہی بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے کمرے میں جلنے والی روشنی تیزی سے مدھم ہوتی چلی گئی۔ جب کمرے میں خاصا اندھیرا سا ہو گیا تو پروفیسر نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھائے اور انہیں اس طرح حرکت دینے لگا جیسے وہ چھت پر موجود کسی چیز کو نیچے فرش پر لا رہا ہو۔ دوسرے لمحے ایک جھماکے کے ساتھ کمرے میں گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سامنے دیوار پر جیسے دو سرخ بلب سے روشن ہو گئے۔ پروفیسر کی نظریں ان سرخ بلبوں پر جم گئیں۔

"دھاکلا۔ دھاکلا۔ حاضر ہو جاؤ دھاکلا" ...... پروفیسر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ سرخ بلب اور تیز ہو گئے۔

"دھاکلا حاضر ہے۔ کیا حکم ہے" ...... ایک دھاڑتی ہوئی سی انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"دھاکلا۔ میری سوتیلی بیٹی فیلیا نے مجھے فون کیا تھا۔ مجھے بتاؤ کہ اس نے کیوں فون کیا تھا۔ کس کے کہنے پر کیا تھا۔ کس مقصد کے لئے کیا تھا" ...... پروفیسر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

20-Jan-10 7:06 pm

"تمہاری بیٹی نے ایک ایشیائی کے کہنے پر فون کیا تھا۔ وہ ایشیائی تمہارا دشمن ہے اور تمہاری بیٹی بھی تم سے انتقام لینا چاہتی ہے"۔ دھاکلا نے جواب دیا۔

"اس ایشیائی کا نام کیا ہے"۔ ...... پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا نام عمران ہے"۔ ...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ اس وقت"۔ ...... پروفیسر نے پوچھا۔

"لاگی نامی قصبے میں تمہاری بیٹی کی رہائش گاہ پر۔ اس کا ایک اور ساتھی بھی ہے۔ جس کا نام ٹائیگر ہے"۔ ...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"وہ جبوتی کی قید سے کیسے رہا ہوئے ہیں اور فیلیا سے کیسے ملے ہیں"۔ پروفیسر نے پوچھا۔

"جبوتی کی طاقت کو تمر نے مقدس روشن کلام اس عمران کے ذہن پر ابھارا۔ گو اس نے اس سے قسم لے لی تھی کہ وہ اسے دوہرائے گا لیکن اس عمران نے آنکھوں کے اشارے سے یہ مقدس کلام اپنے ساتھی کے ذہن تک پہنچا دیا۔ اس نے چونکہ قسم نہ کھائی تھی اس لئے اس نے اسے دوہرا دیا اور جیسے ہی یہ کلام عمران کے کانوں کے راستے اس کے ذہن تک پہنچا۔ سب کچھ فنا ہو گیا اور وہ آزاد ہو گئے۔ اس کے بعد وہ ویران پہاڑیوں میں پھرتے ہوئے تمہاری بیٹی فیلیا سے جا ملے جو وہاں آرام کرنے کی غرض سے آئی ہوئی تھی اور پھر وہ ان دونوں کو اپنی رہائش گاہ پر لے گئی اور اب وہ دونوں وہیں ہیں"۔ ...... دھاکلا نے جواب دیا۔



"لیکن ان دونوں نے تو سوداب کا خون ملا مشروب پیا ہوا تھا جس [illegible] روز تک رہتا ہے۔ اس دوران تو مقدس کلام کا جاپ وہ [illegible] کریں اس کا اثر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا"۔ ...... پروفیسر نے پوچھا۔

"یہ مقدس کلام ہی ایسا تھا کہ اس کا ورد کیا جائے تو سب شیطانی اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ سب گناہوں سے معافی مل جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ ورد کرنے والے کے دل میں خلوص اور جذبہ ہو اور وہ واقعی سچے دل سے روشنی کے عظیم شمع سے معافی کا خواستگار ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی نے ایسا ہی کیا اور انہیں معافی مل گئی۔ سوداب کا اثر بھی ختم ہو گیا اور تمام بلیک پاورز بھی فنا ہو گئیں"۔ ...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"سنو دھاکلا۔ میں اس عمران کا فوری اور یقینی خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ تم شیطانی نظام کی سب سے بڑی طاقت ہو۔ کیا تم اس کا خاتمہ کر سکتے ہو"۔ ...... پروفیسر نے کہا۔

"اگر مجھے میری قربانی دی جائے تو میں ایسا کر سکتا ہوں"۔ دھاکلا نے جواب دیا۔

"بولو کیا قربانی مانگتے ہو۔ بولو"۔ ...... پروفیسر نے خوش ہو کر کہا۔

"جبوتی اور روما دونوں کو میرے حوالے کر دو"۔ ...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو دھاکلا۔ اس طرح تو یہ اہم ترین

20-Jan-10 7:06 pm

قوتیں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن آج سے پہلے تو تم نے ایسی قربانی نہیں مانگی تھی۔ پہلے تو تم معصوم بچوں کی قربانی مانگا کرتے تھے"۔ پروفیسر نے حیران ہو کر کہا۔

"جبوتی اور اس کی ذریات روما دونوں نے میری مخالفت کی ہے۔ شیطان کے پاس۔ میں نے ایک بار جبوتی کو پکڑ لیا تھا۔ میرا مقصد اس کی قربانی نہ تھا بلکہ میں اسے صرف ڈرانا چاہتا تھا تاکہ وہ شیطان کی مجلس میں میرے خلاف بات نہ کرے لیکن اس نے یہ سمجھا کہ میں اس کی قربانی مانگ کر اس کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے شیطان کے پاس میری شکایت کر دی اور شیطان نے میری آدھی طاقتیں سلب کر لیں۔ اب میں اس جبوتی سے انتقام لینے کے لئے موقع کی تلاش میں تھا آج تم نے کہا ہے تو مجھے موقع مل گیا ہے"...... دھاکلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کب کی بات ہے۔ میرے ہوتے ہوئے تو کبھی ایسی بات نہیں ہوئی"...... پروفیسر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ بات تمہاری پیدائش سے بھی بہت پہلے کی ہے پروفیسر"۔ دھاکلا نے جواب دیا۔

"کیا تم واقعی اس عمران کا خاتمہ کر لو گے۔ تم جانتے تو ہو کہ اس کے پاس روشن کلام ہے"...... پروفیسر نے کہا۔

"اس کے پاس بہت کچھ ہے پروفیسر۔ اتنا کچھ کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن دھاکلا بھی آخر دھاکلا ہے۔ میرا تو کام ہی ایسے



اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ میں تو صدیوں سے یہی کام کر رہا ہوں عمران تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ میں نے جبھی جبھی ختم کر دیا ہے"...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جانتا ہوں تمہاری طاقتوں اور تمہاری عیاریوں کو۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے حالانکہ تمہیں بلا کر میں نے اپنی قوت کو بے حد کم کر لیا ہے۔ لیکن مجھے اب اس کی پرواہ نہیں میں اب اس عمران کا ہر صورت میں خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ٹھیک ہے۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ جبوتی اور اس کی ذریات روما اور دیگر تمام ذریات کی قربانی لے لو"...... پروفیسر نے جواب دیا تو کمرے میں دھاکلا کے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ بلاؤ اسے"...... دھاکلا کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی اور پروفیسر نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں چھائی ہوئی تاریکی ایک لمحے میں غائب ہو گئی۔ اب کمرے کی حالت نارمل تھی دیئے جلنے سے جس قدر روشنی ہو سکتی تھی اتنی روشنی موجود تھی دیوار پر نظر آنے والے وہ سرخ بلب بھی اب نظر نہ آ رہے تھے۔ دوسرے لمحے کمرے میں موجود ہر چیز ایک لمحے کے لئے اس طرح ہلنے لگی جیسے زور دار زلزلہ آ گیا ہو لیکن دوسرے لمحے ہر چیز ساکت ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ بے شمار سایوں سے جیسے بھر گیا۔ ان میں نمایاں سائے جبوتی اور روما کے تھے۔

"نہیں کیوں اس طرح بلایا ہے پروفیسر۔ ہم تو اس عمران کو تلاش
کر رہے تھے"...... جبوتی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اسے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اسے تلاش کر
لیا ہے۔ وہ میری سوتیلی بیٹی فیلیا کے پاس ہے اور فیلیا بھی پیدائشی
طور پر ناگاگی ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھی
کی مکمل حفاظت نہیں کی۔ تمہاری طاقت کو جھرنے اس کے ذہن
روشن کلام ابھار اور جس کی مدد سے وہ نہ صرف آزاد ہو گیا بلکہ اس نے
تمہارے اڈے اور تمہاری ساری طاقتوں کو فنا کر دیا۔ تمہارا یہ جرم
ایسا ہے جو ناقابل معافی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں دھاکلا کے
حوالے کر دیا ہے۔ تمہیں تمہاری ساری طاقتوں اور ذریات سمیت۔
اب دھاکلا عمران کا خاتمہ کرے گا"...... پروفیسر نے سرد لہجے میں کہا۔

"دھاکلا۔ وہ۔ وہ"...... جبوتی کے لہجے میں بے پناہ خوف تھا۔
دوسرے لمحے کمرہ خوفناک قہقہے سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہوا
میں وہی دو سرخ بلب سے جل اٹھے۔

"پروفیسر نے مجھے میری مطلوبہ قربانی دے دی ہے اور وہ قربانی تم
ہو جبوتی۔ یاد کرو طویل عرصہ پہلے تم نے شیطان سے میری شکایت کی
تھی۔ آج مجھے اس کا انتقام لینے کا موقع مل گیا ہے۔ آج تم میری قربانی
ہو"...... دھاکلا کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"نہیں نہیں۔ مجھے یہ خوفناک سزا مت دو۔ مجھے مت مارو۔ مجھے
مت مارو"...... جبوتی نے روتے ہوئے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا اور



اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود تمام سایوں نے بری طرح رونا پیٹنا
شروع کر دیا۔

"ہا ہا ہا۔ تم اپنے آپ کو ناقابل تسخیر سمجھتی تھیں جبوتی۔ تم نے
شاید یہ سوچا تھا کہ اب تمہیں کوئی تسخیر نہیں کر سکتا لیکن آج
تم میری قربانی ہو۔ آج میں تمہیں اور تمہاری ذریات کو ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے ختم کر دوں گا اور اس طرح اپنا انتقام لے لوں گا۔ صدیوں
کا انتقام"...... دھاکلا کی چیختی ہوئی اور دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پروفیسر۔ پروفیسر۔ مجھے بچا لو۔ پروفیسر مجھے بچا لو"...... جبوتی
نے روتے ہوئے کہا لیکن پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی۔ اس کے اور
اس کے ساتھ موجود تمام سایوں میں جیسے یکلخت آگ سی بھڑک اٹھی۔
شعلوں کی آگ اور پھر کمرہ انتہائی متعفن بو سے بھر سا گیا۔ پروفیسر
آنکھیں بند کئے اور سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔ آہستہ آہستہ کمرہ ان
سایوں سے خالی ہو گیا۔

"میں نے قربانی لے لی ہے پروفیسر۔ میں نے جبوتی اور اس کی تمام
ذریات کو ختم کر دیا ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اب میں نے اپنا
انتقام لے لیا ہے پروفیسر"...... دھاکلا کی انتہائی مطمئن اور مسرت
بھری آواز سنائی دی اور پروفیسر نے ایک طویل سانس لیا۔

"جبوتی میری خاص طاقت تھی۔ جب سے میں شیطانی نظام میں
شامل ہوا ہوں جبوتی میرے ساتھ رہی ہے اس کا اور میرا ساتھ بہت
پرانا تھا لیکن آج تم نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے اور مجھے یوں محسوس ہو

20-Jan-10 7:06 pm

رہا ہے جیسے کسی نے میرے پر کاٹ دیئے ہوں۔ میں اپنے آپ کو
بے حد کمزور محسوس کر رہا ہوں۔ کاش ایسا نہ ہوتا۔ لیکن اس عمران نے
مجھے اس حد تک جانے پر مجبور کر دیا ہے۔ اب تم اس عمران کا خاتمہ
کر دو تاکہ مجھے کچھ تقویت حاصل ہو...... پروفیسر نے بڑے کمزور سے
لہجے میں کہا۔

فکر مت کرو پروفیسر۔ دھاکالا کے مقابل عمران کھڑا نہیں ہو سکے
گا۔ میں جلد ہی اسے تمہارے قدموں میں لا ڈالوں گا اور پھر تم جی بھر کر
اس سے اپنا انتقام لے لینا۔ میں اب جا رہا ہوں۔ میں جلد آؤں گا اور
عمران میرے پنجے میں پھنسا بے بسی سے پھڑپھڑا رہا ہو گا...... دھاکالا
کی انتہائی اعتماد بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہوا میں جلتے
ہوئے دونوں سرخ بلب بجھ گئے اور پروفیسر فرش سے اٹھا اور دھیرے
دھیرے چلتا ہوا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں لائٹس
کے بٹن موجود تھے اس نے بٹن آن کر دیئے۔ پھر اسے خیال آیا کہ وہ
ایک بوتل تیز شراب کی پی لے تو یقیناً اسے جو کمزوری سی محسوس ہو
رہی ہے اس میں خاصا افاقہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے دروازے کی
چٹخنی ہٹائی اور پھر واپس آ کر کرسی پر بیٹھا اور رسیور اٹھا کر اس نے
ہوٹل سروس کو شراب لانے کا حکم دے دیا۔



...ف اور جوانا دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے ان کے چہرے کا
...ایسا تھا جیسے وہ بے حد تھکے ہوئے ہوں۔ اس وقت وہ قاہرہ کے
...محلے کی تنگ سی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے
...رہے تھے۔

...وہ باس کہاں چلا گیا۔ اس نے اب تک کوئی اطلاع کیوں نہیں
...میرا دل کہہ رہا ہے کہ باس شنکا دیوی کے منحوس سائے میں
...ہے...... جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

...ایک تو تمہاری یہ دیوتا اور دیویاں نجانے کتنی ہیں۔ ہر بار تم
...نئی دیوی اور ایک نئے دیوتا اور ایک نئے وچ ڈاکٹر کا نام لے
...تے ہو۔ تمہاری باتیں سن کر تو مجھے یہی احساس ہوتا ہے کہ افریقہ
...میں انسان نہیں بستے جتنے دیوتا، دیویاں اور وچ ڈاکٹر رہتے ہیں۔
...سی بات ہے تم نے اور کچھ نہیں تو پندرہ نام گن دیئے ہوں

گے"..... جوانا نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا لیکن جوزف [illegible]
غصہ کرنے کے مسکرانے لگا۔

"تم افریقہ کو جانتے ہی نہیں جوانا۔ تمہاری ساری عمر تو ایکر[illegible]
ہی گزری ہے۔ افریقہ کے اسرار تم کیسے جان سکتے ہو۔ اس لئے مجھے
تمہاری بات پر غصہ نہیں آیا۔ اصل میں تم اس قابل ہی نہیں کہ [illegible]
تم پر غصہ کیا جائے"..... جوزف نے جواب دیا اور جوانا بے اختیار
ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے یہی اڈہ ہے اس ہاشم کا"..... اچانک جوزف نے
ایک احاطہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں چار پانچ پرانی ٹیکسی
کاریں کھڑی نظر آرہی تھیں۔ ایک طرف کرسیوں پر کچھ لوگ بھی بیٹھے
ہوئے تھے۔

"کیا یہ ہاشم کا اڈہ ہے"..... جوزف نے ایک آدمی سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ آپ کون ہیں"..... اس آدمی نے حیرت سے جوزف
اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ایک ٹیکسی ڈرائیور کی تلاش ہے جس نے ہوٹل القاہرہ
سے دو ایشیائی آدمیوں کو اپنی ٹیکسی میں سوار کرایا تھا ہمیں معلوم ہوا
ہے کہ ہاشم کے اڈے کی ٹیکسیاں اکثر ہوٹل القاہرہ کے سامنے کھڑی
رہتی ہیں"..... جوزف نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ کون ہیں آپ۔ میرا نام ہاشم ہے اور میں اس اڈے
کا مالک ہوں"..... اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر لمبے قد کے آدمی نے ایک



[illegible] نکل کر باہر آتے ہوئے کہا اور جوانا نے پہلے والی بات دوہرا [illegible]

"[illegible] ایشیائی آدمی۔ کیا آپ ان کا حلیہ بتا سکتے ہیں"..... ہاشم نے
[illegible] کر پوچھا اور جوانا نے عمران اور ٹائیگر کا حلیہ بتا دیا۔
"[illegible] ہاں۔ میں نے انہیں دیکھا ہے۔ بابا قاسم کے ڈیرے پر ٹیکسی
[illegible] ہوئے۔ میں ایک سواری کو لے کر وہاں گیا تھا کہ وہ ٹیکسی
[illegible] ری۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ یہ ٹیکسی قاہرہ کے کسی اڈے کی
[illegible] تھی کیونکہ ہر ٹیکسی پر اس کے اڈے کا مخصوص نشان موجود ہوتا
[illegible] ہیں اس ٹیکسی پر کسی اڈے کا نشان موجود نہ تھا۔ دوسری بات یہ
[illegible] ٹیکسی ڈرائیور کو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا حالانکہ مجھے
[illegible] ٹیکسی چلاتے ہوئے تیس سال گزر گئے ہیں اور ٹیکسی ڈرائیور
[illegible] طرف میں قاہرہ کے رہنے والے آدھے سے زیادہ لوگوں کو بطور
[illegible] پہچانتا ہوں اور تیسری بات یہ کہ جب وہ دونوں ایشیائی ٹیکسی
[illegible] کر بابا جی کے ڈیرے کی طرف بڑھے تو اس ٹیکسی ڈرائیور نے
[illegible] باہر نکال کر ایسا اشارہ کیا تھا کہ جیسے کسی کو کہہ رہا ہو کہ یہ وہ
[illegible] ہیں جن کی گردنیں اڑانی ہیں۔ جنہیں قتل کرنا ہے۔ میں نے
[illegible] طرح یہ سب کچھ دیکھا تو میں بہت حیران ہوا۔ خاص طور پر
[illegible] ڈرائیور کے اس اشارے نے مجھے ان ایشیائیوں کے بارے میں
[illegible] نامعلوم سے خدشے سے دوچار کر دیا۔ چنانچہ میں ٹیکسی سے اترا
[illegible] نے سوچا کہ میں اس ٹیکسی ڈرائیور سے اس اشارے کا مطلب

پوچھوں اور اگر واقعی کوئی خاص بات ہو تو میں ان ایشیائیوں کو صورت حال سے خبردار کر دوں۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں ڈرائیور کے پاس پہنچتا۔ اس نے انتہائی تیز رفتاری سے ٹیکسی کو اور میرے رکنے کے اشارے کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے ٹیکسی لے کر واپس چل پڑا۔ میں بھاگ کر اپنی ٹیکسی میں سوار ہوا اور میں نے اس کا تعاقب کیا لیکن مجھے یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ ٹیکسی دوسری گلی کا موڑ مڑتے ہی اس طرح غائب ہو گئی جیسے اسے زمین کھا گئی ہو یا آسمان۔ میں نے اسے بے حد تلاش کیا لیکن وہ مجھے نظر نہ آئی تو میں واپس بابا قاسم کے اڈے پر گیا تاکہ ان ایشیائیوں سے بات کروں۔ تو مجھے وہاں بتایا گیا کہ وہ بابا قاسم کے خاص مہمان ہیں اور بابا قاسم نے انہیں اپنے پاس ٹھہرایا ہے۔ بابا قاسم چونکہ انتہائی نیک اور روحانی بزرگ ہیں اس لئے یہ بات سن کر مجھے تسلی ہو گئی کہ وہ دونوں محفوظ ہو گئے ہیں سمجھ کر میں چلا آیا۔

"یہ بابا قاسم کہاں رہتے ہیں۔ کیا آپ ہمیں وہاں پہنچا سکتے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں ایک ڈرائیور کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ آپ کو بابا قاسم کے ڈیرے پر چھوڑ آئے گا"...... ہاشم نے کہا اور پھر اس نے ایک آدمی سے مقامی زبان میں بات کی اور وہ آدمی اٹھ کر ایک طرف کھڑی پرانی سی ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جوزف اور جوانا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور جوزف اور جوانا اس کی ٹیکسی میں



سوار ہو کر وہاں سے روانہ ہوئے اور کافی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں قاہرہ کے ایک بوسیدہ محلے کے اندر سے ہوتے ہوئے ایک احاطے کے سامنے اتار دیا۔

"یہ بابا قاسم کا ڈیرہ ہے لیکن اس وقت یہاں کوئی سائل نظر نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب ہے کہ بابا ڈیرے پر موجود نہیں ہیں۔ ورنہ یہ ڈیرہ تو سائلوں سے ہر وقت بھرا نظر آتا ہے۔ ویسے آپ بابا جی کے آدمیوں سے بات کر لیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور جوانا نے اسے ایک بڑا نوٹ کرائے اور ٹپ کے طور پر دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے احاطے میں داخل ہو گئے۔

"جوانا۔ مجھے یہاں آتے ہی محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں کوئی شیطانی عمل کیا جا رہا ہے۔ مجھے یہاں کالے جنگل کے شیطانی معبد میں بجنے والے ڈھولوں کی آوازیں سنائی دینے لگی ہیں۔ وہ منحوس آوازیں جنہیں سن کر آدمی کو چالیس راتوں تک ڈراؤنے خواب آتے رہتے ہیں"۔ جوزف نے احاطے میں داخل ہوتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جی فرمایئے"...... اسی لمحے برآمدے میں موجود ایک آدمی نے آگے بڑھ کر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے دو ایشیائی ساتھی یہاں آئے ہیں جن کے وقت ہمیں پتہ چلا ہے کہ وہ یہاں بابا کے مہمان بنے ہیں۔ ہم نے ان سے ملنا ہے"۔ جوانا نے آگے بڑھ کر برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"بابا جی موجود نہیں ہیں۔ وہ ایک ہفتے کے روحانی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ ایک ہفتے کے بعد آئیں تب ہی آپ کی

20-Jan-10 7:07 pm

ملاقات ان سے ہو سکتی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"ہم نے بابا سے ملاقات کر کے کیا کرنا ہے۔ ہم نے تو ان ایشیائیوں سے ملنا ہے جو ہمارے ساتھی ہیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان کے متعلق بابا جی ہی بتا سکتے ہیں۔ اب آپ جائیں"...... آدمی نے انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"سنو۔ میری بات سنو۔ کہاں ہیں وہ ایشیائی"...... اچانک جوزف نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ چھوڑو مجھے۔ ورنہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ یہ بابا کا ڈیرہ ہے"...... اس آدمی نے اپنا گلا چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ کہاں ہیں وہ ایشیائی۔ بتاؤ"...... جوزف نے اس آدمی کو چھوڑنے کی بجائے اسے فضا میں ایک جھٹکے سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بولو کہاں ہیں وہ"...... جوزف نے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ بابا کے خاص کمرے میں گئے تھے۔ مجھے نہیں معلوم۔ بابا کو معلوم ہو گا"...... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ جوزف نے محسوس کیا کہ وہ آدمی سچ کہہ رہا ہے تو اس نے اسے واپس زمین پر کھڑا کر دیا۔



"کہاں ہے بابا۔ سچ سچ بتاؤ۔ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا۔ بتاؤ کہاں ہے وہ"...... جوزف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ اندر اپنے خاص کمرے میں ہیں۔ مگر تم وہاں نہیں جا سکتے۔ انہوں نے منع کر دیا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"چلو آگے بڑھو اور ہمیں اس خاص کمرے تک لے چلو ورنہ۔" جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو وہ آدمی جوزف اور جوانا کو مکان کے اندر ایک راہداری سے گزر کر ایک بند دروازے کے سامنے لے آیا۔

"کھولو دروازہ اور اندر چلو"...... جوانا نے کہا اور اس آدمی نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک چیختی ہوئی غصیلی آواز سنائی دی جس میں بے پناہ جھنجلاہٹ تھی۔

"جی۔ جی۔ جناب۔ یہ۔ وہ دیو ہیں جناب۔ یہ تو مجھے مار ڈالیں گے"...... اس آدمی نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک باریش آدمی دروازے پر کھڑا نظر آیا اس کے چہرے پر غصہ اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"کون ہو تم اور یہ کیا ہے۔ یہاں کیوں آئے ہو"...... اس آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم ہو بابا قم"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں ہوں۔ مگر تم کون ہو۔ جانتے ہو۔ میں چاہوں

"تو ایک لمحے میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں" ...... بابا کا غراتے ہوئے
انتہائی جلالی لہجے میں کہا۔

"تم اسے دیکھو جوانا۔ میں ذرا بابا سے دو باتیں کر لوں۔" جوزف نے جوانا سے کہا اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے بابا کی گردن پکڑی اور اسے اٹھا کر اس طرح اندر کمرے میں پھینکا کہ بابا کے حلق سے دلدوز چیخ نکل گئی۔ اس نے اندر پہنچ کر بابا کو ایک جھٹکے سے اوندھے منہ زمین پر پٹخ دیا۔ بابا نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی تھی کہ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے بابا کی گردن پر پیر رکھ دیا اور بابا کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا جسم مچھلی کی طرح تڑپنے لگا تھا۔

"خبردار۔ ایسے ہی لیٹے رہو۔ تم شیطان ہو اور جب تک تمہارا چہرہ نیچے کی طرف رہے گا تم ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور سنو اگر تم نے اپنا چہرہ اوپر کو اٹھایا یا میری طرف موڑا تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا" ...... جوزف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باہر سے اس آدمی کی چیخ سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی اور جوانا بھی کمرے میں آ گیا۔

"بولو کہاں ہیں وہ ایشیائی جو تم سے ملنے آئے تھے۔ کہاں ہیں وہ" ...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"ایشیائی۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ وہ تو چلے گئے تھے۔ تم کون ہو" ...... بابا نے نیچے اوندھے منہ پڑے پڑے کراہتے ہوئے کہا۔

"چلے گئے۔ کہاں چلے گئے" ...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں



"مجھے کیا معلوم۔ وہ مجھ سے مل کر چلے گئے تھے" ...... بابا نے جواب دیا۔ جوزف نے چونکہ گردن پر اپنا بھاری پیر رکھا ہوا تھا اس لئے بابا اسی طرح اوندھے منہ پڑا تھا۔

"جوزف۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے اس آدمی کو ہوٹل میں دیکھا تھا۔ اس کی آنکھیں اور چہرے کے نقوش وہی ہیں۔ اس نے سر پر پگڑی باندھی ہوئی تھی اور داڑھی اور آدھے سے زیادہ چہرہ چھپایا ہوا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم ہوٹل کے سامنے ٹیکسی سٹینڈ پر ڈرائیوروں سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ میں نے اسے ہوٹل سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔"

"ایک کپڑا لے آؤ۔ اس کی آنکھیں بند کرنی ہیں۔ یہ شیطان ہے" ...... جوزف نے کہا تو جوانا نے ایک طرف موجود میز پر پڑا ہوا کپڑا کھینچ لیا اور پھر جوزف کے اشارے پر اس نے اس کپڑے کی مدد سے بابا کی دونوں آنکھیں باندھ دیں۔ جوزف نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے اسے گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور ایک کرسی پر پٹخ دیا۔

"سنو۔ تم جو بھی ہو۔ سچ سچ بتا دو کہ باس عمران اور اس کا ساتھی کہاں ہیں۔ اگر تم سچ بولو گے تو میں تمہیں زندہ بھی چھوڑ سکتا ہوں ورنہ یاد رکھو۔ ابھی تو میں نے آنکھیں بند کی ہیں۔ ورنہ یہ آنکھیں نکالی بھی جا سکتی ہیں۔ بولو۔ کہاں ہیں وہ" ...... جوزف نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دباتے ہوئے کہا۔

20-Jan-10 7:07 pm

"مجھے۔ مجھے معلوم نہیں۔ وہ چلے گئے تھے۔ مجھے نہیں معلوم"۔ بابا نے کہا۔

"یہ ایسے باز نہیں آئے گا جوزف۔ اس کے ساتھ کچھ کرنا پڑے گا"۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کوٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے بابا کی آنکھوں پر بندھے ہوئے کپڑے کو ایک جھٹکے سے کھولا اور خنجر کی نوک اس نے بابا کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ دی۔

"اب بولو کہاں ہے عمران۔ بولو ورنہ"...... جوانا کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ بابا قاقم کا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا۔

"خیال رکھنا۔ اس کی آنکھوں میں براہ راست نہ دیکھنا"۔ جوزف نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ مجھ پر کوئی شیطانی جادو نہیں ہو سکتا"...... جوانا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا اس طرح اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا کہ جیسے کسی نے اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ہو۔ اسی لمحے بابا قاقم کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ بھی کرسی سمیت الٹ کر پیچھے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ جوانا کے اس طرح اچھل کر نیچے گرتے ہی جوزف نے واقعی بجلی کی سی تیزی سے بابا قاقم کے چہرے پر اپنا پنجہ اس طرح مارا تھا کہ اس کی دو انگلیاں تیروں کی طرح بابا قاقم کی دونوں آنکھوں میں گھستی چلی گئیں اور بابا قاقم چیخ مار کر کرسی سمیت الٹ کر نیچے جا گرا تھا



جوانا نیچے گرتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن بابا قاقم چند لمحے تڑپنے کے بعد یکلخت ساکت ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا تھا۔ اس نے مجھے تو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی بہت طاقتور نے مجھے اٹھا کر نیچے پھینک دیا ہو"...... جوانا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تم تو بچ گئے ہو کیونکہ تم اس پر مسلط ہو رہے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے۔ اگر میں اس کی آنکھیں فوراً اندھی نہ کر دیتا تو اب تک تم کسی طور پر کسی ہولناک عذاب میں مبتلا ہو چکے ہوتے"۔ جوزف نے کہا۔ اس پر جوانا نے دیکھا کہ واقعی فرش پر پڑے ہوئے بابا قاقم کی آنکھیں ختم ہو چکی تھیں اور خون اور مواد مل کر اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا۔

"اوہ۔ تو کیا یہ بھی جادوگر ہے۔ شکل و صورت سے تو یہ انتہائی نیک انسان لگ رہا تھا۔ تم نے اسے کیسے پہچان لیا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی اس وقت بے حد حیران ہو رہا تھا کہ ایسے کسی نادیدہ طاقت نے اسے اٹھا کر اس طرح زمین پر پٹخ دیا تھا۔ وہ بار بار اپنے جسم کو اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے اب تک اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

"مجھ پر عظیم وچ ڈاکٹرز کا سایہ ہے۔ ان کی وجہ سے مجھے خود بخود معلوم ہو جاتا ہے کہ کہاں گڑبڑ ہے۔ میں جیسے ہی اس احاطے میں

20-Jan-10 7:08 pm

20-Jan-10 7:08 pm

"تم نے اس کے منہ پر نقش کیوں باندھ دیا ہے۔ میں سمجھا نہیں" ....... جوانا نے کرسی زمین پر رکھ کر سامنے کے رخ پر کھڑے ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اس کی نظریں پہلی بار اس کے سر پر پڑی تھیں۔

"تم نے کہا تھا کہ یہ کوئی منتر پڑھ لے۔ یہ اس کا توڑ ہے۔ جس کو سیاہ دیوی کی لگام دے دی جائے وہ منتر نہیں پڑھ سکتا۔ اس کا یہ اثر ہوتا ہے" ....... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن کیا یہ بول سکے گا" ....... جوانا نے کہا۔

"شروع میں اسے ضرور تکلیف ہو گی لیکن جلد ہی یہ عادی ہو جائے گا۔ اب مسئلہ اس کے باہر موجود ساتھی کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اس سارے احاطے کو کیسے اکیلا چھوڑا جائے" ....... جوزف نے کہا۔

"تم اپنی کارروائی کرو۔ میں اس احاطے کو بند کر کے واپس آتا ہوں۔ پھاٹک کو بند دیکھ کر جو بھی آئے گا خود ہی واپس چلا جائے گا" ....... جوانا نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوانا مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر قاقم کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی قاقم کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو گئے تو جوزف پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد قاقم کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ وہ دونوں آنکھیں اس طرح جھپکا رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے کوئی پردہ آ گیا ہو اور وہ آنکھیں جھپکا کر اسے ہٹانا چاہتا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنا چاہا



... ہونے کی وجہ سے وہ کسمسا کر رہ گیا۔

"... یہ۔ یہ۔ ہو۔ ہو۔ ہو۔ میں۔ میری آنکھیں۔ ... کیوں نہیں رہا" ....... یکلخت قاقم نے خوفزدہ لہجے میں کہا ... تو اس کے منہ سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے لیکن پھر وہ ایک ... کے قابل ہو گیا۔

"میں نے تمہاری دونوں آنکھیں ختم کر دی ہیں۔ اب تم ہمیشہ ... اندھے ہو چکے ہو" ....... جوزف نے انتہائی سرد لہجے میں ... قاقم نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا۔ اس کی چیخوں میں ... خوف تھا اور پھر چیختے چیختے اس نے یکلخت کسی نامانوس زبان میں ... شروع کر دیا۔

"... آگے پڑھ لو شیطان کی اولاد۔ میں نے تمہیں سیاہ لگام ... دی ہے۔ اب تمہارے ان شیطانی منتروں کا کوئی اثر نہیں ہو ..." ....... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو" ....... اچانک قاقم نے ... چیختے ہوئے چیخ کر کہا۔

"باس عمران کہاں ہے۔ بولو اور سن لو کہ اگر تم نے غلط بیانی ... کام لیا تو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ زبان کاٹ دوں گا اور تمہاری باقی عمر قاہرہ کی سڑکوں پر گھسٹتے ہوئے گزرے گی ... تمہارے جسم پر مکھیاں بھنبھناتی رہیں گی لیکن تم انہیں اڑا نہ سکو گے ... اب شروع ہو جاؤ" ....... جوزف نے سرد لہجے میں کہا۔

20-Jan-10 7:08 pm

"...وہ چلا گیا تھا۔ میں کہہ رہا ہوں۔ وہ چلا گیا تھا"...... قاقم نے کہا مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک ہولناک چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم اس بری طرح پھڑکنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر پھڑکتی ہے۔...... جوزف نے پوری قوت سے ضرب لگا کر اس کی دائیں ران کی ہڈی ہی توڑ ڈالی تھی۔ چند لمحوں بعد ہی قاقم کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ یہ پھر بے ہوش ہو گیا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو صرف ایک ہڈی ٹوٹی ہے اس کے جسم میں ابھی بہت سی ہڈیاں سلامت ہیں"...... جوزف نے پھنکارتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک بار پھر اس کے ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد قاقم کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف پیچھے ہٹ گیا۔

"اب اسے پانی کی ضرورت پڑے گی"...... جوزف نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں لے آتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جب سے بابا قاقم نے جوانا کو بغیر ہاتھ لگائے پراسرار انداز میں اٹھا کر زمین پر پٹخا تھا۔ جوانا ذہنی طور پر جوزف کا جیسے ماتحت سا بن گیا تھا کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا کہ ان عجیب معاملات کو ڈیل کرنا اس کے بس کا روگ نہیں ہے جبکہ جوزف اسے آسانی سے



[illegible] چند لمحوں بعد بابا قاقم ایک بار پھر کراہتا ہوا ہوش [illegible] کے ساتھ ہی اس نے حلق پھاڑ کر چیخنا شروع کر دیا۔

[illegible] ایک ہڈی ٹوٹی ہے ابھی تمہارے جسم میں بے شمار ہڈیاں [illegible] ابھی سے کیوں اس طرح چیخ رہے ہو۔ جوزف نے [illegible] کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم نے یہ کیا کر دیا ہے۔ میری کوئی قوت کام [illegible] تم نے کیا کر دیا ہے۔ مم۔ مجھے پانی پلاؤ۔ میں مر رہا [illegible] قاقم نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"پانی بھی مل جائے گا۔ مجھے بتاؤ کہ باس عمران کہاں ہے"۔ [illegible] نے سرد لہجے میں کہا۔

"پ۔ پ۔ پانی پلا دو۔ پ۔ پانی"...... قاقم نے ڈوبتے [illegible] لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوانا ہاتھ میں پانی کا مگ اٹھائے واپس [illegible] اور پھر جوزف کے کہنے پر اس نے قاقم کے جبڑے بھینچ کر اس کے [illegible] پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ قاقم نے اس طرح پانی پینا شروع کر [illegible] پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب اس نے پینا بند کیا تو جوانا نے [illegible] میں موجود باقی پانی اس کے چہرے پر اچھال دیا۔

"اب جلدی سے مجھے بتا دو۔ ورنہ اس بار نہ ہی تمہیں پانی ملے گا اور [illegible] تمہاری کوئی ہڈی سلامت رہے گی"...... جوزف نے غراتے [illegible] کہا۔

"تم۔ تم کچھ نہ کر سکو گے۔ وہ۔ وہ فرار ہو گئے ہیں کوٹھری کی حفاظت

سے اور بختاوری اب انہیں تلاش کر رہی ہے"...... قاقم نے اٹک اٹک کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"بختاوری سے تمہارا مطلب جیوتی"...... جوزف نے چونک کر کہا تو قاقم بھی چونک پڑا۔

"تم۔ تم جیوتی کو جانتے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کون ہو تم"...... قاقم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بوڑھے گدھے۔ ہم باس عمران کے ساتھی ہیں۔ اس لئے جیوتی تو کیا ہم تو اور بھی بہت کچھ جانتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ تم جیوتی کے ساتھی ہو۔ اب بولو کہ فرار سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ کیا کیا تم نے باس عمران کے ساتھ"...... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور قاقم نے عمران اور اس کے ساتھی کے آنے سے لے کر انہیں سوداب طا مشروب پلانے اور پھر قید کرنے، پروفیسر کے آنے اور پھر عمران اور اس کے ساتھی کے فرار ہونے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ تو تم نے باس عمران اور ٹائیگر کو حرام پلا کر انہیں قابو کیا اور یہ سب کچھ تم نے کیا"...... جوزف نے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ میں نے تو جیوتی کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا"...... قاقم نے کہا۔

"تم نے پروفیسر کی آمد کی بات کی تھی۔ کیا وہ آ گیا ہے یہاں"۔



...نے پوچھا۔

"...پروفیسر یہاں آ گیا ہے۔ میں نے اسے رپورٹ دی ہے۔ وہ ...ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے"...... قاقم نے جواب دیا۔

"...اس نے تم وہاں گئے تھے۔ کس کمرے میں ٹھہرا ہوا ..."...نے چونک کر پوچھا اور قاقم نے اسے کمرہ نمبر بتا دیا۔

"...فون تو ہو گا۔ اس کی بات کی تصدیق کر لی جائے"۔ جوزف ...دیکھتے ہوئے کہا۔

"...شک ہوٹل والوں سے پوچھ لو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس ...کہاں ہوں۔ مجھے بتاؤ۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ فون کہاں ..." قاقم نے فوراً کہا۔

"تم اس وقت اس بڑے تہہ خانے میں ہو جس میں شراب کا ڈھیر ..."...... جوانا نے کہا۔

"...اوہ۔ تم مجھے یہاں لے آئے ہو۔ مگر۔ مگر یہ کرسی تو یہاں کی ... جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں یہ تو اوپر والے کمرے کی ہے"۔ قاقم ...چیختے ہوئے کہا۔

"ہم انہیں کرسی سمیت ہی یہاں لے کر آئے ہیں"...... جوانا نے ...ہنستے ہوئے کہا۔

"...تو پھر یہاں سرخ رنگ کی ایک الماری ہے۔ اس کے اندر ...فون سیٹ موجود ہے۔ اس سے چیکنگ کر لو"...... قاقم نے ...ے کہا۔

20-Jan-10 7:09 pm

"یہ تو بڑی مکار ہے۔ یہ اس طرح سب کچھ کیوں بتا رہا ہے [illegible]
اسے جلدی ہے کہ ہم پروفیسر کے بارے میں پوچھیں۔ وہ [illegible]
شیطان کا نائب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسے ہمارے متعلق [illegible]
جائے"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ جب تک اس سے براہ راست بات نہ کی [illegible]
اسے پتہ نہیں چل سکے گا۔ میں صرف ہوٹل انتظامیہ سے تصدیق [illegible]
چاہتا ہوں کہ کیا واقعی پروفیسر البرٹ وہاں موجود ہے یا نہیں [illegible]
جوزف نے جواب دیا اور سرخ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس [illegible]
الماری کھولی۔ اس کے اندر واقعی کارڈلیس جدید انداز کا فون [illegible]
موجود تھا۔ جوزف نے فون اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

"ہوٹل القاہرہ کے نمبر بتائیں"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے پوچھا اور دوسری
طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ جوزف نے فون آف کر کے ہوٹل کے [illegible]
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہوٹل القاہرہ"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

"یونائیٹڈ کارمن سے پروفیسر البرٹ نے آپ کے ہوٹل میں
ٹھہرنا تھا۔ کیا وہ آ گئے ہیں"۔ جوزف نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے۔ میں معلوم کر کے بتاتی ہوں"



[illegible] طرف سے لیڈی آپریٹر نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے
[illegible] آواز دوبارہ سنائی دی۔

"[illegible] سٹر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔۔۔ آپریٹر نے پوچھا۔

[illegible] جوزف نے جواب دیا۔

"[illegible] تشریف لا چکے ہیں۔ کیا آپ ان سے بات کرنا چاہتے [illegible]
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ میں خود ان سے بالمشافہ ملاقات کروں گا۔ شکریہ"۔
[illegible] نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"اس حد تک تو اس نے سچ بولا ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ باس
[illegible] تلاش کیا جائے۔ وہ بختاری اور اس کی طاقتیں بھی باس کی
[illegible] میں ہوں گی"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب ان کا گرگماں موجود ہے تو پھر اس بختاری وغیرہ کے چکر
[illegible] پڑنے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"کون گرگا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"یہ پروفیسر البرٹ۔ اور کون۔ ہم جا کر اس کی گردن دباتے ہیں۔
وہ خود ہی بختاری وختاری کو بھگا دے گا"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"وہ۔ وہ تو شیطان کا نائب ہے۔ اس پر ہاتھ کیسے ڈالا جا سکتا
ہے"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم پہلے اس کے کمرے میں بے ہوش کر دینے والی
گیس فائر کر دیں گے اور پھر اس کا بھی یہی حشر کریں گے جو اس بڈھے

کا کیا کیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ اوہ ۔ ویری گڈ ۔ یہ واقعی قابل عمل بات ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے ۔ اس قاقم کا"...... جوانا نے قاقم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"م ۔ م ۔ مجھے چھوڑ دو ۔ میں نے تمہیں سچ سچ بتا دیا ہے"۔ قاقم نے جو پہلے آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا اپنے متعلق بات سن کر انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے باس کو پھنسایا ۔ یقیناً باس تمہاری شکل وصورت کی وجہ سے پھنس گیا ہو گا ۔ تم جیسے آدمی کو زندہ چھوڑ دینا جرم ہے ۔ کم از کم میں ایسا جرم نہیں کر سکتا"...... جوزف نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی قاقم کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور اس نے کرسی پر ہی پھڑکنا شروع کر دیا۔ جوزف مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا اور گولیاں قاقم کے سینے میں گھستی چلی گئیں ۔ چند لمحوں بعد ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ مر چکا تھا۔

"آؤ اب یہاں سے نکلیں"...... جوزف نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کے ملازم کا کیا ہوا اسے بھی تو ختم کرنا ہے"...... جوزف نے تہہ خانے سے باہر آتے ہوئے کہا۔



"اس کی فکر مت کرو ۔ میں اس کی گردن پہلے ہی توڑ چکا ہوں"...... جوانا نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر آئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ بڑی سڑک پر پہنچ کر انہیں ٹیکسی مل گئی اور جوانا نے اسے مین مارکیٹ چلنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں ایک بہت بڑی مارکیٹ میں پہنچا دیا۔

"میں کیپسول لے آتا ہوں ۔ تم بیٹھو"...... جوانا نے جوزف سے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوانا ٹیکسی سے اتر کر مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف سمجھ گیا کہ جوانا بے ہوش کر دینے والی گیس کے مخصوص کیپسول لینے گیا ہے ۔ یہ مخصوص کیپسول ہوتے ہیں جو بظاہر ایک دوا ہوتی ہے ۔ لیکن جب کیپسول کو توڑ دیا جائے تو اس میں موجود دوا ہوا کے ساتھ مل کر بے ہوش کر دینے والی گیس میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔ کافی دیر بعد جوانا واپس آ گیا۔

"اب ہوٹل القاہرہ چلو"...... جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"یہاں اسلحے کی بھی دکانیں موجود ہیں ۔ میں نے فارگن خرید لی ہے"...... جوانا نے پاکیشیائی زبان میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر ٹیکسی نے انہیں ہوٹل القاہرہ اتار دیا۔ جوانا نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور

ساتھ ہی رواج کے مطابق ٹپ دے کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی
طرف بڑھ گئے۔



ہ خاصی تیز رفتاری سے قریبی شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔
رک پر اکا دکا ٹرک کبھی کبھی نظر آ جاتے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فیلیا
تی جبکہ سائیڈ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر عقبی سیٹ پر تھا۔ فیلیا
ہی تک اس بات پر اصرار کر رہی تھی کہ عمران اسے بھی اپنے ساتھ
ہرہ لے جائے تاکہ وہ اپنے سوتیلے باپ سے اپنی ممی کا انتقام لے سکے
ین عمران ہر بار انکار کر دیتا تھا۔

اگر پروفیسر بقول تمہارے اس قدر طاقت رکھتا ہے کہ وہ مجھے
ممی کی طرح مسل دے گا تو پھر تمہیں کیوں نہیں نقصان پہنچا سکتا۔
فیلیا نے زچ ہو کر کہا تو عمران مسکرا دیا۔

میں مسلمان ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام زبانی بھی یاد
ہے پھر قاہرہ جا کر میں پروفیسر سے ملنے سے پہلے اسے لکھ کر اپنے پاس
رکھوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو فیلیا حیرت

20-Jan-10 7:09 pm

بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی۔

"تم عیسائی ہو۔ تم شیطانی طاقتوں سے بچنے کے لئے کیا کرتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ممی نے اپنی خاندانی صلیب دی تھی اور مجھے ہدایت کی تھی کہ میں اسے ہر وقت اپنے گلے میں پہنے رہوں تاکہ میں شیطانی طاقتوں سے محفوظ رہوں۔ ویسے مجھے ایک بار ممی نے بتایا تھا کہ تمہارے اندر پیدائشی طور پر ایک ایسی خاصیت ہے کہ تمہارے ارد گرد ایسا حفاظتی دائرہ موجود ہے کہ کوئی شیطانی طاقت اس دائرے میں داخل نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ ممی نے بتایا تھا کہ یہ حفاظتی دائرہ تقریباً ایک کلو میٹر پر محیط ہے۔ ممی نے کوئی خاص لفظ بھی بتایا تھا۔ اب تو مجھے یاد نہیں ہے کوئی کاگوری ناگوری۔ کچھ ایسا ہی لفظ تھا"...... فیلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ناکاگی تو نہیں کہا تھا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میرے خیال میں ایسا ہی لفظ تھا"...... فیلیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اوہ۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک شیطانی طاقتوں سے ہمارا ٹکراؤ نہیں ہو سکا۔ ورنہ کافی وقت گزر چکا ہے۔ اب تک تو انہیں ہم سے ٹکرا جانا چاہئے تھا۔ کیونکہ ان کے قبضے سے ہمارے نکل جانے پر وہ بے حد برافروختہ ہوں گی"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا جیسے



سکرین پر کسی نے سیاہ رنگ کا پردہ سا تان دیا ہو۔ فیلیا نے چیخ ماری اور لاشعوری طور پر اس کا پیر بریک پیڈل پر پوری قوت سے دب گیا لیکن کار کی رفتار کم نہ ہوئی اور وہ اسی رفتار سے دوڑتی رہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا ہو۔ اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ مسلسل پیچھے چلی جا رہی تھی۔ کار اسی رفتار سے دوڑی چلی جا رہی تھی پھر اچانک سیاہ رنگ کی چادر ونڈ سکرین سے غائب ہو گئی البتہ سکرین پر دو سرخ بلب سے روشن ہو گئے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا تم نے دھاکلا کی طاقت۔ فیلیا ناکاگی ہے لیکن دھاکلا کے سامنے ناکاگی کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میرا نام دھاکلا ہے۔ میری طاقت سب پر حاوی ہے اور اس کا ثبوت تمہیں مل گیا ہوگا اب یہ کار میری مرضی کے مطابق چلے گی اور میں جب چاہوں گا اسے ٹکرا کر سینکڑوں پلٹنیاں کھلاؤں گا۔ اس وقت تک کہ تم تینوں کے جسموں کی ہڈیاں سرمہ بن جائیں گی"...... اچانک کار کی ونڈ سکرین کی طرف سے ایک بھاری نامانوس اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ جب سے یہ آواز سنائی دینے لگی تھی فیلیا یکلخت خاموش ہو گئی تھی۔ وہ کار اب بھی چلا رہی تھی لیکن اس کا انداز بالکل روبوٹ جیسا تھا۔ یہ آواز جیسے ہی بند ہوئی۔ عمران کو اچانک محسوس ہوا جیسے اس کی زبان حرکت کر سکتی ہے۔ اس کے جبڑے بھی ہل سکتے ہوں۔

"بولو۔ میں نے تمہیں بولنے کی اجازت دے دی ہے۔ بولو۔ میں

20-Jan-10 7:10 pm

سنا چاہتا ہوں کہ تم اس سے پروفیسر البرٹ بھی خوفزدہ ہے۔ تم میری طاقت کے متعلق کیا کہتے ہو"۔۔۔۔۔ آواز دوبارہ سنائی دی۔ اس بار اس کا لہجہ مضحکہ اڑانے والا تھا۔

"کار ایک طرف کر کے روک دو فیلیا۔ تاکہ اس دھاکلا سے تفصیلی مذاکرات ہو سکیں۔ یہ تو واقعی کوئی دلچسپ چیز ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کار کے بریک چیخ اٹھے اور فیلیا نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ ونڈ سکرین پر بجنے والے سرخ بلبوں کی روشنی اور تیز ہو گئی۔

"فیلیا میری مرضی کی پابند ہے۔ کار میں نے روکی ہے۔ تم سے واقعی تفصیلی بات چیت ہونی چاہئے۔ موت تو بہرحال تمہارا مقدر ہے اور میرے بس میں ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ تم خاصے دلچسپ آدمی ہو۔ ایک منفرد آدمی"۔۔۔۔۔ دھاکلا کی آواز سنائی دی۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ کیا تم باگوری سے زیادہ طاقتور ہو"۔ عمران نے پوچھا۔ اس کا جسم ویسے ہی ساکت تھا۔ صرف اس کا منہ جبڑے اور زبان حرکت کر رہی تھی۔ فیلیا بے حس و حرکت بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہا ہا ہا۔ باگوری۔ تم اسے میرے مقابلے پر طاقتور کہہ رہے ہو۔ میری طاقت کے سامنے تو اس کی حیثیت ایک حقیر ترین کیڑے سے زیادہ نہ تھی۔ ویسے وہ اپنی حماقت سے ماری گئی ہے۔ ورنہ شاید اتنی آسانی سے تم اس کا بھی خاتمہ نہ کر سکتے"۔۔۔۔۔ دھاکلا کی آواز سنائی دی



"اور بھنڈاری۔ اس سے کبھی تمہارا مقابلہ ہوا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دھاکلا کی ایک بار پھر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"جبوتی کو یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ بھنڈاری بن کر وہ اس قدر طاقتور ہو جائے گی کہ میں اس سے انتقام نہ لے سکوں گا۔ لیکن یہ اس کی غلطی تھی۔ وہ چونکہ پروفیسر کی ماتحت تھی اور میں پروفیسر کے ساتھ اس وقت شامل ہو سکتا تھا جب پروفیسر مجھے از خود بلاتا۔ لیکن پروفیسر کو میری بے پناہ طاقت کا علم ہونے کے باوجود اس بات کا بھی ڈر تھا کہ مجھے بلانے پر پروفیسر کی اپنی قوت میں بے پناہ کمی ہو جائے گی۔ ہمارے نظام کا یہ اصول ہے کہ جب کسی بھی طاقتور قوت کو جس کا تعلق اس کے نظام سے نہ ہو۔ مدد کے لئے بلایا جائے تو اپنی طاقت دو تہائی اس کے حوالے کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جب تم بھنڈاری کے قبضے سے فرار ہو گئے اور تم نے بھنڈاری کی تمام قوتوں کو اس کو جڑ کی طاقت سے فنا کر کے رکھ دیا تو پروفیسر تم سے خوفزدہ ہو گیا اور پھر پروفیسر نے مجھے اپنی مدد کے لئے طلب کر لیا۔ میں تو نجانے کب سے اس موقع کے انتظار میں تھا۔ جبوتی نے بہت پہلے جب وہ بڑے شیطان کی خاص منظور نظر تھی۔ میری شکایت شیطان سے کی تھی اور شیطان نے میری آدھی طاقتیں سلب کر لی تھیں۔ تب سے میں نے جبوتی سے انتقام لینے کا عہد کر لیا تھا۔ میں اس انتظار میں تھا کہ جب شیطان جبوتی سے ناراض ہو گا تو میں جبوتی کو اپنی ذریات میں شامل کرنے کی اجازت شیطان سے لے لوں گا اور پھر وہ میری ماتحت ہو جائے گی اور

میں اس سے بھرپور انتقام لے سکوں گا۔ لیکن پھر پروفیسر سامنے آگیا۔
اس نے اپنے شیطانی کارناموں سے شیطان کو اس قدر خوش کر دیا کہ
شیطان نے اسے اپنی خاص مجلس کا رفیق بنا لیا۔ رفیق شیطان کے
اختیارات شیطان جیسے ہی ہوتے ہیں اور پھر اس پروفیسر نے شیطان
سے جبوتی کو اس کی ذریات سمیت اپنے لئے مانگ لیا اور شیطان نے
جبوتی اسے بخش دی۔ اس طرح جبوتی پروفیسر کی تحویل میں چلی گئی اور
اس کے اس قدر قریب ہو گئی کہ پروفیسر جبوتی پر بے حد اعتماد کرنے
لگا۔ پھر پروفیسر کو رعمیس حاصل کرنے کی سوجھی تاکہ اس رعمیس کی
مدد سے وہ شیطان کا رفیق خاص بن سکے۔ رفیق خاص شیطانی نظام کا
ایسا عہدہ ہوتا ہے جیسے تمہاری دنیا میں بادشاہ کے بعد وزیر اعظم ہوتا
ہے۔ شیطان کو اگر بادشاہ سمجھ لو تو رفیق خاص وزیر اعظم ہوتا ہے۔
رفیق خاص کو بہت زیادہ اور ناقابل یقین حد تک شیطانی طاقتیں اور
اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ صدیوں پہلے لاہوشا شیطان کا رفیق
خاص تھا لیکن پھر اسے موت آگئی اور رفیق خاص کا عہدہ خالی ہو گیا۔
لاہوشا اس رعمیس کی مدد سے شیطان کا رفیق خاص بنا تھا۔ اس نے
مرنے سے پہلے رعمیس کو اس طرح چھپا دیا کہ کوئی انسان ۔ کوئی
طاقت اسے حاصل نہ کر سکے۔ پروفیسر کو اس کا علم ہو گیا۔ چنانچہ اس
نے رعمیس کی تلاش شروع کر دی اور اس تلاش کے دوران تم اس
سارے سلسلے میں داخل ہو گئے۔ تمہارے متعلق پروفیسر کو فوراً معلوم
ہو گیا کہ تم میں ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ تم اس رعمیس کو تلاش



کر لو گے اور اسے حاصل بھی کر لو گے۔ لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ
کسی کے ہاتھ نہ آتے تھے۔ عام انسان نہ تھے لیکن پروفیسر
زیادہ اس نے جبوتی کو اس کام پر لگا دیا لیکن جبوتی [illegible]
اس نے پروفیسر کی خواہش کو دیکھتے ہوئے اس سے
عہدہ طلب کر لیا اور پروفیسر نے اسے مختاری بنا دیا۔ اس
بے حد طاقتور ہو گئی۔ پھر اس نے تمہیں اپنی ایک طاقت
[illegible] کر تمہیں اور تمہارے ساتھی کو قید کر لیا لیکن تم
ذہانت کی وجہ سے نہ صرف اس کے اڈے سے فرار ہو گئے
نے اس کی ذریات کو بھی فنا کر ڈالا اس دوران پروفیسر کو
بھی تھی وہ یہاں پہنچ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ چونکہ تمہارا
کے قابو میں آگیا ہے اس لئے اب تمہیں شیطانی نظام کا
بنا دیا جائے اور تمہاری بے پناہ صلاحیتوں اور ذہانت سے دنیا
کو پھیلایا جائے اور شیطانی نظام کو طاقتور بنایا جائے۔ لیکن
تمہارے فرار ہونے کی خبر ملی تو وہ تم سے خوفزدہ ہو گیا۔ اس
کہ اس نے آخر کار مجھے بلایا۔ کیونکہ اب وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا
صرف وحاکلا ہی شیطانی نظام میں ایسی طاقت ہے جو تمہارا مقابلہ
سکتی ہے۔ میں تو نجانے کب سے اس موقع کے انتظار میں تھا۔
میں نے تمہارے خاتمے کی حامی بھر لی اور جبوتی اور اس کی
ذریات کی قربانی مانگ لی اور پروفیسر نے دے دی اور اس طرح میرا
پورا ہو گیا۔ جبوتی اور اس کی تمام ذریات کو میں نے فنا کر دیا

ہے۔ پروفیسر کو بھی معلوم تھا کہ اس کی بیٹی ناگاگی ہے اور ناگاگی کے پاس پہنچ گئے تھے اس لئے جبوتی اور اس کی ذریات تلاش نہ کر سکی تھیں لیکن میرے راستے میں ایسی کوئی رکاوٹ نہ تھی اس لئے میں یہاں پہنچ گیا اور اب تم میرے قبضے میں ہو"...... دھاکلا نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"تم کس قسم کی شیطانی طاقت ہو۔ کیا تم سرخ اندھیروں کی پیداوار ہو یا سڑاند اور تعفن کی"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ تو تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ شیطانی طاقتیں کس طرح پیدا ہوتی ہیں۔ ویسے میں سرخ اندھیروں کی پیداوار ہوں۔ ان سرخ اندھیروں کی جو صدیوں تک زمین کی تہوں میں پرورش پاتے رہے اور جب زمین کو پھاڑ کر باہر نکلیں گے تو وہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے آئے اور میں شیطان کے ہاتھ آ گیا۔ شیطان نے میری طاقت اور قوت کو ابھارا۔ اسے خاص روپ دیا۔ اس طرح میں دھاکلا بن گیا۔ سب سے بڑی طاقت۔ سب سے بڑی طاقت"...... دھاکلا نے جواب دیا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ دھاکلا کس قسم کی شیطانی طاقت ہے۔

"دیکھو دھاکلا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری تمام طاقتیں بالکل اسی طرح فنا ہو سکتی ہیں جس طرح باکوری اور جبوتی کی ہوئی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کے ایک حرف میں اتنی طاقت ہے کہ وہ تم جیسی طاقت کو فنا کر کے رکھ دے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔



"مجھے معلوم ہے عمران کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ تم یہی سوچ رہے ہو کہ میں نے تمہیں بولنے کی اجازت دے کر حماقت کی ہے اور مقدس روشن کلام پڑھ کر باکوری کی طرح مجھے فنا کر دو گے۔ لیکن یہ سوچ بچگانہ ہے۔ تم دھاکلا کی طاقتوں سے واقف ہی نہیں"...... دھاکلا کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کا تم پر اثر نہیں ہو گا۔ اگر تمہاری یہ سوچ ہے تو تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس سے انکار نہیں ہے کہ یہ مقدس روشن کلام بے پناہ طاقتور ہے اور میری اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن شاید تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس کلام میں موجود طاقت کے اثرات اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب انہیں ایسی زبان ادا کرے جس میں اثر ہو اور زبان میں اثر انسان کے کردار۔ اس کے یقین۔ اس کی عبادت نیکی اور الفاظ کی ادائیگی اور خلوص کی بنا پر ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ تمہاری زبان میں بھی اثر ہے لیکن یہ اثر اس قدر نہیں ہے کہ تم اس کلام کی مدد سے مجھے ختم کر سکو۔ دوسرے لفظوں میں تمہاری زبان میں ابھی اس قدر اثر نہیں کہ یہ مقدس روشن کلام اپنا مکمل اثر ظاہر کر سکے باکوری اور جبوتی دونوں میرے مقابلے میں انتہائی حقیر طاقتیں تھیں اس لئے ان کی حد تک تمہاری زبان میں جو اثر تھا اس کی وجہ سے مقدس روشن کلام نے اپنا کام کر دکھایا۔ لیکن میں نے دیکھ لیا ہے کہ

تمہارا یہ اثر محدود ہے کیونکہ تم بہرحال ایک دنیادار آدمی ہو اور اپنے پیشے میں بعض اوقات تمہیں مجرموں کا اپنی خاص مصلحتوں کی وجہ سے خون بہانا پڑتا ہے اور اکثر معاملات میں تمہیں جھوٹ کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ابھی تم اس سطح تک نہیں پہنچے کہ روشن کلام تمہاری زبان پر آنے کے بعد اپنی پوری قوت ظاہر کر سکے اور تمہاری زبان کا اتنا اثر بھی صرف اس لئے ہے کہ تم فطرتاً نیک آدمی ہو۔ انتہائی باکردار ہو اور اپنی ماں کا بے حد ادب بھی کرتے ہو۔ اس کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ فیاض اور سخی بھی ہو۔ غریب اور مستحق افراد کی خاموشی سے مدد بھی کرتے ہو۔ بس ایسی ہی چند اور خصوصیات ہیں ورنہ اتنا بھی اثر نہ ہوتا"...... دھاکلا نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے تم نے باقاعدہ ان معاملات میں ریسرچ کر رکھی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دھاکلا کے قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"تم دراصل جانتے ہی نہیں ہو کہ میں کون ہوں اور مجھ میں کتنی طاقت ہے۔ بہرحال اب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ تمہیں ہلاک کرنے والی طاقت کون ہے اس لئے اب تمہیں اپنے انجام کو پہنچ جانا چاہئے"...... دھاکلا کی آواز سنائی دی اور پھر اس کے ساتھ ہی یکلخت کار کا انجن خود بخود جاگ اٹھا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھ گئی۔ اس کی رفتار یکلخت اس قدر تیز ہو گئی تھی جیسے پوری طاقت سے



کھینچ جانے والی کمان سے تیر نکلتا ہے۔ وہ دو سرخ بلب ابھی تک ونڈ سکرین پر جل رہے تھے کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ فیلیا کسی روبوٹ کی طرح کار چلا رہی تھی۔ عمران اور ٹائیگر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کار کے اسٹارٹ ہوتے ہی عمران کی زبان ایک بار پھر ساکت ہو گئی تھی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دھاکلا سے مقابلہ کرنے چلے تھے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... دھاکلا کی آواز سنائی دی اور اسی لمحے اچانک ایک موڑ سے ایک ہیوی ٹرک سامنے آیا اور کار اس قدر تیز رفتاری سے اس ٹرک کی طرف بڑھنے لگی جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے۔ عمران اس وقت واقعی انتہائی بے بسی کے عالم میں کار کو ٹرک کی طرف پوری رفتار سے بڑھتا دیکھ رہا تھا اور اس کا انجام تو اس کے ذہن میں پوری طرح واضح تھا کہ یکلخت فیلیا کے بازوؤں نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور دوسرے لمحے کار کسی لٹو کی طرح گھومی اور پھر دو پہیوں پر چلتی ہوئی وہ ٹرک کی سائیڈ سے زائیں کی آواز سے نکلتی چلی گئی اور پھر جیسے عمران کا جسم یکلخت حرکت میں آگیا۔ ونڈ سکرین پر جلنے والے دونوں بلب بھی عین اسی لمحے اچانک بجھ گئے تھے۔ جس لمحے فیلیا کے بازو حرکت میں آئے تھے۔ پھر بریک لگنے کی تیز چیخوں سے ماحول گونج اٹھا اور چند لمحوں بعد کار ایک جھٹکے سے سائیڈ پر رکی اور اس کے ساتھ ہی فیلیا ایک چیخ مار کر سٹیئرنگ پر اوندھی ہو گئی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور نیچے اترا ہی تھا کہ ٹرک سے جو کچھ آگے جا کر کار کی طرح رک

20-Jan-10 7:11 pm

گیا تھا۔ ایک لمبا تڑنگا آدمی اچھل کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا عمران کی طرف آنے لگا۔ یہ مقامی آدمی تھا۔ جس پر ٹرک ڈرائیوروں جیسا لباس تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خشونت اور غصہ تھا۔ ٹائیگر بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا تھا۔

"یہ کیا حماقت تھی۔ کیا تم لوگ پاگل ہو"...... اس ڈرائیور نے قریب آکر غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جب اس کی نظریں سٹیرنگ پر اوندھی پڑی ہوئی فیلیا پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی گڑبڑ تھی مس صاحبہ کے ساتھ۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے انتہائی خوفناک ایکسیڈنٹ سے بچا لیا ہے"...... ڈرائیور نے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ٹھہرو۔ ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے رخ واپس عمران کی طرف موڑ دیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ ایکسیڈنٹ کیسے بچ گیا ہے۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر ڈرائیونگ سیٹ پر میری بجائے کوئی اور ہوتا تو بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نہ ہو سکتا تھا لیکن میرا استاد بڑا کامل تھا۔ اس نے پچاس سال ٹرک چلایا ہے لیکن آج تک اس کا ایکسیڈنٹ نہیں ہو سکا



مجھے بھی پچیس سال ہو گئے ہیں ٹرک چلاتے ہوئے۔ ایسے کئی بار بال بچا ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہو جاتا ہے"...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"واقعی خوش قسمتی اسی کو کہتے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"خوش قسمتی سے تو انکار نہیں ہے جناب۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ میرے استاد نے بتایا تھا کہ جب بھی کبھی کوئی خطرناک لمحہ آجائے تو میں فوراً ہی اللہ تعالیٰ کے بابرکت اسمائے حسنہ کا ورد شروع کر دیا کروں۔ اگر میری موت کی گھڑی نہیں آگئی ہو کہ کسی صورت بھی نہیں ٹل سکتی تو اللہ تعالیٰ اپنا کرم ضرور کرے گا۔ اب آپ دیکھئے۔ کوئی صورت تھی بچ جانے کی۔ بظاہر تو ایک فیصد بھی نہ تھی لیکن عین آخری لمحات میں آپ کی ساتھی خاتون نے حیرت انگیز مہارت کا مظاہرہ کیا اور یہ خوفناک ایکسیڈنٹ ہونے سے بچ گیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے بابرکت اسمائے حسنہ کی برکت سے ہوا ہے"...... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم نے کون سا اسم پڑھا تھا"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے کہاں پڑھا تھا جناب اس وقت مجھے ہوش ہی کہاں تھا۔ یہ تو خود بخود میری زبان پر یا حی یا قیوم کا ورد شروع ہو گیا تھا۔ کیونکہ جناب میرے استاد نے مجھے بتایا تھا کہ ان ناموں میں بڑی طاقت ہے

20-Jan-10 7:11 pm

چنانچہ جب سے آج پچیس سال ہو گئے ہیں میں ہر نماز کے بعد باقاعدگی سے ایک تسبیح اس کی پڑھتا ہوں۔ شاید اس کی وجہ سے زبان پر خود بخود ورد شروع ہو گیا تھا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ اس کی رحمت ہے۔ اچھا جناب خدا حافظ"...... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہونہہ...... تو یہ دعا کالا اپنے آپ کو نجانے کتنا طاقتور سمجھ رہا تھا ان اسمائے حسنہ کی تاب ہی نہ لا سکا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ فیلیا بے ہوش ہو چکی ہے"...... اسی لمحے ٹائیگر نے کہا وہ اب تک خاموش ہی رہا تھا۔

"اسے اٹھا کر عقبی سیٹ پر لٹا دو اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ جاؤ اور سنو۔ مسلسل یا حی یا قیوم کا ورد کرتے رہنا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کار کے سامنے سے مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بے ہوش فیلیا کو ڈرائیونگ سیٹ سے کھینچ کر باہر نکالا اور پھر اسے کار کی عقبی سیٹ پر لٹا دیا۔ سیٹ کے ساتھ منسلک دو بیلٹس اس نے فیلیا کے جسم کے گرد باندھ دی تھیں تاکہ وہ بے ہوشی کے عالم میں سیٹ سے نیچے نہ گر جائے اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران دوبارہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اور اس کے ساتھ ہی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر سڑک پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑنے لگی۔ عمران اور ٹائیگر دونوں کے



ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے۔ وہ دونوں ہی مسلسل یا حی یا قیوم کا ورد کرتے جا رہے تھے۔ ابھی کار نے کچھ فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ عقبی سیٹ سے فیلیا کی کراہنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو فیلیا خود بخود ہوش میں آ رہی تھی۔ عمران نے اپنی بیلٹ ہٹائی اور پھر دونوں فرنٹ سیٹوں سے نکل کر وہ عقبی سیٹ کی طرف گیا۔ اس نے فیلیا کے جسم کے گرد بندھی ہوئی دونوں بیلٹس کھولیں اور فیلیا کو سہارا دے کر اٹھا کر بٹھا دیا۔

"ککک۔ کک۔ کیا۔ کیا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہم بچ گئے ہیں۔ وہ خوفناک ٹرک کہاں گیا"...... فیلیا نے خوفزدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہم بچ گئے ہیں فیلیا۔ ہوش میں آؤ"...... عمران نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تاکہ وہ اس لاشعوری کیفیت سے نکل آئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انتہائی خوف سے بے ہوش ہونے والے اگر زیادہ دیر تک لاشعوری کیفیت میں رہیں تو خوف کا دباؤ ذہن کے خلیات کو ہمیشہ کے لئے تباہ بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے فیلیا کے کراہنے کی آواز سنتے ہی وہ خود اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔

"بچ گئے۔ اوہ گاڈ۔ کیا واقعی بچ گئے۔ مگر کیسے۔ وہ کار تو اس ٹرک کی طرف ہی سیدھی جا رہی تھی۔ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ ادھر نہ جائے لیکن وہ تو سیدھی اسی طرف بڑھی جا رہی تھی اور پھر مجھے ہوش ہی نہ رہا۔ ہم کیسے بچ گئے۔ کیا ٹرک ہوا میں اڑ گیا تھا"...... فیلیا نے

20-Jan-10 7:11 pm

قدرے ہوش میں آتے ہوئے کہا اور عمران اس کے فقرے کا آخری حصہ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ اس وقت واقعی صورت حال ایسی ہی تھی کہ صرف اس صورت میں ہی ایکسیڈنٹ بچ سکتا تھا کہ یا تو کار ہوا میں اڑ جاتی یا پھر ٹرک ہوا میں اڑتا ہوا اوپر سے گزر جاتا اور بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

"نہ ٹرک ہوا میں اڑا اور نہ ہماری کار۔ اس کے باوجود ایکسیڈنٹ نہیں ہوا کیونکہ عین آخری لمحات میں تم نے حیرت انگیز ماہرانہ انداز میں ڈرائیونگ کرتے ہوئے کار کو دو پہیوں پر چلا کر ایکسیڈنٹ بچایا تھا اور پھر جب کار رکی تو تم بے ہوش ہو گئی تھیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور فیلیا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"م۔ میں نے۔ میں نے ماہرانہ ڈرائیونگ کی تھی۔ اوہ۔ مگر کیسے یہ کیسے ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ فیلیا اب پوری طرح ہوش میں آ گئی تھی۔

"اللہ کا کرم ہو گیا ہے اور بس"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسے پوری طرح ہوش میں دیکھ کر اس کے کاندھے چھوڑے اور سیٹ کے کنارے کی طرف کھسک گیا۔

"ہاں۔ واقعی خدا بے حد مہربان ہے۔ بعض اوقات ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ سرخ آنکھیں۔ وہ ونڈ سکرین پر موجود سرخ آنکھیں۔ وہ خوفناک اور نامانوس سی آواز۔ وہ کس کی آواز تھی۔ وہ۔ وہ مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی زمین کی سب سے نچلی تہہ سے بول رہا ہو"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کہا۔



"وہ ایک شیطانی قوت تھی۔ وہ ہمیں مارنے آئی تھی۔ اپنی طاقت کی بڑی ڈینگیں مار رہی تھی لیکن اسے معلوم ہی نہ تھا کہ موت اور زندگی کسی شیطان یا اس کی کسی ذریت کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر منحصر ہے جو سب پر قادر ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔ شہر کے آثار شروع ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"فیلیا۔ تم فرنٹ سیٹ پر چلی جاؤ اور میرے ساتھی کو ایئرپورٹ کا راستہ بتاتی جاؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے فیلیا سے کہا اور فیلیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور فرنٹ سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک پولیس چیک پوسٹ کے قریب جا کر رک گئی سڑک بند تھی اور ہر طرف پولیس ہی پولیس نظر آ رہی تھی۔

"آپ تینوں باہر آ جائیں"۔۔۔۔۔۔ ایک پولیس آفیسر نے کار کے قریب آ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آفیسر۔ میرا نام فیلیا ہے اور میں ایئر لفٹ فیکٹری میں اسسٹنٹ منیجر ہوں۔ یہ دیکھیے میرا کارڈ"۔۔۔۔۔۔ فیلیا نے کار کے ڈیش بورڈ سے ایک کارڈ نکال کر اس پولیس آفیسر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ پہلے باہر آؤ تم سب"۔۔۔۔۔۔ آفیسر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سب سے پہلے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا پھر فیلیا اور ٹائیگر بھی باہر آ گئے۔

20-Jan-10 7:11 pm

تب کہ منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کیا جاتا ہے۔"
پھاٹک پولیس آفیسر نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے تقریباً بیس کے قریب ریوالور ان تینوں کے گرد اٹھ گئے پولیس نے اس طرح ان کے گرد حصار قائم کر لیا تھا جیسے وہ انتہائی مجرم ہوں اور بڑی مشکل سے ہاتھ آئے ہوں۔

"منشیات۔ کہاں ہے منشیات" ...... عمران نے حیران ہو کر کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور دوسرے لمحے فیلیا سمیت ان سب کے ہاتھ عقب میں کر کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔

"یہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ یہ زیادتی ہے۔ کہاں ہے پولیس کمشنر۔ بلاؤ اسے" ...... فیلیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ انہی کے حکم سے کیا جا رہا ہے اور تم تینوں کو بھی وہیں لے جایا جائے گا" ...... اس پولیس آفیسر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر ان تینوں کو ایک پولیس جیپ میں بٹھا دیا گیا اور پولیس جیپ خاصی تیز رفتاری سے شہر کے اندرونی علاقوں کی طرف بڑھنے لگی۔
عمران نے دیکھا کہ ان کی گرفتاری کے ساتھ ہی سڑک کھول دی گئی تھی اور مزید چیکنگ ختم کر دی گئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ سب کچھ صرف ان کی گرفتاری کے لئے کیا گیا تھا۔ گو کلپ ہتھکڑی کھولنا یا پولیس کی گرفت سے نکل جانا عمران کے لئے مشکل نہ تھا لیکن عمران اس لئے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ سب کچھ



کیوں اور کس کے حکم کے تحت ہو رہا ہے۔ اس کے ذہن میں یہ بھی خیال آیا تھا کہ یہ سب دھاکلا کی کارستانی ہے۔ اس نے یہ سب کچھ ہی ناکام ہونے کے بعد یہ پلان بنایا تھا۔ لیکن اس سے اسے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے یہی بات عمران سوچ رہا تھا۔ پولیس جیپ تھوڑی دیر بعد ایک احاطے کے اندر گیٹ کے سامنے رک گئی۔ گیٹ کے باہر دو مسلح باوردی سپاہی موجود تھے۔ انہوں نے جیپ کے رکتے ہی تیزی سے پھاٹک کھول دیا اور جیپ آگے بڑھ گئی۔ یہ عمارت پولیس چیف کا دفتر تھا کیونکہ پھاٹک پر یہی بورڈ نصب تھا اندر بھی کمروں پر افسر بیٹھے موجود تھے۔ عمران، ٹائیگر اور فیلیا کو ایک بڑے سے دفتر نما کمرے میں لے جایا گیا جس میں ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک گنجے سر اور چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم پر براؤن رنگ کی یونیفارم تھی۔ اس کی آنکھوں میں چیتے کی سی چمک تھی اور اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو" ...... اس پولیس چیف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ کیا میرا حلیہ تمہیں پہلے بتایا گیا تھا۔ کس نے بتایا تھا" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وزیر داخلہ صاحب نے" ...... پولیس چیف نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس بار دھاکلا نے نئی چال چلی ہے۔

20-Jan-10 7:12 pm

"... ہو گا" ...... پولیس چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ [illegible] پولیس آفیسر کو انہیں لے جانے کا اشارہ کیا۔

"آؤ" ...... پولیس آفیسر نے عمران سے کہا اور پھر وہ انہیں [illegible]

[illegible]

"یہ تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو" ...... عمران نے [illegible]

[illegible]

[illegible]



وزیرِ داخلہ [illegible] معلوم ہو گیا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وزیرِ داخلہ صاحب کو ان کے مخبروں نے براہِ راست تمہارے متعلق اطلاع دی ہے۔ [illegible] اور عام بھی۔ کیونکہ تم [illegible] تمہاری [illegible] اور پیچھے ہیں تم جہاں ہو وہاں منشیات کی سمگلنگ کی [illegible] ہے" ...... پولیس چیف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی [illegible] پولیس آفیسر اندر داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس تھا۔

"جناب یہ بریف کیس کار میں موجود تھا اس کے خفیہ خانوں میں اصلی [illegible] کی منشیات کی بھاری مقدار موجود ہے" ...... اس پولیس آفیسر نے اندر داخل ہوتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ... تو وزیرِ داخلہ صاحب کو درست اطلاع دی گئی تھی"۔ پولیس چیف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم [illegible] ہمیں اپنے وزیرِ داخلہ کے سامنے پیش کرو وہ [illegible] انہیں اپنی صفائی دے دیں گے" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس بار واقعی [illegible] سے ان کے خلاف چال چلی گئی ہے۔

"جناب وزیرِ داخلہ کو میں بتا دوں گا۔ تم فکر نہ کرو۔ اگر انہوں نے تمہیں طلب کر لیا تو تمہیں پیش بھی کر دیا جائے گا۔ فی الحال تم ..."

عام حالات جیسا ہی کرنا پڑے گا چنانچہ اس کی انگلیوں نے فوری طور پر کف ہتھکڑی کے درمیان موجود بٹن کو ٹٹولنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی ہتھکڑی کھل گئی۔ وہ کیبن کے اندر جس انداز میں کھڑے تھے ان کی پشت پر دیوار تھی اور پولیس والے سائیڈ پر کھڑے تھے۔

"میں پولیس والوں سے مڑ کر بات کرتا ہوں۔ تم اپنی پشت میری پشت سے ملا دو ٹائیگر۔ تاکہ میں تمہاری ہتھکڑی کھول سکوں اور پھر تم نے فیلیا کی ہتھکڑی بھی اسی طرح کھولنی ہے۔ لیکن فیلیا کو اشارے سے بتا دینا کہ اس نے پولیس والوں کو یہ تاثر نہیں دینا کہ ہتھکڑی کھل چکی ہے"...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں ٹائیگر سے بات کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ تم کس زبان میں بات کر رہے ہو اور کیا بات کر رہے ہو"...... پولیس آفیسر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران باقاعدہ اس کی طرف مڑ گیا۔

"تمہارا کیا نام ہے تاکہ بات چیت میں تم سے آسانی ہو جائے۔ تم شکل سے تو واقعی انتہائی شریف آدمی لگتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سلطان ہے اور سن لو کہ مجھے کسی رشوت کی پیشکش نہ کرنا۔ ہم منشیات کے سمگلروں کو اپنا اور اپنے بچوں کا قاتل سمجھتے ہیں"...... پولیس آفیسر سلطان نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔ یہ وہی



آفیسر تھا جو بریف کیس لے کر آیا تھا۔

"کیا یہ بریف کیس تم نے واقعی ہماری کار سے برآمد کیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں ٹائیگر کی ہتھکڑی کے بٹن کو ٹٹولنے میں بھی مصروف تھیں۔

"ہاں۔ یہ کار کی ڈگی میں بچھے ہوئے قالین کے نیچے موجود تھا۔ میں نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا"...... سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے اور عمران کو اس پر قطعاً کوئی حیرت نہ ہوئی کہ یہ بریف کیس کار میں کیسے پہنچ گیا کیونکہ ڈاکلا جیسی شیطانی قوت کے لئے ایسا کھیل کھیلنا کوئی مشکل نہ تھا لیکن اس دوران ٹائیگر کی ہتھکڑی وہ کھول چکا تھا اور اب ٹائیگر فیلیا سے آہستہ آہستہ بات کر رہا تھا۔

"باس۔ کام ہو گیا ہے"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے پاکیشیائی زبان میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ابھی چند ہی لمحے گزرے تھے کہ کمرے کے عقب میں موجود دروازہ کھلا اور دو لمبے قد کے آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے جسموں پر فوجی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر موجود ستار سے وہ دونوں کرنل تھے۔ انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کمرے میں موجود پولیس آفیسر نے انہیں بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیس پیش کیا جائے"...... ایک کرنل نے کہا اور اس پولیس آفیسر نے بریف کیس اٹھا کر ان کے سامنے رکھا اور اسے کھول دیا۔ اس میں واقعی منشیات کے بہت سے بیگ موجود تھے اب چونکہ پولیس آفیسر کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے ہٹ گئی تھیں اس لئے عمران نے آہستہ سے ایک ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا۔ اسے معلوم تھا کہ راستے میں ان کی تلاشی نہیں لی گئی تھی اور اس کی جیب میں موجود مشین پسٹل ابھی تک موجود ہے اور واقعی ایسا ہی تھا۔ اس نے بڑی آہستگی سے مشین پسٹل جیب سے نکال لیا اور ہاتھ کو سختی سے اپنے جسم کے ساتھ لگائے رکھا تاکہ مشین پسٹل کو چیک نہ کیا جا سکے پولیس آفیسر وزیر داخلہ کو ہونے والی مخبری اور پھر کار کو روکنے کے بارے میں تفصیل بتا رہا تھا۔ دونوں کرنل خاموش بیٹھے پولیس آفیسر کی رپورٹ سن رہے تھے ان کے چہروں پر پتھر کی سی سنجیدگی تھی۔

"آپ حضرات کو صفائی میں کچھ کہنا ہے"...... پولیس آفیسر کی بات ختم ہونے پر ایک کرنل نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ہم بے گناہ ہیں۔ کیا آپ صرف پولیس رپورٹ سن کر مقدمے کا فیصلہ کر دیں گے۔ وہ مخبر کون ہے۔ اس نے کیسے مخبری کی۔ کوئی اور گواہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ خصوصی عدالت ہے اور ہمیں اپنے پولیس آفیسران کی دیانت پر مکمل اعتماد ہے۔ مال برآمد ہو چکا ہے۔ اس لئے تمہیں موت کی سزا



سنا دی جاتی ہے اور پولیس آفیسر سلطان کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے سرکاری ریوالور سے ہمارے سامنے ہمارے فیصلے پر عمل درآمد کرے"...... اسی کرنل نے کسی روبوٹ کی طرح بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... پولیس آفیسر سلطان نے پیچھے ہٹ کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیلٹ کے ساتھ لٹکے ہوئے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دوسرے لمحے گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی پولیس آفیسر سلطان اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے دو اور پولیس آفیسرز چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ یہ کیا"...... دونوں کرنلوں نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے چیخ کر کہا لیکن دوسرے لمحے عمران نے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کر دیا۔ کیبن فولاد کی لمبی لمبی پلیٹوں سے بنایا گیا تھا لیکن ان کے درمیان اتنا فاصلہ موجود تھا کہ گولی تو ایک طرف مشین پسٹل کو بھی باہر نکالا جا سکتا تھا اس لئے عمران کو پولیس آفیسرز کو نشانہ بنانے میں کسی دقت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور ان کرنلوں کو بھی نشانہ بنانے کے لئے اسے صرف ہاتھ کو گھمانا پڑا تھا اور دوسرے لمحے دونوں کرنل فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تم نے سب کو قتل کر دیا ہے۔ اس طرح۔ اوہ۔ یہ تو قتل ہے۔ یہ سرکاری آدمی تھے"...... فیلیا نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے

20-Jan-10 7:12 pm

میں بچا۔

"ہم بے گناہ ہیں اور بے گناہ افراد کو دنیا کا ہر قانون اپنی جان کو تحفظ دینے کا اختیار دیتا ہے۔ ان لوگوں نے یہ کمرہ اور یہ کیبن بنایا ہی اس لئے ہے کہ وہ یہاں لوگوں کو پکڑ کر لاتے ہیں اور پھر عدالت کا ڈرامہ ظاہر کر کے انہیں یہیں اس کیبن میں ہی گولی مار دی جاتی ہے۔ تم نے مارک نہیں کیا کہ کیبن میں خون کے بڑے بڑے خشک دھبے صاف نظر آ رہے ہیں اور حقیقتاً انہی دھبوں کی وجہ سے مجھے فوری طور پر حرکت میں آنا پڑا تھا۔ ورنہ شاید میں بھی اس انتظار میں رہتا کہ یہ ہمیں یہاں سے نکال کر کسی قید خانے میں پہنچا دیں گے اور ہم راستے میں فرار ہو جائیں گے۔ لیکن اگر میں ہتھکڑی نہ کھولتا اور مشین پسٹل کا فوری فائر نہ کرتا تو اب تک ہم تینوں لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے"...... عمران نے فیلیا کو تسلی دینے کی غرض سے وضاحت کرتے ہوئے کہا کیونکہ فیلیا کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس ساری کارروائی سے انتہائی خوفزدہ ہو گئی ہے اور ظاہر ہے ابھی انہوں نے اس کیبن سے باہر بھی نکلنا تھا اور اگر فیلیا کو نارمل نہ کیا جاتا تو وہ ان کے لئے رکاوٹ بن سکتی تھی۔

"اوہ۔ ہاں واقعی۔ یہ لوگ تو خود قاتل ہیں۔ لیکن تم لوگوں نے یہ ہتھکڑیاں کیسے کھولی ہیں۔ کیا تم بھی جادوگر ہو"...... فیلیا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔ اس نے کوئی جواب دینے کی بجائے مشین پسٹل کو فولادی پٹیوں کے درمیانی فاصلے سے باہر نکالا اور اس کا رخ موڑ کر



اس نے تالے پر فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے تالے کے پرخچے اڑ گئے۔

"ادھر آؤ فیلیا۔ تمہارا ہاتھ ہماری نسبت پتلا ہے۔ ہاتھ باہر نکال کر کنڈا کھول دو"...... عمران نے مڑ کر فیلیا سے کہا اور فیلیا تیزی سے ان کے قریب آ گئی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے کنڈا کھل چکا تھا۔ کیبن کا دروازہ کھول کر وہ تینوں باہر آ گئے۔

"ٹائیگر۔ تم نے مس فیلیا کا بھی خیال رکھنا ہے۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا اور باہر باقاعدہ پولیس ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ یہاں سے نکل کر بھی ہمارے لئے خطرات موجود رہیں گے کیونکہ پولیس نے فوری طور پر اس حملے سے شہر کی ناکہ بندی کر لینی ہے اور اب چونکہ پولیس کے آفیسرز قتل ہو چکے ہیں اس لئے اس بار تو انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی گولی مار دینی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ ادھر آؤ۔ جدھر سے یہ کرنل آئے ہیں ادھر یقیناً کوئی ایسا راستہ ہو گا جہاں سے ہم ان کی نظروں میں آئے بغیر نکل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں دونوں کرنلوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ عقبی طرف ایک دروازہ تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور جب ٹائیگر اور فیلیا دونوں

20-Jan-10 7:13 pm

دروازے کو کراس کر کے راہداری میں پہنچے تو عمران نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے اس راہداری سے گزر کر آخر میں موجود دروازے تک پہنچ گئے۔ دروازہ لاک نہ تھا اس لئے آسانی سے کھل گیا اور دوسری طرف جھانکتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن یہ دفتر خالی تھا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر جب اس نے دفتر کے بیرونی دروازے کو کھولا تو باہر دو مسلح فوجی کھڑے نظر آئے اور باہر ایک کھلی جگہ پر ایک فوجی ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل پر گرفت مضبوط کی اور دوسرے لمحے وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ دونوں فوجی دروازہ کھلنے کی آواز سن کر مڑے ہی تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں فوجی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

"جلدی کرو۔ ہم نے اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے"...... عمران نے چیخ کر کہا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ ٹائیگر فیلیا کا بازو پکڑے اسے گھسیٹتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف لے گیا۔ اس پورے حصے میں ان دو فوجیوں کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ اس لئے ہیلی کاپٹر تک پہنچنے کے دوران کہیں سے بھی کوئی مداخلت نہ ہوئی اور چند لمحوں بعد وہ ہیلی کاپٹر کے اندر داخل ہو چکے تھے۔ عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھ گیا۔

"ٹائیگر۔ یا حی یا قیوم کا ورد شروع کر دو"۔ ورنہ وہ دھاکا ہمیں



ہیلی کاپٹر سمیت نیچے پھینک دے گا"...... عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی تیزی سے ان اسمائے حسنہ کا ورد شروع کر دیا۔

"یہ تم نے کیا کہا ہے"...... فیلیا نے چونک کر پوچھا لیکن نہ ہی عمران نے کوئی جواب دیا اور نہ ہی ٹائیگر نے۔ ہیلی کاپٹر فضا میں کافی بلندی پر اٹھنے کے بعد تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد وہ شہر کافی پیچھے رہ گیا۔ لیکن عمران سوچ رہا تھا کہ اس دھاکا سے نمٹنے کے لئے اسے کچھ اور سوچنا پڑے گا ورنہ اس طرح وہ کب تک آگے بڑھ سکیں گے۔ فوجی ہیلی کاپٹر کسی بھی لمحے کسی بھی فوجی ایئر چیک پوسٹ سے چیک کیا جا سکتا تھا اور ہو سکتا ہے کہ اب تک ان کرنلوں اور فوجیوں کی ہلاکت کا علم بھی سب کو ہو چکا ہو۔ اس لحاظ سے تو وہ انتہائی شدید خطرے کی زد میں تھے لیکن اس دھاکا سے نمٹنے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ آخر کار اس نے یہی سوچا کہ ان اسمائے حسنہ کو لکھ کر وہ اپنے پاس رکھ لے اور ٹائیگر کو بھی دے دے۔ لیکن ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور عمران نے چونک کر دیکھا تو ہیلی کاپٹر کا انجن بند ہو چکا تھا اور وہ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے نیچے زمین کی طرف گرنا شروع ہو گیا تھا۔ فیلیا کے حلق سے یکلخت چیخیں نکلنے لگیں۔ عمران نے جلدی سے انجن کو چیک کیا لیکن کسی خرابی کے کوئی آثار موجود نہ تھے۔

البتہ وہ بند تھا۔

20-Jan-10 7:13 pm

"کچھ کرو۔ کچھ کرو"...... فیلیا نے ہزیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا
لیکن عمران کیا کر سکتا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں پیراشوٹ بھی موجود نہ تھے اور
نہ ہی انہیں پہننے کا وقت تھا۔ ہیلی کاپٹر مسلسل نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔
پائلٹ بھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح
سخت ہو گیا تھا جبکہ فیلیا کی گردن ایک طرف کو ڈھلک چکی تھی۔۔۔ وہ
خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکی تھی۔

"یا اللہ اب تو ہی مدد کرنے والا ہے"...... عمران کے منہ سے نکلا
اور ابھی اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور
عمران کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے
اس کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا ہو اور اس کے بعد جیسے
اتھاہ تاریکی نے اس کے تمام احساسات کو اپنی گرفت میں لے لیا اور
شاید ہمیشہ کے لئے کیونکہ اس قدر تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کے
زمین سے ٹکرانے کے بعد یہی نتیجہ نکل سکتا تھا۔



پروفیسر آرام کرسی پر بیٹھا آہستہ آہستہ شراب پینے میں مصروف تھا
اس کے ذہن پر ابھی تک جیوتی اور اس کی ذریات کے خاتمے کا اثر
موجود تھا۔

"دھاکا بہت طاقتور ہے۔ وہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ختم کر ڈالے گا"...... پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ابھی اس کا
فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یکلخت کمرے میں ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی
جھینگر بولا ہو اور پروفیسر بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے
منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ایک طرف پھونک ماری تو دوسرے لمحے
کمرے کی دیوار پر ایک بڑی سی چھپکلی دوڑتی ہوئی چھت سے نیچے اترنے
لگی۔

"خطرہ پروفیسر۔ خطرہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے"...... چھپکلی کے
منہ سے انسانی آواز سنائی دی۔

"کیا خطرہ۔ تفصیل بتاؤ درگاہی" ...... پروفیسر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کے دو حبشی ساتھی تمہیں ختم کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ وہ اس وقت قریب پہنچ چکے ہیں۔ وہ بے ہوش کر دینے والی ہوا پہلے کمرے کے اندر پھینکیں گے اور پھر بے ہوشی کے عالم میں ہی تمہاری دونوں آنکھیں نکال دیں گے اور تمہارے منہ میں سیاہ لگام ڈال دیں گے اس طرح تم بے بس ہو جاؤ گے اور پھر وہ تمہیں مار ڈالیں گے" ...... درگاہی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان کی یہ جرأت کہ وہ پروفیسر کے بارے میں ایسا سوچ سکیں۔ میں انہیں فنا کر دوں گا" ...... پروفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے پاس روشن کلام موجود تھا پروفیسر۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ انہیں پہلے جسمانی طور پر بے ہوش کر دو پھر یہ کلام اگر موجود ہو تو اسے علیحدہ کر دو۔ اس کے بعد تم جیسا چاہو ان کے ساتھ سلوک کر سکتے ہو" ...... درگاہی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"روشن کلام تھا۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں" ...... پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

"تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے پروفیسر اور وہ دونوں اب بہت قریب پہنچ چکے ہیں" ...... درگاہی نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی واپس چھت کی طرف جا کر غائب ہو گئی۔ پروفیسر تیزی سے کرسی سے



اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ درگاہی نے جس انداز میں روشن کلام کا ذکر کیا تھا اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ از خود ان پر حملہ نہ کر سکے گا۔ اس لئے اس نے ایک اور ترکیب سوچ لی تھی۔ دروازہ کھول کر وہ راہداری میں آیا۔ راہداری میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ تیزی سے سامنے والے بند دروازے کی طرف بڑھا۔ یہ کمرہ خالی تھا۔ پروفیسر نے لاک پر ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی لاک کھلتا چلا گیا اور پروفیسر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور پھر بغیر لائٹ جلائے وہ اندھیرے میں ہی کمرے کے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے لب تیزی سے ہلنے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایسی غراہٹ بھری آواز سنائی دی جیسے کوئی بھوکا چیتا شکار کو دیکھ کر غراتا ہے۔

"کیا حکم ہے آقا" ...... غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"تاناگی۔ دو آدمی میرے کمرے کی طرف آ رہے ہیں۔ وہ بے ہوش کر کے مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ ان کے پاس روشن کلام ہو سکتا ہے اس لئے میں یا میری شیطانی طاقتیں ان پر براہ راست حملہ نہیں کر سکتیں۔ لیکن تم بنیادی طور پر درندے ہو اس لئے تمہارے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ تم میرے کمرے میں جاؤ اور ان دونوں کو بے ہوش کر کے روشن کلام اگر ان کے پاس ہو تو اسے ان سے علیحدہ کر دو تاکہ میں

"انہیں اپنی مرضی کی عبرت ناک سزا دے سکوں۔" پروفیسر نے کہا۔

"ٹھیک ہے پروفیسر۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا"...... وہی غراہٹ آمیز آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ پروفیسر نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر دوبارہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کی ہول سے نظریں لگا دیں۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ قوی ہیکل حبشی اس کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک جھکا ہوا تھا جبکہ دوسرا سیدھا کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"اندر تو کوئی آدمی بھی نہیں ہے جوزف"...... اس جھکے ہوئے حبشی نے سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ کہیں گیا ہوا ہوگا۔ آجائے گا۔ ہمیں اندر اس کا انتظار کرنا چاہئے۔ یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ ہم اس کے واپس آنے پر اچانک اسے چھاپ لیں گے"...... دوسرے آدمی نے جواب دیا اور پہلے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر دروازے پر جھک گیا۔ لیکن دوسرے لمحے دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اسے تو لاک ہی نہیں کیا گیا"...... پہلے نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے کمرے میں داخل ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا۔ پروفیسر ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا اور آ کر دوبارہ آلتی پالتی مار کر قالین پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی غراہٹ آمیز آواز دوبارہ سنائی دی۔



"وہ دونوں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں پروفیسر۔ لیکن ان کے پاس روشن کلام موجود نہیں ہے"...... غراہٹ آمیز لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... پروفیسر نے تیز لہجے میں کہا اور آنکھیں کھول کر وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ اندر قالین پر دونوں حبشی نیچے سیدھے اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر اسے لاک کر کے وہ ان دونوں کی طرف بڑھا۔ اس نے ان کے سینوں پر ہاتھ رکھے۔ وہ واقعی بے ہوش تھے۔ پروفیسر نے انہیں سیدھا کیا اور پھر اس نے ایک ایک ہاتھ ان دونوں کے سروں پر رکھے اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا ویسے ہی ان دونوں کے جسم تیزی سے کسمسا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کے جسم مسلسل کسمسا رہے تھے اور پھر ان دونوں کی بند آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... پروفیسر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور وہ دونوں اس طرح اٹھ کر کھڑے ہو گئے جیسے اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"جھک جاؤ میرے سامنے"...... پروفیسر نے تیز لہجے میں کہا اور وہ دونوں پروفیسر کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے۔

20-Jan-10 7:14 pm

"آپ سے کھڑے ہو جاؤ" ...... پروفیسر نے کہا اور وہ دونوں کو پتلیوں کی طرح سیدھے کھڑے ہو گئے۔

"اپنے نام بتاؤ" ...... پروفیسر نے کہا۔

"میرا نام جوزف ہے" ...... ایک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوانا ہے" ...... دوسرے نے بھی اسی لہجے میں کہا۔

"عمران کہاں ہے" ...... پروفیسر نے پوچھا۔

"وہ ٹائیگر کے ساتھ گیا تھا واپس نہیں آیا" ...... اس بار جوانا نے جواب دیا۔

"تمہیں یہاں کا پتہ کس نے بتایا ہے" ...... پروفیسر نے پوچھا اور جوانا نے اسے بابا قاسم کے پاس جانے سے لے کر یہاں تک آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"تم دونوں اب میرے قبضے میں ہو اور میرے ہر حکم کی تعمیل تم پر فرض ہے۔ بولو کیا تم میرے حکم کی تعمیل کرو گے" ...... پروفیسر نے کہا۔

"ہم حکم کی تعمیل کریں گے" ...... دونوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم اپنے کمروں میں جاؤ اور اگر عمران آئے تو تم نے ہر صورت میں اس کا خاتمہ کر دینا ہے۔ جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو" ...... پروفیسر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور وہ دونوں خاموشی سے مڑے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔



اور پروفیسر کے حلق سے بے اختیار قہقہہ سا نکل گیا۔

"یہ ہوئی نا بات۔ پروفیسر کو ختم کرنے آئے تھے۔ نانسنس۔ اب عمران کا کام نکل جائے۔ پھر میں ان کی روحوں کو بھی تسخیر کر لوں گا" ...... پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت پر سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

اختتام

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی ہلکی چھٹنے لگ گئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اندھیرے پر روشنی غالب آ رہی ہو لیکن روشنی کے اس غلبے کی رفتار بے حد سست تھی۔

"باس۔ باس۔ ہم بچ گئے ہیں باس"...... اچانک عمران کے کانوں میں ٹائیگر کی مسرت بھری آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی جیسے عمران کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اندھیرے غائب ہو گئے۔ عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ان لمحات کی فلم سی چل پڑی جب وہ تیزی سے گرتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں بے بس بیٹھا ہوا تھا اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم پانی میں بری طرح بھیگا



ی۔ اس نے تیزی سے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اور پھر اس کی نظریں ساتھ ہی موجود ایک بڑے سے جوہڑ نما تالاب پر پڑیں جس کی سطح پر ہیلی کاپٹر کے پر نظر آ رہے تھے لیکن ہیلی کاپٹر پانی کے اندر تھا۔ ساتھ ہی ٹائیگر کھڑا تھا۔ اس کا لباس بھی بھیگا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ وہیں پر فیلیا لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی بھی یہی حالت تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہوا۔ ہم بچ کیسے گئے۔ کیا ہیلی کاپٹر پانی میں گرا تھا کیا تم ہوش میں رہے تھے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ ہیلی کاپٹر اس تالاب میں گرا۔ یہ دھماکہ اس کے پانی کی سطح سے پوری قوت سے ٹکرانے کا تھا۔ پھر ہیلی کاپٹر پانی کے اندر ڈوبتا چلا گیا۔ چونکہ یہ مخصوص انداز کا فوجی ہیلی کاپٹر تھا اس لئے پانی پر گرنے سے یہ تباہ نہیں ہوا۔ میں اس دھماکے کی وجہ سے سائیڈ سے جا ٹکرایا اور میرے سر پر چوٹ آئی۔ چند لمحوں تک تو میں بھی بے حس سا رہا۔ پھر تکلیف کی وجہ سے میرا ذہن کام کرنے لگا۔ آپ بھی بے ہوش ہو چکے تھے جبکہ فیلیا پہلے ہی بے ہوش تھی۔ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد میں نے جب ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو پانی کی زیادتی کی وجہ سے کسی صورت دروازہ کھل نہ رہا تھا۔ میرے ہاتھ ایک راڈ آ گیا۔ اس سے میں نے شیشہ توڑ دیا اور اس کے بعد مجھے باقی جدوجہد آپ کو اور فیلیا کو باہر نکالنے کے لئے کرنا پڑی۔ بہرحال میں آپ دونوں کو صحیح سلامت باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ ٹائیگر نے

20-Jan-10 7:15 pm

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر ہمیں بچا لیا ہے۔ اس کا شکر ہے۔ اب اور کیا کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ فیلیا کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فیلیا کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب فیلیا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پھر فیلیا کراہتی ہوئی ہوش میں آگئی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ یہ۔ وہ۔ اوہ۔ وہ ہیلی کاپٹر۔ وہ تباہی"۔ فیلیا نے ہوش میں آتے ہی ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ہمارے ساتھ شامل ہو کر اس شیطانی چکر میں پھنس گئی ہو فیلیا۔ اس لئے اب تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم کسی بھی سمت چل پڑو۔ کہیں نہ کہیں آبادی میں پہنچ جاؤ گی اور پھر وہاں سے اپنی فیکٹری واپس چلی جانا"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا تو فیلیا ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور دوسرے لمحے بے اختیار سمٹ سی گئی کیونکہ اس کا لباس بھی پانی سے شرابور تھا لیکن چونکہ لباس موٹے کپڑے کا تھا اس لئے بھیگنے کے باوجود وہ لباس ہی رہا تھا۔ فیلیا چونکہ سلیم الفطرت لڑکی تھی اس لئے لاشعوری طور پر اپنے بھیگنے کا احساس ہوتے ہی سمٹ سی گئی تھی اور اس کے اس انداز کی وجہ سے عمران کے چہرے پر اس کے لئے تحسین کے آثار ابھر آئے تھے لیکن اس نے منہ دوسری طرف کر لیا تھا تاکہ فیلیا کو مزید احساس نہ ہو۔



"ہم آخر کس طرح زندہ بچ گئے ہیں۔ یہ تو ناممکن تھا"...... فیلیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا جب کرم ہو جائے تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ ہیلی کاپٹر کا چونکہ انجن بند تھا اس لئے وہ سیدھا نیچے بیٹھ رہا تھا اور پھر وہ پانی کے اس گہرے جوہڑ میں گرا۔ اس طرح یہ تباہ ہو جانے سے بچ گیا اور ٹائیگر نے ہمت کی کہ وہ خود بھی باہر آگیا اور ہم دونوں کو بھی باہر نکال لایا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ گاڈ۔ کس قدر خوفناک لمحات تھے۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا۔ لیکن یہ ہیلی کاپٹر کا انجن کیسے بند ہو گیا تھا"...... فیلیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہی شیطانی چکر اور کیا کہا جا سکتا ہے اور ابھی نجانے اس چکر میں ہمیں اور کیا کیا دیکھنا پڑے گا۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم ہم سے ابھی علیحدہ ہو جاؤ"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن تم۔ تم کیسے جاؤ گے۔ وہ۔ وہ پولیس تو تمہیں پکڑ لے گی۔ وہ تو مجھے بھی پکڑ لے گی۔ کار تو میری ہی تھی اور میں تمہارے ساتھ تھی"...... فیلیا نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ تمہیں خود معلوم ہے کہ نہ تم منشیات کی سمگلر ہو اور نہ ہم اور نہ تمہاری کار میں وہ بریف کیس موجود تھا۔ یہ سب شیطانی کارروائیاں ہیں اور ان کا ٹارگٹ ہم ہیں۔ اس لئے ہم سے علیحدہ ہوتے ہی تمہاری اہمیت ختم ہو جائے گی اور تمہیں کوئی کچھ نہ کہے

گا ....... عمران نے جواب دیا۔

"سوری عمران۔ اب میرے لئے ایسا ممکن نہیں رہا۔ میں اپنی خوشی سے تمہارے ساتھ شامل ہوئی ہوں۔ اب چاہے میں مرتی ہوں یا زندہ رہتی ہوں۔ تم پر اس کا کوئی بوجھ نہ ہو گا" ....... فیلیا نے یکلخت انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے ایک فوجی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ان کی طرف آتی دکھائی دی۔

"اوہ۔ ہیلی کاپٹر گرنے کی وجہ سے فوج چیکنگ کے لئے آ رہی ہے۔ اگر یہ جیپ اکیلی ہے تو پھر ہم نے اس جیپ پر قبضہ کرنا ہے اور اگر ایک سے زیادہ ہیں تو پھر ہمیں چھپنا پڑے گا" ....... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر انہیں کچھ دور اونچے اونچے پتھروں کا ایک ڈھیر سا نظر آگیا۔ وہ تینوں زمین پر رینگتے ہوئے انداز میں آگے بڑھے اور پتھروں کے پیچھے چھپ گئے۔

"ہمارے لباسوں سے گرنے والے پانی کی لکیر انہیں ہماری یہاں موجودگی کا پتہ دے دے گی باس" ....... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لکیر اتنی زیادہ واضح نہیں ہے اور جیپ کے یہاں پہنچنے تک یہ اور بھی مدہم ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ انہیں تو یہی خیال ہو گا کہ ہیلی کاپٹر پانی کے اندر گرا ہے اور ہماری لاشیں بھی اس کے اندر ہی ہوں گی" ....... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی اور یہ



اکیلی جیپ تھی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ جوہڑ کے کنارے آ کر رکی اور اس سے تین فوجی اچھل کر نیچے اترے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ انہوں نے ایک بار جوہڑ کی طرف دیکھا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتار کر انہوں نے ہاتھوں میں لیں اور دوسرے لمحے وہ واپس تیزی سے جیپ کی طرف بڑھے۔ ڈرائیور ابھی تک جیپ میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں جیپ میں سوار ہوئے اور جیپ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر سائیڈ پر مڑی اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی اس ٹیلے کی سائیڈ کی طرف بڑھنے لگی جس کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔

"ہوشیار ٹائیگر۔ یہ ہم پر فائر کھولیں گے۔ اس طرح پتھروں کی آڑ لے لو کہ سائیڈ سے ہونے والا فائر ہم تک نہ پہنچ سکے۔ فیلیا کا بھی خیال رکھنا۔ میں آگے کی طرف جا رہا ہوں" ....... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھروں کی اوٹ لیتا ہوا اونچے پتھروں کے اس ڈھیر کی اس سائیڈ پر گیا جس کی مخالف سمت میں جیپ تھی اور پھر جیسے ہی جیپ آگے بڑھی عمران آگے کی طرف آگیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ جیپ ڈھیر کے دوسری طرف جیسے ہی پہنچی۔ اچانک جیپ میں سے مشین گنیں چلنے کی تیز آوازیں سنائی دیں اور بڑے بڑے پتھروں پر جیسے گولیوں کی بارش سی ہو گئی لیکن عمران یا اس کے ساتھیوں کی طرف سے کوئی جواب نہ دیا گیا تھا۔ جیپ اب چکر کاٹ کر اس ٹیلے کے عقبی طرف پہنچ گئی تھی۔ دوسرے لمحے وہ مڑی

اور اب سیدھی جیپ کی طرف آنے لگی۔ عمران نے ہاتھ اونچا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی سامنے آتی ہوئی جیپ کا ونڈ سکرین پرزوں میں تبدیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیپ نے تیزی سے رخ بدلا اور دوسرے لمحے سائیڈ کے بل گر کر دور تک گھسٹتی چلی گئی۔ جیپ میں سے چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر جیسے ہی گھسٹتی ہوئی جیپ رکی۔ دو افراد چھلانگیں لگا کر باہر آئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں لیکن اسی لمحے پتھروں کے پیچھے سے مشین پسٹل چلنے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں مشین گن بردار چیختے ہوئے اچھلے اور منہ کے بل زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔ ایک بار پھر مشین پسٹل کی آواز سنائی دی اور تڑپتے ہوئے دونوں آدمی جھٹکے کھا کر ساکت ہو گئے ۔۔۔۔۔۔ عمران جو پتھروں کی اوٹ سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا ظاہر ہے اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ فائرنگ ٹائیگر نے کی ہے اور بروقت کی ہے۔ ورنہ یہ دونوں آدمی قریب آکر یقیناً ان کو آسانی سے نشانہ بنا سکتے تھے۔ ڈرائیور کو تو عمران نے فائر کر کے ختم کر دیا تھا اور ان کا تیسرا ساتھی جو جیپ کے سائیڈ پر گرنے اور گھسٹنے کی وجہ سے ختم ہو گیا ہو گا یا زخمی اور بے ہوش پڑا ہوا ہو گا۔ عمران پتھر کی اوٹ سے نکل کر جیپ کی طرف دوڑا تو ٹائیگر بھی پتھروں کی اوٹ سے نکل کر جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔

"باس۔ یہ لوگ ہمیں ہٹ کر سکتے تھے اس لئے میں نے ان پر فائر

20-Jan-10 7:16 pm



کھول دیا تھا" ۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ان دونوں نے مل کر سائیڈ کے بل پڑی ہوئی جیپ کو زور لگا کر سیدھا کھڑا کر دیا۔ ڈرائیور اور دوسرے فوجی ہلاک ہو چکے تھے۔ فیلیا پتھروں کے ڈھیر کے پاس کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

"فیلیا کو بلاؤ۔ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا" ۔ عمران نے کہا اور اچھل کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے انجن سٹارٹ کرنے کی کوشش شروع کر دیں اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اسے سٹارٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے فیلیا بھی ٹائیگر کے ساتھ جیپ کے قریب آ گئی۔

"جلدی کرو۔ بیٹھو اس پر" ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے فیلیا کو جیپ میں سوار ہونے میں مدد دی اور پھر اس کے سوار ہونے کے بعد خود بھی وہ اوپر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"مجھے آبادی کے قریب اتار دینا۔ میں اب تم لوگوں کے ساتھ مزید نہیں رہ سکتی۔ میں واپس جاؤں گی کیونکہ میں ایسی قتل وغارت کو برداشت ہی نہیں کر سکتی" ۔ فیلیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہم اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں مس فیلیا۔ جو حشر اس وقت ان لوگوں کا تمہیں نظر آ رہا ہے۔ اگر ان کا داؤ چل جاتا تو یہی حشر ہمارا ہوتا بہرحال ٹھیک ہے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم واپس چلی جاؤ" ۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور

پھر تھوڑی دیر بعد آبادی کے آثار دور سے نظر آنے لگے تھے۔

"ہمیں یہ جیپ بھی چھوڑنی ہو گی"...... عمران نے آبادی کے قریب پہنچ کر کہا اور ٹائیگر نے زبان سے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آبادی سے کافی قریب جا کر عمران نے جیپ ایک سائیڈ پر درختوں کے جھنڈ کے اندر لے جا کر روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

"تم چلی جاؤ فیلیا۔ جب تم آبادی میں داخل ہو جاؤ گی تو پھر ہم یہاں سے نکلیں گے"...... عمران نے فیلیا سے کہا۔

"کیا تم پھر مجھ سے رابطہ کرو گے"...... فیلیا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل کریں گے اگر زندگی رہی اور فرصت میسر آ گئی تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو فیلیا نے انہیں الوداع کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ درختوں کے جھنڈ سے باہر نکل گئی۔

"باس۔ اس ساری کارروائی کا آخر اختتام کس طرح ہو گا"۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اختتام اب قریب آ گیا ہے۔ گھبراؤ مت۔ ہم ایک عظیم مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔ کسی ذاتی مقصد کے لئے یہ سب کچھ نہیں کر رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا یہ مقصد نہیں تھا باس۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس دھاکا کیسے [illegible]"...... ٹائیگر نے کہا۔



"یہی بات میں بھی مسلسل سوچ رہا ہوں لیکن کوئی واضح اور ٹھوس حل سامنے نہیں آ رہا۔ دھاکا بھی ایک لحاظ سے اپنے آپ کو کیمو فلاج کر کے مختلف انسانوں پر اثر انداز ہو کر ہم پر حملہ کر رہا ہے۔ اب دیکھو۔ خود سامنے آنے کی بجائے اس نے پولیس کو پیچھے لگا دیا اور اس طرح ہماری فوری موت کا کھیل کھیلنے لگا۔ اس میں ناکامی کے بعد اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن اپنی شیطانی قوتوں کی مدد سے جام کر دیا۔ اس سے ہم بچ گئے تو ان فوجیوں کے ذہن کنٹرول کر کے انہیں ہماری طرف بھجوا دیا۔ اگر یہ سلسلہ ختم نہ ہوا تو پورا مصر اور اس کی پولیس۔ اس کی حکومت۔ فوج سب ہمارے خلاف حرکت میں آ سکتے ہیں اور ہم کب تک بچ سکیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ دونوں اب جھنڈ کے کنارے پر آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کی نظریں آبادی پر لگی ہوئی تھیں فیلیا اب آبادی میں داخل ہو چکی تھی۔

"لیکن باس۔ وہ خود براہ راست سامنے کیوں نہیں آ رہا۔ اس ایکسیڈنٹ کے بعد وہ براہ راست سامنے نہیں آیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اس بات پر حیران ہو رہا ہوں۔ ہیلی کاپٹر اڑاتے وقت بھی میں اسمائے حسنہ کا ورد کر رہا تھا لیکن پھر بھی وہ اس انجن کو جام کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس لحاظ سے تو یہی سمجھ آئی ہے کہ وہ اب براہ راست خود ہم پر حملہ کرنے سے قاصر ہو گیا ہے اس لئے وہ دوسروں کا سہارا لے رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

20-Jan-10 7:16 pm

"آؤ اب ہم بھی نکل چلیں" ...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر آبادی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اکا دکا مکانات نظر آ رہے تھے۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ اچانک ایک گلی کے موڑ سے ایک آدمی نمودار ہوا۔

"تم میں سے علی عمران کون ہے" ...... اس آدمی نے مقامی زبان میں عمران اور ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ کیونکہ بظاہر دیکھنے میں وہ ایک سیدھا سادا مقامی آدمی نظر آ رہا تھا۔ ان دونوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیبوں میں پہنچ گئے جہاں مشین پسٹل موجود تھے۔

"تم کون ہو اور کس طرح یہ نام جانتے ہو" ...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بابا نے کہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی آ رہے ہیں۔ انہیں بلا لاؤ" ...... اس آدمی نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"بابا۔ کون بابا" ...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے ذہن میں بابا کا لفظ سنتے ہی بابا قمر کا نام اور کردار ابھر آیا تھا۔

"بابا۔ بابا ہی ہے۔ ہمیں کسی کو ان کا نام نہیں معلوم۔ سب انہیں بابا کہتے ہیں۔ کہیں دور کسی شہر میں رہتے ہیں۔ اچانک یہاں آ جاتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ لوگ ان سے دعا کراتے ہیں اور وہ دعا کر دیتے ہیں اور بعض اوقات ان کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور



بعض اوقات نہیں بھی ہوتیں۔ بہرحال بے غرض آدمی ہیں۔ کچھ لیتے نہیں۔ صرف کھانا کھاتے ہیں اور بس" ...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام حسین احمد ہے اور بابا اس بار میرے ہی گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے ٹھہرتے ہیں۔ میں بس ڈرائیور ہوں۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ چلو بابا سے بھی مل لیں" ...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں قریب ہی ایک سادہ اور چھوٹے سے مکان میں پہنچ گئے جہاں ایک کمرے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سادہ سا لباس تھا لیکن صاف ستھرا تھا سفید کالی چھوٹی سی داڑھی تھی۔ آنکھوں پر سنہرے فریم کی عینک تھی۔ چہرے پر نرمی اور مسکراہٹ تھی۔ آنکھوں میں ایسا تاثر تھا جیسے آنکھیں مسکرا رہی ہوں۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" ...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا تو بابا کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسی طرح مکمل سلام کا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران نے محسوس کیا کہ ان کے مصافحے میں خاصی گرمجوشی تھی۔

"بیٹھو بھئی۔ تمہاری وجہ سے اس بار ہمیں بڑا لمبا سفر کرنا پڑا ہے

کیونکہ دھاکلا اس بار ہاتھ دھو کر تمہارے پیچھے پڑ گیا تھا"...... بابا نے مسکراتے ہوئے ساتھ پڑی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ بابا۔ لیکن اگر آپ اپنا تعارف کرا دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بابا بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم اس باباقم کی وجہ سے محتاط ہو گئے ہو لیکن ایسے لوگ تو دنیا میں ہر جگہ بکھرے ہوئے ہیں۔ ویسے اسے تمہارے ساتھیوں نے انتہائی عبرت ناک انجام تک پہنچا دیا ہے"...... بابا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میرے ساتھیوں نے۔ کن ساتھیوں کی بات کر رہے ہیں آپ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہارے وہ ساتھی جنہیں تم ہوٹل میں چھوڑ آئے تھے۔ انہوں نے تمہاری تلاش شروع کی اور پھر وہ اس باباقم تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد باباقم تمہارے جوزف نامی افریقی ساتھی کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس نے اس کی دونوں آنکھیں نکال دیں۔ منہ میں سیاہ تسمہ ڈال کر اسے بے بس کر دیا اور وہیں سے انہیں اس بات کا پتہ چلا کہ شیطان کا نائب وہ پروفیسر جہاں اسی ہوٹل میں پہنچ چکا ہے جس میں تم اور وہ رہے تھے۔ چنانچہ وہ پروفیسر کے خاتمے کے لئے واپس ہوٹل پہنچ گئے"...... بابا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ مگر پروفیسر تو بلیک ورلڈ کا انتہائی طاقتور آدمی ہے۔ جوزف



اور جو انا کا تو اس نے مسخر کر رکھا ہے"...... عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ کر سکتا تھا۔ اسے اطلاع مل گئی تھی ان دونوں کی آمد کی پھر اس نے ایک خاص حیوانی طاقت کو ان کے خلاف استعمال کیا۔ اس وقت تک اس کا خیال تھا کہ تم نے جو مقدس حروف مقطعات کاغذ پر لکھ کر انہیں دیئے تھے وہ ان کے پاس ہوں گے اس لئے وہ بے حد محتاط تھا۔ اس خاص حیوانی طاقت نے ان دونوں کو بے ہوش کر کے بے بس کر دیا لیکن ان دونوں سے غلطی یہ ہو گئی کہ انہوں نے جب ہوٹل میں لباس تبدیل کئے تو مقدس حروف مقطعات والے کاغذ پہلے والے لباس کی جیبوں سے نکالنا ہی بھول گئے اس طرح پروفیسر کا راستہ مکمل طور پر صاف ہو گیا۔ اس نے ان دونوں کے ذہنوں کو اپنے شیطانی علم سے تسخیر کر کے انہیں تمہارے خلاف استعمال کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔ کیونکہ ابھی تک دھاکلا کی طرف سے تمہارے متعلق اسے کوئی رپورٹ نہ ملی تھی حالانکہ پروفیسر نے تمہاری خاطر اپنی خاص طاقت بھبوتی اور اس کی ذریات کی بھی قربانی دے دی تھی"...... بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے دھاکلا نے تفصیل بتائی تھی"۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دھاکلا قربانی لینے کے بعد تمہارے مقابلے پر اترا۔ دھاکلا چونکہ بہت بڑی شیطانی قوت ہے اور تم سے حماقت یہ ہوئی کہ جب تم اس

20-Jan-10 7:16 pm

عورت خلیفہ کے گھر سے قاہرہ کے لئے روانہ ہوئے تو تم نے اپنی
حفاظت کے لئے کوئی روشن عمل نہ کیا۔ چنانچہ دھاکلا نے تمہیں آسانی
سے قابو میں کر لیا۔ پھر اس نے تمہاری کار کا خوفناک حادثہ ایک بڑے
ٹرک سے کرانے کا منصوبہ بنایا لیکن اللہ تعالیٰ کو چونکہ ابھی تمہاری اور
تمہارے ساتھیوں کی موت منظور نہ تھی اس لئے اس کا یہ منصوبہ نہ
صرف ختم ہو گیا بلکہ دھاکلا کو بھی فوری طور پر پسپا ہونا پڑا۔ اس ٹرک
کا ڈرائیور اسمائے حسنہ کا معروفی عامل تھا۔ اس نے اسمائے حسنہ کا
ورد کیا اور ان کی برکت سے ایکسیڈنٹ بچ گیا اور یہ بات بھی دھاکلا
کے خلاف تھی کہ وہ ٹرک ڈرائیور جو اسمائے حسنہ کا معروفی عامل تھا
وہ اس قدر طاقتور ہیں کہ دھاکلا ان کے سامنے مکمل طور پر بے بس ہو
جاتا ہے"..... بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معروفی عامل سے آپ کا کیا مطلب ہے"..... عمران نے اشتیاق
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں اس کی تفصیل تو نہیں بتا سکتا۔ صرف ایک مثال سے
تمہیں سمجھا دیتا ہوں۔ ایک آدمی ایک دفتر میں کام کرتا ہے۔ اس کے
اختیارات صرف اس وقت تک ہوتے ہیں جب تک وہ دفتر میں بیٹھا
ہوتا ہے۔ جب دفتر بند ہو جاتا ہے اور وہ اٹھ کر چلا جاتا ہے تو اس کے
اختیارات بھی نہیں رہ جاتے جبکہ بعض عہدے ایسے ہوتے ہیں جن
کے حامل افراد کے اختیارات چوبیس گھنٹے انہیں حاصل رہتے ہیں وہ
جہاں بھی ہوں اور جس وقت بھی کوئی حکم دیں۔ ان کے حکم پر عمل



ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اسمائے حسنہ کے عامل بھی دو قسم کے ہوتے
ہیں۔ ایک معروفی عامل جنہیں ان کی برکتیں خاص حالات میں حاصل
ہوتی ہیں اور خاص حد تک ہی۔ جبکہ دوسرے عامل ایسے ہوتے ہیں
جنہیں ان کی برکتیں مستقل حاصل ہوتی ہیں لیکن قانون قدرت کے
تحت وہ اسے عام حالات میں نہ استعمال کر سکتے ہیں اور نہ کرتے ہیں
اور نہ سامنے آتے ہیں۔ وہ ٹرک ڈرائیور بھی اسمائے حسنہ کا معروفی
عامل تھا چونکہ تمہیں اس کا علم ہو گیا تھا کہ ان اسمائے حسنہ سے
دھاکلا خوفزدہ ہے اس لئے تم نے بھی ان کا ورد شروع کر دیا۔ اس طرح
دھاکلا کو تم پر براہ راست حملہ کرنے کی ہمت اور طاقت ہی نہ رہی تو
اس نے دوسرا کھیل شروع کر دیا۔ چنانچہ تم سنگر ہے اور پھر تمہیں
ختم کیا جانے لگا لیکن تم بچ کر نکل گئے۔ اس کے بعد سے اب تک جو
کچھ ہوتا رہا اس کا علم تمہیں ہے لیکن چونکہ تم اس وقت جس پوزیشن
میں ہو۔ اس میں نہ ہی تم دھاکلا کا خاتمہ کر سکتے ہو اور نہ پروفیسر کا۔
بلکہ اب تمہارے سامنے دو خطرے ہیں۔ قاہرہ پہنچنے تک دھاکلا
ہزاروں طریقوں سے تمہارے خاتمے کی کوشش کرے گا اور تم کسی
بھی لمحے اس کے شکنجے میں پھنس سکتے ہو۔ ادھر پروفیسر تمہارے
ساتھیوں کو تسخیر کے تمہارے انتظار میں ہے اور تمہارے پاس اس
وقت ان دونوں خطروں سے نمٹنے کا کوئی لائحہ عمل نہیں ہے"..........
بابا نے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ مجھے اس جنگ سے دستبردار ہو جانا

20-Jan-10 7:17 pm

جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو پھر مجھے اتنا طویل سفر اختیار کر کے یہاں فوری طور پر پہنچنے کا حکم کیوں دیا جاتا۔ رہنمائی ان کی جاتی ہے جو حق و باطل کی جنگ میں حوصلہ نہیں ہارتے۔ جو میدان میں ڈٹے رہتے ہیں"...... بابا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر آپ رہنمائی کریں۔ میں تو واقعی ان حالات میں بری طرح الجھ گیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں کوئی ایسا لائحہ عمل سوچنا پڑے گا کہ جس سے تم پروفیسر اور دھاکلا دونوں کا بیک وقت خاتمہ کر سکو اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم کسی طرح دھاکلا کو پروفیسر سے لڑا دو۔ کیونکہ یہ قوت بھی صرف دھاکلا کو حاصل ہے کہ وہ پروفیسر کا فوری خاتمہ کر سکے اور یہ قوت بھی صرف پروفیسر کے پاس ہے کہ وہ دھاکلا کا خاتمہ کر سکے۔ اب یہ سب کس طرح ہو گا۔ یہ تم نے خود سوچنا ہے اپنی ذہانت سے"...... بابا نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میرا خیال تھا کہ آپ کوئی ایسا عمل بتا دیں گے کہ جس سے ان دونوں کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن آپ تو عام دنیاوی بات کر رہے ہیں"۔ عمران نے کہا تو بابا بے اختیار مسکرا دیئے۔

"لائحہ عمل تو میں نے بتا دیا ہے"...... بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب روحانی عمل سے تھا جیسے یہ اسمائے حسنہ کا ورد



ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بابا اور زیادہ کھل کر مسکرا دیئے۔

"دیکھو عمران۔ تم ایک عملی آدمی ہو۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ دنیا جدوجہد کی دنیا ہے۔ عمل کی دنیا ہے۔ اگر اس طرح تمام مسائل حل ہوتے تو پھر نہ ہی دنیا کے ہسپتال مریضوں سے بھرے ہوتے اور نہ جیلیں قیدیوں سے اور نہ ہی کوئی محنت کش سارا دن چند سکے حاصل کرنے کے لئے اپنی جان ہلکان کرتا نظر آتا۔ سب کچھ صرف روحانی اعمال کے ذریعے مکمل ہو جاتا۔ محنت اور عملی جدوجہد کسی چیز کی بھی ضرورت نہ رہتی۔ گو یہ بات بھی اپنی جگہ سو فیصد درست ہے کہ کلام اللہ کے ایک حرف میں اس قدر طاقت اور قوت موجود ہے کہ جس کا اندازہ کوئی انسان لگا ہی نہیں سکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی بنیاد جدوجہد اور عمل پر رکھی ہے۔ جو کچھ تمہیں اس دنیا میں ملے گا تمہاری جدوجہد اور تمہارے اعمال کے نتیجے میں ملے گا۔ اسلام بھی جدوجہد اور عمل کا درس دیتا ہے۔ بے عملی اس میں بھی حرام ہے۔ میں تمہیں سمجھانے کے لئے ایک عام سی مثال دیتا ہوں۔ صحرا میں تم انجانی کڑی دھوپ میں سفر کر رہے ہو۔ تم نے منزل پر پہنچنا ہے لیکن سفر کی صعوبت اور کڑی دھوپ نے تمہیں مضمحل اور نڈھال کر دیا ہے۔ تمہاری قوت اور طاقت میں کمی آ جاتی ہے اور پھر تمہیں ایک نخلستان میسر ہو جاتا ہے جہاں ٹھنڈی چھاؤں بھی ہے اور میٹھا پانی بھی تم اس نخلستان میں کچھ دیر کے لئے رک جاتے ہو۔ آرام کرتے ہو۔ تازہ دم ہو جاتے ہو۔ قوت اور طاقت کے ساتھ ساتھ سفر کا جذبہ بھی

20-Jan-10 7:17 pm

بڑھ جاتا ہے۔ منزل پر پہنچنے کی لگن میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اگر تم مستقل ہی نخلستان میں ڈیرہ لگا لو تو کیا تم منزل پر پہنچ جاؤ گے۔ منزل پر پہنچنے کے لئے تمہیں بہرحال اس دھوپ میں سفر کرنا ہی پڑے گا۔ نخلستان بھی اپنی جگہ حقیقت ہے اور سفر اور جدوجہد بھی اپنی جگہ حقیقت ہے۔ البتہ دنیا میں چند خاص لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ خاص روحانی طاقتیں عطا کر دیتا ہے لیکن وہ بھی ان طاقتوں کو اپنی مرضی سے استعمال نہیں کر سکتے۔ وہ بھی ایک خاص ضابطے اور قانون کے پابند ہوتے ہیں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں استعمال نہیں کر سکتے اور نہ کرتے ہیں۔ قوانین اٹل ہیں اور ان کے تحت ہی اس دنیا کا نظام چلتا ہے اور چلتا رہے گا"...... بابا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے بابا صاحب۔ آپ نے واقعی مجھ جیسے کم علم کو سمجھانے کے لئے ایک خوبصورت مثال دی ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو بابا مسکرا دیئے۔

"تمہاری یہی اعلیٰ ظرفی تمہیں دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہے کہ تم غلط بات پر اڑتے نہیں ہو اور عجز اور انکساری سے کام لیتے ہوئے اپنی کم علمی اور غلطی کا فوری اعتراف کر لیتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حرام ملا مشروب پینے کے باوجود تم نے جیسے ہی استغفار پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس حرام کے اثرات ختم کر دیئے۔ بہرحال میں تمہیں ایک اشارہ دے سکتا ہوں۔ آگے سوچنا تمہارا کام ہے۔ دھاکلا کو پروفیسر سے لڑانے کے



لئے تمہیں اس جادوئی زیور رقیس کو استعمال کرنا ہوگا۔ تمہیں دھاکلا کو باور کرانا ہوگا کہ اگر وہ پروفیسر سے رقیس حاصل کر لے تو خود پروفیسر کے برابر کی قوت بن سکتا ہے۔ دھاکلا یہ طاقت حاصل کرنے کی ہوس میں جلتا ہے۔ وہ یقیناً اس سلسلے میں فوراً اقدام کرے گا اور پروفیسر بھی جانتا ہے کہ اگر رقیس دھاکلا کو مل گیا تو جبوتی جیسا حشر پروفیسر کا بھی ہو سکتا ہے"...... بابا نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی آپ نے انتہائی دانشمندانہ بات کی ہے۔ لیکن اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ میں دھاکلا سے بات کیسے کروں۔ کس انداز میں کروں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں کیا ضرورت ہے اس شیطانی قوت سے بات کرنے کی۔ تم صرف اتنا کرو کہ یہاں سے باہر جانے کے بعد اپنے ساتھی سے باتیں کرنا شروع کر دو۔ تمہاری باتیں خود بخود دھاکلا تک پہنچ جائیں گی اور اگر وہ اس بات پر آمادہ ہو گیا اور مجھے یقین ہے کہ وہ فوراً آمادہ ہو جائے گا تو پھر وہ خود بخود تم سے رابطہ کرے گا۔ خود تم سے بات کرے گا"...... بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہاں ہونے والی باتیں دھاکلا تک نہیں پہنچ رہیں"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ میری موجودگی میں وہ اس جگہ کے قریب بھی نہیں آ سکتا"...... بابا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ میں اب ایسا ہی

20-Jan-10 7:18 pm

کروں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہی تو بات ذہن میں رکھنا کہ شیطانی قوتیں انسانوں پر اس وقت تک قابو نہیں پا سکتیں جب تک انسان خود اپنے اندر کوئی کمزوری نہ پیدا کرے اور تم تو الحمد اللہ مسلمان ہو۔ باوضو رہو۔ جب تک باوضو رہو گے۔ کوئی شیطانی قوت نہ تم پر حملہ کر سکے گی اور نہ تمہارے قریب بھٹک سکے گی۔ وضو پاکیزگی کا ایک ایسا حصار ہے جسے کوئی غلیظ اور گندی قوت نہیں توڑ سکتی۔ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی اور مددگار ہو"۔۔۔۔۔ بابا نے کہا اور خود بھی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ ہی ٹائیگر بھی۔ پھر بابا سے اجازت لے کر وہ دونوں اس کمرے سے باہر آگئے۔

"ادھر آجائیں۔ ادھر وضو کا پانی موجود ہے۔ باباجی نے کہا ہے آپ دونوں وضو کر کے یہاں سے باہر جائیں"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جو انہیں ساتھ لے آیا تھا۔ کمرے سے باہر آتے ہی عمران اور ٹائیگر سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اس طرف مڑ گئے جدھر اس آدمی نے اشارہ کیا تھا اور پھر وضو کرنے کے بعد وہ بڑے مطمئن انداز میں چلتے ہوئے اس گھر سے باہر آگئے۔

"اب اس رتھمیس کا کیا ہو گا باس"۔۔۔۔۔ عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ وہ تو ہر صورت میں ہم نے اس پروفیسر سے حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ اب مجھے ایک نئی فکر لاحق ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔ عمران



نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی فکر باس"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"پروفیسر تو بہرحال انسان ہے۔ وہ اس رتھمیس سے اس قدر طاقت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس قدر طاقت اس رتھمیس سے یہ شیطانی قوت دھاکلا حاصل کر سکتی ہے۔ اگر پروفیسر کی ہلاکت کے بعد یہ رتھمیس اس شیطانی قوت دھاکلا کے ہاتھ لگ گیا تو پھر معاملہ اور بھی زیادہ خراب ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ یہ پروفیسر تو بہرحال اس دھاکلا سے زیادہ طاقتور ہے وہ تو شیطان کا نائب ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن پھر بھی انسان تو ہے۔ براہ راست شیطانی قوت تو نہیں ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے باس۔ دھاکلا کو اس رتھمیس کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہیں۔ ورنہ وہ لازماً اسے پروفیسر سے حاصل کر لیتا"۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہو۔ لیکن ایک بات تو بہرحال طے ہے کہ اگر وہ حاصل کر بھی لے تو اسے اس بارے میں کسی طرح بھی علم نہیں ہو سکتا کہ اس رتھمیس سے وہ کس طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ بات اس پروفیسر کے بعد اگر کسی کے علم میں ہے تو وہ صرف میں ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ پروفیسر ہر صورت میں میرا خاتمہ کرنا چاہتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ مکمل ہوا اور وہ ویران سی گلی کا

20-Jan-10 7:18 pm

ایک موڑ مڑے ہی تھے کہ اچانک سامنے سے ایک بدصورت سا لیکن خاصا تنومند آدمی آتا دکھائی دیا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا اور چہرے پر جیسے شیطنیت ثبت نظر آتی تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ اس کی آنکھیں بالکل اسی طرح جل رہی تھیں جیسے دو سرخ بلب جل رہے ہوں اور عمران سمجھ گیا کہ یہ دھاکلا ہے جو انسانی روپ میں ان کے سامنے ظاہر ہوا ہے۔

"رک جاؤ۔ میری بات سنو۔ لیکن میرے قریب نہ آنا۔ میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"...... اچانک اس آدمی نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں دھاکلا ہوں اور مجبوراً تمہارے سامنے ظاہر ہونے کے لئے مجھے یہ روپ اختیار کرنا پڑا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"اچھا۔ تو تم ہو وہ شیطانی قوت۔ جو بڑے دعوے کر رہی تھی۔ اب کیا ہوا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میں نے اپنی قوت استعمال کر کے دیکھ لی ہے۔ لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر تم سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ تم بھی پروفیسر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"...... دھاکلا نے کہا۔

"تمہاری اس اطلاع کا شکریہ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔



"سنو۔ اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ ایک سودا کر سکتا ہوں"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دھاکلا نے کہا۔

"سودا۔ کیسا سودا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تم پروفیسر کو ختم کرنا چاہتے ہو۔ میں یہ کام کر سکتا ہوں لیکن اس کے جواب میں تمہیں بھی میرا ایک کام کرنا ہوگا"...... دھاکلا نے کہا۔

"میں کسی شیطانی قوت سے کسی قسم کا سودا نہیں کر سکتا۔ تم اور پروفیسر دونوں ہمارے لئے ایک جیسے ہو"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر تمہارا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں چاہتا۔ کیا ہم دونوں میں یہ فرق نہیں ہے"...... دھاکلا نے کہا۔

"ہم اپنی ذات کے لئے پروفیسر کے خلاف کام نہیں کر رہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کسی انسان کے خاتمے کا اختیار دراصل کس کے پاس ہے۔ اس لئے تمہیں اس سلسلے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جانیں اور پروفیسر"...... عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو میری بات مان جاؤ۔ میں اب کھل کر تم سے بات کرتا ہوں۔ پروفیسر نے مجھے تمہارے خاتمے کے لئے بلوایا تھا لیکن میں اب واپس جا رہا ہوں۔ پروفیسر شیطان کا نائب ہے۔ وہ مجھ سے بھی زیادہ طاقتور شیطانی قوتوں کو تمہارے خاتمے کے لئے بلوا سکتا ہے اور ان قوتوں کو ساری عمر تمہارے پیچھے لگائے رکھ سکتا ہے۔ اس لئے تم کب

20-Jan-10 7:18 pm

تک اور کہاں تک مقابلہ کرتے رہو گے۔ پروفیسر نے اپنی روح اور جسم شیطان کے ہاتھوں گروی رکھا ہوا ہے اور تمہیں اگر معلوم نہ ہو تو میں بتا دوں کہ ایسے آدمی کو صرف شیطان کے حکم سے ہی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ تم اسے زخمی کر سکتے ہو اور بس۔ لیکن شیطانی قوتیں اسے دوبارہ ٹھیک کر دیں گی۔ اس لئے تم کسی صورت بھی اس پروفیسر کا خاتمہ نہیں کر سکتے اور پروفیسر نے رعمیس حاصل کر لیا ہے۔ وہ اس وقت کے انتظار میں ہے جب تم ختم ہو جاؤ تو وہ رعمیس کو استعمال کر کے شیطانی نظام کی سب سے طاقتور قوت بن جائے تاکہ وہ اپنی قوت کو پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف کامیابی سے استعمال کر سکے لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں صرف قوت ہوں۔ انسان نہیں ہوں۔ میری سوچ صرف اس کام تک محدود رہتی ہے جس کام پر مجھے لگا دیا جاتا ہے۔ لیکن ناکامی کی صورت میں ہمیں بھی سزا بھگتنا پڑتی ہے چونکہ میں تمہارے خاتمے میں ناکام رہا ہوں اس لئے پروفیسر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مجھے سزا دے۔ یا میری شکایت شیطان سے کر دے اور وہ مجھے کوئی سزا دے لیکن میں نے وہ باتیں سن لی ہیں جو تم نے ابھی اپنے ساتھی سے کی ہیں اور تمہاری باتیں سن کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر رعمیس میں حاصل کر لوں تو میں اس کی مدد سے اس قدر طاقت حاصل کر سکتا ہوں کہ پھر شیطان بھی مجھے سزا نہ دے گا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ پروفیسر کا خاتمہ کئے بغیر رعمیس میں حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں نے فوری یہ فیصلہ کیا کہ تم سے بات کی



جائے۔ اگر تم مجھے وہ راز بتا دو کہ میں رعمیس سے کس طرح طاقت حاصل کر سکتا ہوں تو میں پروفیسر کا خاتمہ کر کے اس سے رعمیس حاصل کر سکتا ہوں اور میں شیطان کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ اپنی قوت کو کبھی بھی مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کروں گا۔ اس طرح تمہارا مقصد بھی پورا ہو جائے گا اور میرا بھی"۔ دھاکلا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نے خود کہا ہے کہ شیطان کی اجازت کے بغیر پروفیسر کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم پروفیسر کو ہلاک کر سکتے ہو۔ دیکھو دھاکلا۔ تم واقعی صرف ایک قوت ہو۔ اس لئے تم انسانی ذہن کو دھوکا نہیں دے سکتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں دھوکا نہیں دے رہا۔ میں نے دونوں باتیں درست کی ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ تم پروفیسر کو ختم نہیں کر سکتے جبکہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ صرف میں۔ کیونکہ مجھے اس راز کا علم ہے جس سے پروفیسر کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... دھاکلا نے کہا۔

"لیکن ابھی تم نے کہا ہے کہ ناکامی کی صورت میں پروفیسر تمہیں سزا دے سکتا ہے۔ اگر تم پروفیسر کا خاتمہ کر سکتے تو وہ تمہیں سزا دینے پر کیسے قادر ہو سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم انسان واقعی انتہائی کٹ حجتی ہوتے ہو وہ واقعی مجھے سزا دے سکتا ہے اس لئے کہ اس نے مجھے بلایا اور میں نے اس کا کام کرنے کے

20-Jan-10 7:19 pm

عوض اس سے باقاعدہ قربانی لی۔ اس کی شیطانی طاقت جبوتی اور اس کی ذریات کی قربانی۔ اس صورت میں ناکامی کے بعد اسے یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ مجھے سزا دے سکے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ مجھے سزا دینے کا سوچے گا بھی نہیں۔ بلکہ میری شکایت شیطان سے کرے گا۔ کیونکہ بہرحال شیطانی نظام میں میری خاص اہمیت ہے"...... دھاکلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب چونکہ تم نے وعدہ کر لیا ہے اس لئے تم سے بات ہو سکتی ہے لیکن تمہیں اس کے لئے ایک کام کرنا ہو گا۔ پروفیسر نے میرے دو ساتھیوں کے ذہنوں پر قبضہ کر لیا ہے تاکہ جیسے ہی میں وہاں ہوٹل میں پہنچوں وہ ان کے ذریعے مجھے ہلاک کرا سکے۔ تمہیں پہلے میرے ان ساتھیوں کو ٹھیک کرنا ہو گا۔ بولو۔ کیا تم تیار ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام تو بہت ہی آسان ہے۔ یہ کام تو میں یہیں کھڑے کھڑے بھی کر سکتا ہوں"...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"تو کرو تاکہ مجھے یقین آ سکے کہ تم بعد میں بھی اپنا وعدہ پورا کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دھاکلا نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھائے تو ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے دونوں بازو دھوئیں میں تبدیل ہوئے اور پھر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہی دوبارہ دھواں سا نمودار ہوا اور پھر دوبارہ اس کے بازو سے اوپر کو اٹھے ہوئے نظر آنے لگ گئے۔ اس کے ساتھ ہی دھاکلا

20-Jan-10 7:19 pm



نے اپنے بازو نیچے کر لئے۔

"وہ دونوں ٹھیک ہو چکے ہیں اور اپنے کمرے میں موجود ہیں۔ ویسے میں نے انہیں سلا دیا ہے تاکہ وہ دوبارہ پروفیسر پر حملہ نہ کر دیں ورنہ پروفیسر کو علم ہو جائے گا کہ وہ ٹھیک ہو چکے ہیں اور وہ انہیں ہلاک بھی کر سکتا ہے"...... دھاکلا نے کہا۔

"تم نے تو ہم دونوں کی باتیں سن لیں۔ کیا پروفیسر ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو نہ سن رہا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ انسان ہے اور بحیثیت انسان اس کی مجبوری ہے کہ اسے کسی نہ کسی قوت کا سہارا لینا پڑتا ہے"...... دھاکلا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم وہ راز بتا دو جس سے تم پروفیسر کو ہلاک کر سکتے ہو تاکہ مجھے پوری طرح یقین ہو جائے کہ تم واقعی ایسا کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"وہ راز شیطانی نظام کے باہر کسی کو نہیں بتایا جا سکتا۔ یہ خاص شیطانی راز ہے"...... دھاکلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ مت بتاؤ۔ یہ تو بتا سکتے ہو کہ تم کتنے عرصے میں پروفیسر کو ہلاک کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"جتنی دیر میں انسان پلکیں جھپکاتا ہے"...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"کیا اس کے لئے تم کوئی خاص ہتھیار استعمال کرو گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کسی ہتھیار کی ضرورت نہیں ہے مجھے"...... دھاکلا نے

جواب دیا۔

"کیا کوئی عمل وغیرہ کرو گے" ...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایسا بھی نہیں ہے" ...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"کیا تم ہمارے سامنے اس کا خاتمہ کر سکتے ہو" ...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ البتہ تم کمرے سے باہر کھڑے ہو سکتے ہو۔ جب وہ ہلاک ہو جائے گا تو تم اندر جا کر اس کی تصدیق کر سکتے ہو" ...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پہلے اسے ہلاک کر کے اس سے رگھیس حاصل کرو۔ پھر میں تمہیں وہ ترکیب بتا دوں گا۔ جس کی مدد سے تم اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہو" ...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم مجھے وہ ترکیب بتاؤ گے پھر میں پروفیسر کو ہلاک کروں گا۔ ورنہ نہیں" ...... دھاکلا نے جواب دیا۔

"دیکھو دھاکلا۔ اس سے فائدہ اٹھانے کی ترکیب ایک قدیم زبان میں اس رگھیس کے اوپر لکھی ہوئی ہے لیکن اس زبان کو اس وقت پوری دنیا میں صرف دو افراد ہی پڑھ سکتے ہیں۔ ایک پروفیسر اور دوسرا میں۔ یہی وجہ ہے کہ پروفیسر مجھے ہلاک کرانا چاہتا ہے اور جب تک رگھیس میرے سامنے نہ ہو۔ میں تمہیں کیسے بتا سکتا ہوں کہ یہ ترکیب کیا ہے" ...... عمران نے جواب دیا۔



"اور اگر تم نے اس وقت نہ بتایا تو پھر" ...... دھاکلا نے کہا۔

"اگر تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے تو مت کرو یہ سب کچھ۔ میں جانوں اور پروفیسر جانے۔ تم درمیان سے ہٹ جاؤ" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تم عہد کرو تو میں تم پر اعتماد کر سکتا ہوں" ...... دھاکلا نے کہا۔

"کس بات کا عہد" ...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ پروفیسر کی ہلاکت کے بعد تم مجھے وہ ترکیب سچ اور درست طور پر بتاؤ گے" ...... دھاکلا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کام میں کر سکتا ہوں" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ عہد دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اب قاہرہ پہنچو۔ جب تم ہوٹل میں پہنچو گے تو میں تمہیں وہیں اسی حلیے میں ملوں گا" ...... دھاکلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا پورا جسم سلگتے دھوئیں میں تبدیل ہوا اور چند لمحوں بعد دھواں بھی غائب ہو گیا۔

"عجیب و غریب کام ہو رہے ہیں اس بار تو" ...... ٹائیگر نے جو اب تک خاموش کھڑا تھا پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں آؤ" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ختم شد

20-Jan-10 7:19 pm